SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, February 20, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at fifty eight minutes past four in the evening with Mr . Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة و جادلھم بالتی ھی احسن ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیله و ھو اعلم بالمھتدینO و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به و لئن صبرتم لھو خیر للصبرین O و اصبر و ما صبرک الا با لله و لا تحزن علیھم و لا تک فی ضیق مما یمکرونO ان الله مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون-

(ترجمہ) اپنے رب کے راستہ کی طرف دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا اور ان سے پسندیدہ طریقہ سے بحث کر بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ان کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور ہدایت یافتہ کو بھی خوب جانتا ہے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, February 20, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at fifty eight minutes past four in the evening with Mr . Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة و جادلهم بالتی
هی احسن ان ربک هو اعلم بمن ضل عن سبیله و هو اعلم
بالمهتدینO و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به و لئن صبرتم
لهو خیر للصبرین O و اصبر و ما صبرک الا با لله و لا تحزن
علیهم و لا تک فی ضیق مما یمکرونO ان الله مع الذین اتقوا و
الذین هم محسنون-

(ترجمہ) اپنے رب کے راستہ کی طرف دانشمندی اور عمدہ نصیحت سے بلا اور
ان سے پسندیدہ طریقہ سے بحث کر بے شک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ
کون ان کے راستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور ہدایت یافتہ کو بھی خوب جانتا ہے

اور اگر بدلہ لو تو اتنا بدلہ لو جتنی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے اور اگر صبر
کرو تو یہ صبر والوں کے لیے بہتر اجر ہے اور صبر کر اور تیرا صبر کرنا اللہ
ہی کی توفیق سے ہے اور ان پر غم نہ کھا اور ان کے مکروں سے تنگ دل نہ
ہو۔ بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔
(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۲۸-۱۳۴)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علٰی محمداً و علٰی آل محمد۔ We will take up the questions. Question No. 29, Mr. Ilyas Ahme Bilour.

29. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pelased to state the value of sea food exported to the Middle East and other countries from Pakistan during 2006?

Mr. Humayun Akhtar Khan: Value of Sea food export to Middle East and other countries during 2006 is US$ 192.9 millions.

Mr. Chairman: Any supplementary? We will go to the next question No. 29A again Mr. Ilyas Ahmed Bilour. Reply not received.

جواب آ گیا ہے۔ اچھا' ٹھیک ہے۔

29A. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that loans advanced by IDBP amounting to Rs. 7.771 billion to influential people have recently been written off; and*

(b) *whether it is also a fact that the said bank has categorized Rs. 22.378 billion as stuck-up loans, if so, its reasons?*

Reply not received.

Mr. Chairman: Any supplementary on that. Any one on his behalf. Azam Swati sahib.

پہلے سواتی صاحب پوچھ لیں پھر آپ کی طرف آتا ہوں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! افسوس کی بات یہ ہے کہ جو حکومت good governance کی بات کرے اور جہاں 7.771 billion write off ایسے با اثر لوگوں کو کر دیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ صرف یہ ایک بات اس حکومت کے مستعفی ہونے کے لیے کافی ہے یا ان لوگوں کو ایسی عبرتناک سزا دی جائے تاکہ رہتی دنیا تک ایک تاریخ یہ ملک رقم کر لے۔

جناب چیئرمین: سواتی صاحب! سوال کریں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! دل جلتا ہے کہ دنیا میں کہیں بھی ایسا نہیں ہو رہا ہے۔ یہ حکومت اور State Bank کی ذمہ داری ہے کہ وہ Financial Institutions کو control کریں۔ جناب! آپ نے خود ساری دنیا میں کام کیا ہے۔ ہم نے اس دنیا کے اندر دیکھا ہے اور اس کے اوپر oversight کے لیے ایک ادارہ بنایا ہوا ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس طریقے سے اگر loans write off ہوتے رہے تو پھر اس ملک کا خدا حافظ ہے۔

جناب چیئرمین: جس طرح وہ بتا رہے ہیں کہ steps لیے ہیں لیکن this is pertaining to previous years.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! supplementary یہ ہے کہ اس سلسلے میں وزارت خزانہ نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب چیئرمین: عمر ایوب صاحب۔

جناب عمر ایوب خان (وزیر مملکت برائے خزانہ): بہت شکریہ، اعظم خان سواتی صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک انہوں نے بات کی ہے کہ اس حکومت کا، میں ہاؤس کو یہ وضاحت کر دوں کہ mis-representation of facts نہیں کرنی چاہیے۔ یہ answer جو یہاں پر، سب سے پہلے تو میں معذرت چاہتا ہوں late آیا ہے۔ یہاں

پر جناب I make sure کہ یہ distribute ہو جائے کیونکہ سیکرٹریٹ میں ذرا یہ late آیا تھا in

the correction formation I wanted it should be given to the honourable

Senator سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جناب! 7.771 billion کے بارے میں یہ جو بات کر رہے ہیں' یہ تقریباً 1999 سے لیکر 2004.2005 تک پندرہ سالوں کا جو پیرا ہے اس پر ہے۔ اس میں دو چیزیں ہیں جناب چیئرمین! کسی کی justification نہیں اور آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ صدر مملکت صاحب کی حکومت یا شوکت عزیز صاحب کی حکومت 12th October, 1999 کے بعد آئی۔ پہلی چیز اس میں یہ ہے۔

دوسری چیز گزشتہ حکومتیں بھی' جن کے یہاں پر اراکین' جو divide کے اس طرف بیٹھے ہیں' وہ بھی اسی چیز میں شامل تھے۔ ان حکومتوں میں شامل تھے۔ تیسری چیز جناب چیئرمین! یہ ہے کہ آپ خود بھی ایک senior banker رہ چکے ہیں۔ Economic activitiy میں کئی بار defaults ہوتے ہیں۔ دو چیزیں ہمیں یاد رکھنی چاہییں کہ write off کو ہم categorize کس طرح کرتے ہیں۔ امریکہ میں سواتی صاحب خود بھی کاروبار کرتے رہے ہیں۔ وہاں پر Chapter 11 یا Chapter 11 bankruptcy پر جب آپ کو declare کرتے ہیں تو جس کو ہم لوگ عام زبان میں meter down ہونے کی بات کرتے ہیں تو interest کا meter وہاں پر stop ہو جاتا ہے۔ پاکستان کے بینکنگ قوانین میں جناب چیئرمین! وہ چلتا رہتا ہے حالانکہ بینک اور جس کمپنی نے قرضہ لیا ہوتا ہے ان کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کو اس وقت سروس نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ایک law اس وقت exist کرتا ہے۔جب وہ چیز آگے mature ہوتی ہے معاملہ Banking Courts میں چلا جاتا ہے اور دونوں parties کے درمیان settlement ہو جاتی ہے تو وہ accrued interest کی amount ہوتی ہے جناب چیئرمین! جو ایک amount آپ uncalled for کہہ سکتے ہیں' جو آپ unaccounted for کہہ سکتے ہیں وہ ایک کہیں سے relate کرتی ہے کیونکہ اس نے کہیں نہ کہیں پارک ہونا ہوتا ہے۔ اس کو جب آپ remove کرتے ہیں تو ایک accounting entry کے ذریعے آپ کو اس کو remove کرنا پڑتا ہے اور اس کو write off قرار دیتے ہیں۔

دوسری چیز جناب چیئرمین! جہاں تک honourable Senator صاحب نے کہا کہ

جی اس حکومت نے یا سٹیٹ بینک نے کیا کیا جس وقت Finance Minister صاحب اور آج کے Prime Minister آئے تو انہوں نے ڈاکٹر عشرت صاحب، گورنر سٹیٹ بینک کے ساتھ مل کر پوری Economic team نے ایک policy بنائی جس کو پاکستان میں کافی لوگوں نے use کیا اور تقریباً 95% سے زیادہ لوگوں نے اس کو avail بھی کیا۔ آپ کے چھوٹے businessmen نے بھی اس کو avail کیا، Small and Medium size industries نے بھی کیا۔ جس کو جناب ! 29 circulate کہتے ہیں۔ جس کے تحت financial institution کے ساتھ آپ نے written down value پر agree کیا post added value پر agree کیا اور آپ نے قسطوں پر جو liability ہے اس کو ختم کیا۔

کل honourable Senators صاحبان بھی اس briefing میں موجود تھے جہاں پر گورنر صاحبہ نے بھی بات کہی اور انہوں نے یہاں briefing میں کہا کہ پاکستان کے institutions میں 1990 کی دہائی میں non-performing loans جو تقریباً 30% سے زیادہ تھے، وہ ابھی 5% سے بھی کم ہو گئے تو I think this is achievement of the financial sector as a whole اس میں اور بہتری ہم لوگ لا رہے ہیں۔ ہمارے بینک اور پورا Finance sector maturity کی طرف جا رہا ہے۔ دنیا کے institutions اس میں آ رہے ہیں کیونکہ اس میں وہ دیکھ رہے ہیں کہ maturity آئی ہے، transparency آئی ہے۔ تب ہی دنیا کے financial institutions پاکستان کے بینکس کو آ کر خرید رہے ہیں کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ footings sound ہیں۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: رضا محمد رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا: بینک کے قرضے ان لوگوں کو معاف ہوتے ہیں جو بااثر ہوتے ہیں اور بالخصوص حکمرانی میں شامل ہوتے ہیں، اپنی وفاداریاں تبدیل کرتے ہیں قومی اسمبلی کے ممبران ہوتے ہیں یا سینیٹ کے یا کوئی اور صنعت کار ہوتے ہیں یا بڑے بڑے کاروباری ہوتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جنرل صاحب کے سات سال کے اقتدار میں کن لوگوں کو آپ نے بینک کے قرضے معاف کیے ہیں ان کی تعداد کیا ہے، ان میں ممبران کتنے ہیں، پارلیمنٹ

کے ممبران کتنے ہیں، آپ نے ان کی وفاداریاں خریدنے کے لیے اس وسیلے کو کتنے لوگوں کے لئے پیش کیا ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس تفصیلات ہیں۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ ۔ وہ information میرے پاس available نہیں ہے یا اگر fresh question کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کریں۔ I will make sure that answer comes on the floor of the House کہ parliamentarians کون ہیں۔ کون کون لوگ ہیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اور جناب! یہ نام ویسے بھی آپ کو معلوم ہیں۔ جناب چیئرمین! جتنے بھی institutions ہیں ان کی annual reports پر آپ پچھلے pages پر دیکھیں، ساروں کے نام ہیں جن کے loans یہاں write off ہوتے ہیں financial institutions میں، جو process کے تحت ان کے boards کرتے ہیں وہ وہاں پر لکھے ہوتے ہیں، چاہے وہ Commercial banks ہیں یا IDBP ہے یا اورکوئی DFI ہے، باقاعدہ وہ enlist کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: Write off کے ساتھ ساتھ جب extend ہوئے ہوں تو وہ بھی ضروری ہے کہ extend کب ہوئے تھے۔ ایک category یہ بھی ہونی چاہیے کہ extend کب ہوئے تھے۔ Write off تو ہوتا ہے ۔ It's consequentional follow up ۔ اگر extension صحیح نہیں تھی۔

جناب عمر ایوب خان: جناب! جب question دے دیں گے تو I will be more than happy to answer that.

Mr. Chairman: Last supplementary, Senator Muhammed Enver Baig.

یہ سوال بیگ صاحب کو کر لینے دیں۔ تین پورے ہو جائیں گے۔

Senator Muhammad Enver Baig: I would like to draw the attention of honourable Minister that sir, the question is;

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that loans advanced by IDBP amounting to Rs. 7.771 billion to influential people have recently been written off: and

(b) Whether it is also a fact that the said bank has categorized Rs. 22.378 billion as stuck-up loans, if so, its reasons?

Sir, I would like to say that honourable Senator Mr. Ilyas Bilour has not asked for the period and why has the honourable Minister included the figures of 1989 to 2005 that is 16 years. I want an explanation from the honourable Minister because the question does not say that. And secondly, will the honourable Minister inform the House that what are the loans written off from 2002 to 2006?

جناب چیئرمین: جی، وزیر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ جناب والا! first of all سینیٹر انور بیگ صاحب نے پوچھا ہے کہ why has the time period been given. Sir, to put things in perspective that is an accumulative amount. No. 1. اگر یہ نہ ہوتا تو پھر یہیں سے آواز اٹھتی کہ یہ time frame کیا ہے۔

دوسرا question ہے کہ 2002 سے onwards بتایا جائے۔ سینیٹر انور بیگ صاحب question کریں

I would be more than happy to put it on the floor of the this House. No problem whatsoever.

جہاں تک influential لوگوں کی بات کا تعلق ہے تو

basically, if you can define who influential people are? I will be again more than happy to put it on the floor of the House.

اس میں کوئی چھپانے والی بات نہیں ہے۔

It is a public information and we will provide it on the floor of the House. No problem whatsoever.

Mr. Chairman: Now, we will go on to the next question.

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب والا! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، پھر ان کا بھی ایک سپلیمنٹری ہے

and then I have to allow two supplementaries. So, I would request the members to be adhered to the discipline.

سینیٹر فاروق حامد نائیک: صرف ایک سوال ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں، پھر وہ بھی سوال کریں گے اور جتوئی صاحب بھی کریں گے اور اس طرح مسئلہ پیدا ہو جائے گا and then I have to allow Mr. Jatoi also.

(Interruption)

Senator Farooq Hamid Naek: Mr. Chairman, if you allow me to put this question.

Mr. Chairman: But please let the members polite themselves.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, I will be very precise and exact.

Mr. Chairman: It is violation of the rules.

Senator Farooq Hamid Naek: Sir, it is very important. My question to the honourable Minister is that the reasons be stated why the loans have been stuck-up? There are two categories that have been

given here. One is the written off loans and second is stuck-up loans. Stuck-up loans come up when,

آپ کو بھی پتا ہے کیونکہ آپ بھی ایک بنک کے چیئرمین رہے ہیں۔

When the collaterals are insufficient and then the loans are stuck-up.

پہلے یہ بتائیں کہ اس میں loans کیوں stuck-up ہوئے ہیں

and what measures have been taken for the recovery of these stuck-up loans.

جناب چیئرمین: اس کی وجوہات تو انہوں نے دی ہوئی ہیں۔

سینیٹر فاروق حامد نائیک: جناب والا! بالکل clear نہیں کیا۔ آپ کو پتا ہے کہ کس طرح collateral ہوتی ہے۔

جناب عمر ایوب خان: اگر معزز رکن مجھے اجازت دیتے ہیں تو گزارش کرتا ہوں کہ stuck-up کے معنی کیا ہوتے ہیں۔ آپ یہ Circular No. 29 دیکھیں۔ کافی companies کو یہ incentives دی گئی تھیں کہ آپ آکر سٹیٹ بنک کے ذریعے settle کریں' CIRC بھی بنی and a lot of other things went into it. اور کافی amounts settle بھی ہوئی ہیں۔

1۔ اب stuck-up سے مراد ہے کہ چونکہ یہ پندرہ سالوں کا duration ہے' اس میں کچھ وجوہات ہوتی ہیں کہ recoveries پوری نہیں آرہی ہوتی ہیں۔

2۔ یہ کہ آپ کا جو business model بنا تھا' جس پر آپ کا unit بنا تھا' وہ صحیح نہیں تھا' basis صحیح نہیں تھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جن بنیادوں پر آپ نے feasibility بنائی تھی اور آپ نے unit شروع کیا تھا' اس کی economic conditions change ہو گئیں۔

3۔ آپ کی economic activities میں down trend آیا اور آپ hit ہوئے اور accumulative effects میں یہ آتا ہے۔

4۔ ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے bankers نے goods deliver نہ کی ہوں۔ آپ کے یونٹ کو انہوں نے صحیح طرح سے appraise نہ کیا ہو۔ چوتھی چیز یہ ہے کہ جب ایک یونٹ آپ نے جس کی evaluation کی ہوتی ہے مثال کے طور پر آپ کی کئی technology items ہوتی ہیں، کمپیوٹر یا کسی اور صنعت میں دیکھ لیں وہاں پر جو چیز آج آپ ایک سو روپے کی لیتے ہیں، چار یا پانچ سال بعد technology change ہوتی ہے، لوگ لوہے کی قیمت نہیں دے رہے ہوتے manufacturing process میں وہ technology کی قیمت مشینری کے لیے دے رہے ہوتے ہیں ۔ جس وقت آپ اس یونٹ کو sale بھی کرتے ہیں، جب آپ کے evaluators جاتے ہیں، بینک کا عملہ جاتا ہے اور آپ ایک آدمی کو مقرر کرتے ہیں کہ وہاں پر جو اثاثے گروی ہوتے ہیں ان کو sale کریں ۔ جب وہ sale کرنے کے لیے جاتے ہیں تو وہاں پر جو نئی کمپنیاں آئی ہوتی ہیں وہ اس technology کو اپنانے یا لینے کے لیے تیار نہیں ہوتیں اور بہت سارے cases میں یہ ہوتا ہے کہ بہت کم value پر کباڑی اس کو خریدتے ہیں تو کئی وجوہات ہوتی ہیں اور کئی بار litigation بھی ہوتی ہے تو اس کی کوئی ایک وجہ نہیں ہے but if the honourable Senator so desires, he can put in a question and I am sure, he will get the answer for each and every one of those things, I am sure this is going to be in annexures. It will be tabled on the floor of the Senate as well as in the library. I have no problem in doing that sir.

Mr. Chairman: Honourable Senator's point is that the incomplete documentation has improper valuation. Now, with the compliance probably, it is being set better.

Mr. Omar Ayub Khan: Yes sir, that is the case Mr. Chairman.

Senator Farooq Hamid Naek: Stuck up loans are beacuse of the incomplete documents.

جناب چیئرمین، لیکن resale value بڑھنے سے کافی recovery ہوگئی ہے۔

جتوئی صاحب۔

Senator Asif Jatoi: Sir, the question was that whether it is a fact the loans of influential people have been written off. How about that names of companies and directors are given so that, may be, we can decide they are influential or not. Is it possible that the Minister can provide a list.

Mr. Chairman: If it is a company, the borrower's name will be there. A question will have to be asked for it, if you want anything.

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, I think it is public information. If a question is put, I will be more than happy to provide the information.

Senator Asif Jatoi: How will you decide who is influential or not.

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, if a question is put, I will be more than happy to provide the information.

Mr. Chairman: Q. No. 30. Dr. Muhammad Ismail Buledi.

30. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the number of persons appointed in the Ministry of Finance and Revenue on regular and temporary basis during the last 05 years with grade-wise and province-wise breakup?

Mr. Omar Ayub Khan: In the Ministry of Finance and Revenue 547 persons have been appointed on Regular basis and 68 persons appointed on contract basis during the last five years. Since the Ministry consists of two Divisions namely Finance Division and Revenue Division details of appointments in each Division are given separately.

In the Finance Division 218 employees have been appointed on regular basis during the last 5 years. 12 persons were appointed on contract basis in BPS-1 to BPS-15 on account of death of their fathers/husbands. 11 persons were appointed in MP Scales and on Fixed Pay. Province-wise break-up is at **Annex-I.**

In the Revenue Division 329 officers have been appointed on regular basis in BPS-16 and BPS-17 during the last 5 years while 45 persons were appointed in BSP-3 to BPS-14 on contract basis. Province wise break-up is at **Annex-II.**

GOVERNMENT OF PAKISTAN
FINANCE DIVISION
***

(Annex-I)

FINANCE DIVISION

Regular/Temporary Appointment

*

S.No	Grade/ BPS	No. of Regular Appointments	No. of Temporary Appointments	Merit	Punjab	Sindh (R)	Sindh (U)	NWFP	Balochistan	FATA	FANA
01	19	01	-	-	01	-	-	-	-	-	-
02	15	29	-	04	11	03	05	02	03	-	01
03	12	43	-	02	18	06	05	07	03	02	-
04	11	20	-	01	07	02	03	03	02	02	-
05	10	01	-	01	-	-	-	-	-	-	-
06	07	03	-	-	01	01	-	-	01	-	-
07	05	21	-	-	11	04	-	02	03	01	-
08.	04	34	-	01	16	08	01	03	02	03	-
09.	01	66	-	-	-	-	-	-		-	-
Total:-		218	-	09	65	24	14	17	14	08	01

Contract Appointees on account of death of their Fathers/Husband

SN	BPS	Contract Appointments
01	07	04
02	05	03
03	01	05
	Total :	12

Contract Appointments in MP Scales and Fixed Pay

SN	Grade MP Scale	Contract Appointment
01	MP-I	03
02	MP-II	03
03	Fixed Pay	04
04	BS-18	01
	Total:-	11

Annex-II

Information regarding persons appointed on Regular/Temporary basis during last five year in the Revenue Division

(Regular Appointments)

S.No	Year	Grade /BPS	No. of Regular appointments	No. of Temporary appointments	Merit	Punjab	Sindh (R/U)	NWFP	BALOCHISTAN	NA/ FATA	AJK
1	2001	17	53	-	-	34	11	6	2	-	-
2	2002	17	63	-	5	35	14	8	1	-	-
3	2003	17	53	-	6	29	10	6	2	-	-
4	2004	17	50	-	1	30	11	6	2	-	-
5	2005	16	75	-	13	35	16	6	2	2	1
		17	35		4	21	04	5	1	-	-
	Total		329	-	29	184	66	37	10	2	1

(Contract Appointments)

BPS	No. of Persons	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan
14	5	-	3	-	2
12	28	-	11	-	17
11	5	-	-	-	5
7	1	1	Appointed on account of death of his father		
5	1	1	Appointed on account of death of her husband		
3	5	-	2	1	2
Total	45	2	16	1	26

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو اعداد و شمار دیے ہیں ان میں بلوچستان کا figure among 218 only14 Finance Department میں ہے۔ نمبر ۲ میں انہوں نے total 329 دیا ہے اور only 10 from Balochistan تو میں سمجھتا ہوں کہ ان دیے گئے figures میں ہمارا کوٹہ پورا نہیں ہوتا لہذا میں وزیر صاحب سے سوال کرتا ہوں کہ آخر میں Revenue Division میں Grade 17 officers بھرتی کیے گئے ہیں وہ custom میں بھرتی ہوئے ہیں یا کسی اور محکمے میں جو وزیر اعظم جمالی صاحب کے دور میں بھرتی کیے گئے ہیں اور وہ بھی میرٹ پر نہیں ہوئے تو بلوچستان کے کوٹے کی جو کمی ہے اس کو پورا کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! سینیٹر صاحب کا سوال Revenue Division کے بارے میں ہے۔ اس ڈویژن میں جو 329 officers کی appointments ہوئی تھیں یہ Federal Public Service Commission کے competitive examination کے تحت ہوئی تھیں اور وہاں پر بھی آپ کو معلوم ہے کہ they also take care of the quota system.

جہاں تک سینیٹر صاحب نے کہا ہے کہ میرظفر اللہ خان جمالی کے وقت میں جو لوگ بھرتی ہوئے تھے وہ میں آپ کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ Collectorate of Customs Karachi میں Colletorate of Customs and Sales Tax and Federal Excise حیدرآباد اور کوئٹہ میں اور Collectorate of Customs Peshawar میں ہوئی تھیں۔ ان کا contract period November 2007 تک extend بھی کر دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ بھی اگر سینیٹر صاحب کچھ پوچھنا چاہیں I will be more than happy to provide the answer. گزارش یہ ہے کہ quotas Government کے لیے fix ہوتے ہیں اور ابھی حال ہی میں ای سی سی نے اپنی meeting میں quotas کو revise بھی کیا ہے اور بلوچستان کو مزید بھی دے رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! میری معلومات یہ ہے کہ

بلوچستان میں Customs Department میں بہت ساری آسامیاں خالی ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کو fill کرنے کے لیے کوئی پروگرام ہے؟ کیا ان میں لوگوں کو کھپانے کا کوئی پروگرام ہے۔؟

جناب چیئرمین: Systematic طریقے سے fill ہوتی رہتی ہیں۔ جی -

جناب عمر ایوب خان، جناب چیئرمین! ایک گزارش میں کرتا چلوں کہ

I represent the Finance Division on the floor of the House as well as

میرے پاس charge Finance Division کا ہے daily working , Revenue Division کی ہم over all target etc monitor کرتے ہیں جہاں تک ریونیو کا تعلق ہے Administrative issues میں I am not involved, just حکومت کی functioning اس طرح ہوتی ہے جناب! آپ کو بھی معلوم ہے کہ کئی positions وہاں پر available ہوتی ہیں لیکن وہ ابھی تک advertise نہیں کی ہوتیں، مختلف وجوہات کی بنا پر۔ سینیٹر صاحب! جو پوچھنا چاہتے ہیں تو میں informally بھی ان کو بتا سکتا ہوں پوچھ کر I have no problem in doing that.Officially بھی یہ ہے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے یہ کہہ رہے ہیں کہ جہاں بھی vacant positions ہیں they would like it to fill that.

جناب عمر ایوب خان: I have no problem میں پوچھ کر ان کو بتا سکتا ہوں کہ ان کا کیا پروگرام ہے۔

جناب چیئرمین: جی۔ سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! jobs کے سلسلے میں یہ محرومی نہ صرف صوبوں میں پیدا ہوتی ہے بلکہ صوبوں کے اندر بھی بہت سارے ایسے غیر ترقی یافتہ علاقے ہیں۔ اس disparity کو دور کرنے کے لیے میں محترم وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ کیا Finance Division یا آپ کی وزارت کے اندر کوئی ایسی پیش رفت ہو رہی ہے جس میں نہ صرف صوبوں کی محرومی کو دور کیا جائے بلکہ صوبوں کے اندر بھی، میں پنجاب کی بات بھی

کروں گا کہ اس کے اندر بھی بہت سارے ایسے غیر ترقی یافتہ علاقے ہیں ، ان کو کم از کم parity پر لانے کے لیے غیرترقی یافتہ علاقوں کے لیے کوئی ایسا جامع پروگرام جس کے لئے میں بار بار floor of the House پر کہتا رہتا ہوں کہ affirmative action کے ذریعے ان غیر ترقی یافتہ علاقوں میں jobs کی parity کو کم از کم ایک جگہ یکساں طور پر لایا جائے۔ اس کے لئے کوئی پیش رفت ہو رہی ہے یا نہیں ؟

جناب چیئرمین: جی عمر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں ایک چیز واضح کردوں کہ حکومت پاکستان اور صوبائی حکومتیں ، ضلعی حکومتیں، تحصیل حکومتیں ، یونین کونسل کی حکومتیں آپ ملا دیں اور وہ ساری کی ساری جتنی بھی maximum availability سے آپ نوکریاں دے بھی دیں ، آپ پھر بھی employment خاطر خواہ نہیں کرسکتے۔ آپ کے روزگار کے جو طریقے ہیں یا مواقع ہیں وہ آپ کا private sector ہی پیدا کرے گا اور چونکہ سینیٹر صاحب کا خود بھی تعلق private sector سے ہے ۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ وہ اس چیز سے اتفاق بھی کریں گے کیونکہ یہ بھی business چلاتے رہے ہیں۔ جہاں تک سینیٹر صاحب نے پوچھا کہ Finance Division کا ، جناب چیئرمین! مجھے اس بات کو کہنے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے Ministry of Finance کے پانچ ڈویژن وہ پاکستان میں پہلی وزارت ہے جس کو recommend کردیا گیا ہے Law Agency نے for ISO-9000 Certification ہم نے وہ process complete کر دیے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ مئی تک ہماری complete Ministry ISO certified ہوگی اور وہ computerized اکتوبر تک ہوگی ۔ اس میں ایک چیز ہمیں دیکھنی پڑتی ہے کہ جس طرح دنیا تبدیل ہو رہی ہے ہمیں لوگوں کی job descriptions بھی اسی کے مطابق change کرنی ہوتی ہیں۔ اس وقت ہم لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے officers یا ہمارے لوگ جہاں پر کام کر رہے ہیں ان کی job description کیا ہے۔ بجائے اس کے ان کے ساتھ نفری add کریں اور وہ value addition کام نہ کریں۔ ہم لوگوں کی یہ کوشش ہے کہ ان کو ہم وہ expedite دیں جس کے ساتھ وہ qualitatively بہتر

کوالٹی کا decision making اور تیز طریقے سے decision making کرسکیں۔ جہاں تک Finance Division کی بات ہے میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں، over all اس وقت جو pre-budget debate چل رہی ہے اس کو جب میں wrap up بھی کروں گا اس میں بھی میں بتاؤں گا کہ حکومت کی کیا کوششیں ہیں کہ job creations کہاں پر ہونی چاہیے اور کہاں پر expanding economy کے ساتھ کام کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے اور ہم کر بھی رہے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: کامران مرتضٰی۔

سینیٹر کامران مرتضٰی: شکریہ جناب چیئرمین۔ اس میں دو طرح کی appointments کا ذکر کیا گیا ہے۔ ایک regular appointment ہے اور ایک ad hoc appointment ہے۔ یہ contract appointments کتنی مدت کے لیے ہیں اور کیا اس میں بھی کوٹہ کو adhere کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جاتا۔ یہ جو انہوں نے post allocation کی ہیں اس میں بھی contract appointment میں کوٹے کو mention کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین: جی عمر صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: Sir, اس کے دو Annexures ہیں۔ Annex-1, Annex-2 کونسا area آپ پوچھ رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Contract appointments.

Senator Kamran Murtaza: BPS-7; contract appointment 4, BPS-5; contract appointment 3, BPS-1; contract appointment 5.

کیا ان میں کوٹے کو adhere کیا گیا ہے یا نہیں کیا گیا ہے؟ اس کے بعد پھر نیچے contract appointment ہے۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, a good question. I want to make sure and I will get back to the House on this, sir.

Mr. Chairman: No.31, Dr. Muhammad Ismail Buledi.

31. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the procedure laid down for posting of Government Servats on deputation basis to Autonomous Bodies and Vice-versa?

Minister Incharge of the Establishment Division: Procedure for appointment on deputation of Government Servants has been laid down in Establishment Division's O.M. No. 1/28/75/D. II/R. 3/R. 1 dated 11-4-2000 (Annex-I), under which Secretaries of Administrative Ministries/Divisions and Heads of Attached Departments and Subordinate Offices not below BS-21 have been delegated powers to approve initial deputation of Officers upto BS-19 belonging to cadres and posts under their administrative control for a period of three years. Deputation of BS-20 and above officers is made with the approval of Prime Minister.

The posting of employees of Autonomous Bodies to civil posts under the Federal Government is permissible under Section 2(1) (b) (i) of the Civil Servants Act, 1973. Their deputation to civil posts is made with the approval of the appointing authorities.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Buledi sahib.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب چیئرمین ! ایک تو Establishment Division کی طرف سے Annexure-A جو انہوں نے کہا کہ table پر ہے، وہ مجھے نہیں ملا ہے۔ میں نے یہ سوال کیا تھا وزیر صاحب سے کہ deputation پر آپ ایک محکمے سے دوسرے محکمے میں افسر تعینات کرتے ہیں، بلوچستان کی نمائندگی وفاقی اداروں میں پہلے سے نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں نے پچھلے دنوں اسی اجلاس میں اور اس سے پہلے کے اجلاس میں بھی عرض کیا تھا کہ 52 وفاقی سیکرٹری ہیں اور ان میں بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے۔ یہاں جو وفاق کی چار اکائیاں ہیں ان میں بلوچستان بالکل محروم ہے۔ اسی deputation کے reference سے وزیراعظم کے اپنے صوابدیدی اختیار سے یہاں جو وفاقی ادارے ہیں ان افراد کو یہاں لانے کا کوئی پروگرام ہے تاکہ یہاں پر بلوچستان کی بھی نمائندگی ہو سکے کیونکہ 21, 22 کی ACR بنانے والے بھی ہمارے بڑے بھائی پنجاب کے ہیں۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب یہ بتائیں کہ Finance Department میں کوئی بلوچستان سے ہے deputation پر اور آگے کوئی منصوبہ

بندی ہے؟

Mr. Omar Ayub Khan: Mr. Chairman, I would ask the clarification

معزز رکن صاحب سے کیونکہ question No.31 deputation پر ہے۔ ہمارا تعلق deputation سے ہے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سوال دوسرا ہے' Establishment کا ہے' 31 ہے۔ Annexure نہیں ہے آپ کے پاس۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور): سوال کا basic concept یہ تھا کہ کیا civil servants deputation پر autonomous bodies سے آ سکتے ہیں یا civil servants autonomous bodies میں جا سکتے ہیں تو جناب! یہ لکھا ہوا ہے' تمام laws اور rules باقاعدہ یہاں پر quoted ہیں کہ اس کے تحت grade 19 and below, from 21 and 22 ان کے authorise جو ہیں' یا grade 20 سے اگر زائد ہو تو پھر وزیراعظم کی اجازت لینی پڑتی ہے۔ یہ clear cut لکھا ہوا ہے کہ across آ' جا سکتے ہیں اور ان کو appoint کیا جا سکتا ہے۔ Autonomous bodies کے لوگ بھی آ سکتے ہیں civil servants کے طور پر اور civil servants بھی back جا سکتے ہیں autonomous bodies کے لیے لیکن ایک category دکھائی گئی ہے کہ 22 and 21 سے below, 20 and below کے افسران لگائے جا سکتے ہیں۔ اگر 20 grade کا افسر لگانا ہوگا تو پھر وزیراعظم کی اجازت لینی ہوگی۔ اگر معزز رکن اسے غور سے پڑھیں تو اس کے اندر law بھی لکھا ہوا ہے کہ فلاں rules کے تحت' فلاں office memorandum نمبر کے تحت' سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: We will go on to next question. Question No.32, Talha Mehmood.

32. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the names of ongoing projects of National Commission for Human Development with province-wise break up; and

(b) the amount allocated for those projects in the current budget?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Currently, National Commission for Human Development (NCHD) is implementing the following nine (9) projects in the Country:—

(i) Universal Primary Education (UPE) Program.

(ii) Adult Literacy Program.

(iii) Primary Healthcare Extension (PHCE) Project.

(iv) National Oral Rehydration Solution (ORS) Campaign.

(v) School Health Program.

(vi) Capacity Development Program.

(vii) Volunteerism for Community Development Program.

(viii) Community Technology Learning Centers (CTLCs) Project.

(ix) Earthquake Relief and Recovery Project.

All these projects are operational in all four provinces except the Earthquake Project. Earthquake Relief and Recovery Project was starred in October 2005 to provide assistance for the six (6) Earthquake affected districts of NWFP and Azad jammu and Kashmir (AJK). **(Annex-I).**

(b) The approved budget of these projects for FY 2006-07 is at **Annex-II.**

Annexure-I

National Commission for Human Development Programs in Pakistan

Education:

- **Universal Primary Education: (UPE) Total Districts: 96**

Punjab: 27
NWFP: 21
Sindh: 21
Baluchistan: 23
AJK: 3
FATA : 1

- **Literacy: Total Districts: 114**

  Punjab: 34
  NWFP: 24
  Sindh: 17
  Baluchistan: 22
  AJK: 5
  FATA : 5
  FANA: 7

Health:

- **Primary Health Care Extention: (PHCE): Total Districts: 13**

  Punjab: 4
  NWFP: 4
  Sindh: 4
  Baluchistan: 1

- **BHU Strengthening Model: Total Districts: 1**

  Punjab: 1

- **Oral Rehydration Solution: (ORS): Total Districts: 30**

  Punjab: 7
  NWFP: 7
  Sindh: 8
  Baluchistan: 7
  AJK: 1

- **School Health Program: (SHP): Total Districts: 17**

  Punjab: 5
  NWFP: 3
  Sindh: 4
  Baluchistan: 4
  FATA : 1

Volunteerism for Community Development: (VCD): Total Districts: 48

Punjab: 13
NWFP: 11
Sindh: 11
Baluchistan: 9
AJK: 3
FATA : 1

Capacity Development Program: (CDP): Total Districts: 41

Punjab: 12
NWFP: 12
Sindh: 7
Baluchistan: 10

Community Technology Learning Centers:

Existing Districts: 8

Punjab: 2
NWFP: 2
Sindh: 3
Baluchistan: 1

Proposed Districts: 8

Punjab: 2
NWFP: 2
Sindh: 2
Baluchistan: 2

Annexure-II

NATIONAL COMMISSION FOR HUMAN DEVELOPMENT

SUMMARY BUDGET 2006 - 07

PROGRAMS	Budget Estimates 2006 - 07	% age
Education	1,278,705,388	47.3%
Health	165,863,656	6.1%
Volunteerism for Community Development	332,189,676	12.3%
Capacity Development	229,281,464	8.5%
Monitoring & Evaluation	73,750,775	2.7%
Community Learning Centers	13,596,782	0.5%
Special Projects	2,514,000	0.1%
Global Resource Mobilization	89,884,952	3.3%
Public Education & Advocacy for MDGs	51,065,568	1.9%
Staff Development	33,200,000	1.2%
Programme Support	310,574,543	11.5%
HO-Admin	49,417,750	1.8%
Capital Expenditure	47,156,800	1.7%
Total	**2,677,201,356**	
Contingencies	26,772,014	1.0%
	2,703,973,369	

Mr. Chairman: Any supplementary question? Saadia Abbasi sahiba.

سینیٹر سعدیہ عباسی : جناب چیئرمین ! یہ جو National Commission for Human Development ہے اس کے جو figures آئے ہیں page 8 پر ۲ National Commission for Human Development کا جو summary budget ہے ' it is exceeding two billion rupees. ہم نے پہلے بھی ایک دفعہ سوال کیا تھا کہ کیا اس کا audit ہوا ہے اور کیا یہ Auditor General of Pakistan کے تحت ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کی performance کیا ہے۔ After all یہی کام provincial governments بھی کر سکتی تھیں اور یہی کام district governments بھی کر سکتی تھیں۔ آخر کیا ضرورت تھی اس parallel bureaucracy کی؟ صرف اور صرف ایک شخص ڈاکٹر نسیم اشرف کو نوازنے کے لیے یہ ایک Commission بنایا گیا اور ان کو یہ بجٹ دیا گیا ہے۔ یہ اس قدر unlimited funds, for what? What have they achieved in all these years. This is my submission.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, the same question was raised on the floor of the House and it was debated at length and one honourable Senator who has gone, retired out of this House, he was the main mover of that. That is not the thing that it is beyond the purview of the Auditor General of Pakistan, it is within the purview of Auditor General of Pakistan and Auditor General of Pakistan either himself or on his behalf a Chartered Accountant given by that Auditor General's approval. They check the accounts. It is not that the accounts are not checked at all. They are checked under the command and control of Auditor General of Pakistan.

Mr. Chairman: Yes Dr. Muhammad Said.

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman! I have two questions. No. 1; in reply 9 projects have been given. At the top of it, it is a Universal Primary Education (UPE) Programme and No. 2, is the Adult Literacy Programme. I would like to know whether these are parts of the project called "Education For All" or they are completely different.

No. 2, Mr. Chairman! the bulk of the money has been spent on education, more than one billion rupees, almost half of the total amount. I would like to ask, Mr. Chairman, what is the impact of this money in education or the increase in the literacy rate?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi : The money effected very much if we go into the literacy, the total districts which are having that special schools are 114. The division of those projects is also there given. Punjab 34, N.W.F.P. 24, Sindh 17, Balochistan 22, AJK 5, FATA 5, FANA 7 and these educational institutions are working very well and they are giving education to the people of those areas.

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman, my question was that what is the impact of this money on the increase in the literacy rate? This is the question.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Impact is very clear that these institutions have been opened and they are imparting education to the people of those areas where they have been established and people are getting eduction, that is the impact.

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman, this is not an answer.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : یا آپ سمجھا نہیں سکتے، یا آپ سمجھ نہیں سکتے، ایک بات تو ہے۔

جناب چیئرمین: جی عبدالرحیم خان صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین! صفحہ 6 پر Annexure-1 میں Universal Primary Education total districts; کے نیچے heading کی Education 96 اس میں بلوچستان 22 میں یہ پوچھوں گا کہ 23. Literacy total districts 114 بلوچستان ان میں جو ضلعے ہیں اور وہاں پر جو ادارے ہیں خواہ وہ تعلیم کے ہیں خواہ وہ صحت کے ہیں کیا وزیر صاحب ان کی list دے سکتے ہیں کہ وہ کہاں پر ہیں؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی : یہ تو انہیں new question دینا پڑے گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا! یہ new qeustion نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں آپ ایسے کر دیں break down مجھے بھجوا دیں میں آگے دے دوں گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جی ہاں میں بھجوا دوں گا۔

Mr. Chairman: We will go on to question No 33. Mr. Talha Mahmood.

33. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the acreage of government land in the country with province-wise breakup: and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to allot that land to the landless peasants, if so, when?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) *The government land is a provincial subject. The provincial governments have intimated the following land available for allotment/disposal to the landless peasants:*

Province	*Available land for disposal*
Punjab	78075
Sindh	732065
NWFP	526930
Balochistan	1418138
Total:	**2755208**

About the total acreage of the government land in the country, province-wise, the same is being collected from the provincial governments.

(b) The government land is already being allotted to the landless peasants by the provincial governments, under the different policies framed by the provincial governments under the Colonization of Government Lands Act, 1912.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ۔ سپلیمنٹری۔

جناب چیئرمین: جی سواتی صاحب۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: I want to ask a question if the honourable Minister would furnish the list of the landless peasants who have been allotted all that land?

کیونکہ مجھے شک یہ پڑتا ہے کہ ہمارے بہت سارے پارلیمنٹ کے ممبران کے پاس گاڑیاں نہیں تھیں تو کہیں ایسے ہی لوگوں کے landless peasants کی طرح زمینیں تو نہیں آلاٹ کر دی گئیں؛ اگر کہیں تو میں دوسرا نیا سوال لے کر آتا ہوں، نہیں تو اگر یہ furnish کر دیں تو ان کی مہربانی ہو گی اور اگر ان کے پاس already اس کا جواب ہے تو پلیز یہ دے دیں۔

Mr. Chairman: I think

اس کے ساتھ related تو نہیں ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I will collect the data and tell him.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی ۔ تو میں نیا question دے دیتا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک ۔ جناب! میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ یہاں پر جہاں

services میں ہمارا کوٹہ ہے' وہاں تو ہر جگہ shortage ہے۔ جہاں زمین دینے کی بات ہے' وہاں ہمارا کوٹا سب سے زیادہ ہے۔ یہ کیا ہے؟ Sir, can you explain it?

جناب چیئرمین: آپ کو اعتراض ہے یا---

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: یہاں دیکھیں جناب! پنجاب کی زمین 78000 لی ہے roughly I am talking لیکن بلوچستان کی چودہ لاکھ اٹھارہ ہزار---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ تو clear cut ہے' آپ سمجھ دار ہیں کہ half of Pakistan in area is Balochistan.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: لیکن جناب! جہاں تک بخشنے کی بات ہے' بلوچستان---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ تو آپ ہر روز بتاتے ہیں کہ ہماری زمین پاکستان کے مقابلے میں آدھی ہے تو----

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: تو آپ دوسروں کو بخش رہے ہیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: As you have got plenty of land relatively, your land has been given much more as compared to other provinces.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: Thank you very much. آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ ہماری زمین زیادہ ہے' اس کو بخش دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: زمین زیادہ ہے' بنجر پڑی ہے۔ جناب چیئرمین! میں نے ایک دن ڈھائی سو میل سفر کیا' وہاں پر دشت لوط اور دوسری جگہ میں گیا' ان کو بھی پتا ہوگا۔ وہاں پر بہت barren land ہے' جہاں پر کوئی نہیں رہتا۔ اگر وہ زمین دے دیں گے تو ان کو کونسا فرق پڑ جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی عبدالرحیم خان صاحب کا سوال سن لیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: آپ کی یہ بات صحیح ہے' آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی عبدالرحیم خان صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہی سوال میں اور طرح سے پوچھوں گا۔ 1418138 ایکڑ زمین، کیا آپ کو معلوم ہے، آپ نے یہاں جو اصطلاح استعمال کی ہے "Government land" اصل میں ہماری جو زمین ہے وہ ملک کی ہے۔ وہاں کے tribes کی اجتماعی ملکیت ہے اور ان کے شاملات ہوتے ہیں۔ آپ ملکیت کی ذرا detail بتا دیں کہ کہاں گورنمنٹ کی ہے اور کس قانون کے تحت ان کو یہ حق حاصل ہوا ہے کہ اس کو government land کہا جائے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ نیا سوال کر لیں، میں بتا دوں گا۔ آپ کی یقیناً ہوں گی، جیسے پنجاب اور دوسرے صوبوں میں ہے this is not the whole land of the people یہ دیہہ شاملات میں بھی آتی ہیں، لاکھوں ایکڑ ہو گی۔ اس میں کوئی شک شبے والی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا point یہ ہے کہ اس میں شاملات کی زمین ہے یا free hold land ہے، آپ یہ پوچھ رہے ہیں؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! شاملات کی زمینیں ہیں، ہمارا تمام تر۔۔

جناب چیئرمین: لیکن وہ ایسے کیسے دے دیں گے وہ تو local اس کے حصے میں ہو گی۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: وہ متعلقہ۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ تو اچھی بات تھی کہ اگر maximum land is being allocated to the peasants and they are going to irrigate it. ان کی production زیادہ ہو گی۔ صوبہ آباد ہو گا۔ لوگوں کی آبادی ہو گی۔ زراعت بڑھے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو خوش ہونا چاہیے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: کوئی peasants کو نہیں دی سب۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب! یہ نیا سوال کریں۔ اس میں یہ لکھیں کہ یہ رقبہ

کہاں ہے؟ گورنمنٹ کا کتنا ہے؟ بنجر ہے یا آباد ہے؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: بس یہ بتا دیں---

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: یہاں تو peasant ہے ہی نہیں جناب۔

جناب چیئرمین: عبدالرحیم صاحب! آپ کیا پوچھ رہے ہیں؟ ایک منٹ سن لیں، دیکھ لیں کیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: نیازی صاحب! آپ کو پتا نہیں ہے---

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ زمین، جس کو آپ نے government land لکھا ہے، کس قانون کے تحت اور کہاں کہاں آپ کو یہ حق ہے کہ government land کی category میں شامل کرنے لیے استعمال کریں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ government land تو یہ ہو گی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! یہ ایوب خان نے land reforms کی تھیں، بھٹو صاحب کے دور میں land reforms ہوئیں، اس حوالے سے جو land access تھی even if they were being held by the other Land Lords, they were taken away and then they became government lands and to be distributed among the peasants.

یہ تو معمولی بات ہے، ہمارے ضلع میں بھی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ detail مانگ رہے ہیں، آپ کے پاس detail ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: میرے پاس detail نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ نیا سوال کریں کہ بلوچستان میں کتنا رقبہ سرکاری ہے اور peasants کو کتنا دیا جا سکتا ہے تو پھر میں بتا دوں گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! ان سے اس کی detail مانگ لیں with due respect کہ---

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے کہ نیا سوال کریں because it requires lot of other details. جو یہ کہہ رہے ہیں یہ تو state land ہے۔ They will not hesitate...

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: تو ذرا یہ details بتا دیں کہ کہاں کہاں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ نیا سوال کریں، میرے پاس---

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں سوال کیوں یہ تو اسی سوال کا---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! مجھ پر وحی آتی ہے نہ میرے پاس کوئی جن ہے جس کو میں کہوں کہ فوراً وہاں سے لے آئے، یہ تو کہیں نہیں لکھا---

جناب چیئرمین : آپ ایسا کر لیں، کیونکہ سوال ہے "the acreage of government land in the country with province-wise breakup." یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے جو province کا کہا ہے، یہ state land ہے، ضرور ہو گی، ورنہ یہ کیسے کہتے؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں جناب! وہ ایسے ہی قبضہ کر رہے ہیں۔ جناب! ابھی کوئٹہ میں تمام زمین پر قبضہ ہو رہا ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں جناب والا! یہ نیا شوشہ چھوڑ رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : رحیم مندوخیل صاحب آپ میرے پاس آ جائیں، میں سمجھ لوں کہ آپ کیا چاہتے ہیں تو میں خود لکھ کر بھیج دوں گا اور آپ کو جواب لے کر دوں گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جی ہاں ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر ۳۴ مسٹر طلحہ محمود۔

34. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the details of loss of lives and properties in the country caused by

the rains during the rainy season 2006 with province-wise break up; and

(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to compensate the affectees?*

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) As reported by Provincial Governments so far, the following losses and damages have been caused by rains/flood 2006:—

Punjab

(i)	Persons Died	121
(ii)	Houses Damaged	6136
(iii)	Houses Demolished	3109
(iv)	Crops Affected (Area)	201155
(v)	Cattle Head Perished	127

Sindh

(i)	Persons Died	105
(ii)	Houses Damaged	1269
(iii)	Houses Demolished	566
(iv)	Crops Affected (Area)	4830
(v)	Cattle Head Perished	9

NWFP

(i)	Persons Died	252
(ii)	Houses Damaged	27047
(iii)	Houses Demolished	7230
(iv)	Crops Affected (Area)	46540
(v)	Cattle Head Perished	865

Balochistan

(i)	Persons Died	13
(ii)	Houses Damaged	776
(iii)	Houses Demolished	436
(iv)	Crops Affected (Area)	908
(v)	Cattle Head Perished	2109

Northern Areas

(i)	Persons Died	19
(ii)	Houses Damaged	34
(iii)	Houses Demolished	390
(iv)	Cattle Head Perished	77

(b) The Provincial Governments have reported the following on compensation issue:—

(i) **Government of Punjab:**

The Government of Punjab has allocated an amount of Rs. 5,925,000 for death compensation.

(ii) **Government of Sindh:**

The survey of losses/damages is in progress and, on its completion, compensation will be paid to the affected people according to Sindh National Calamity (Prevention and Relief) Act, 1958.

(iii) **Government of NWFP**

According to the prevaling Provincial Government's Policy, the people affected by flash flood/torrential rains are planned to be compensated at the prescribed yardsticks as follows:—

– Compensation for the dead	Rs. 100,000/-
– Injured persons	Rs. 50,000/-
– Fully collapsed houses	Rs. 25,000/-
– Partially damaged hosues	Rs. 10,000/-
– Shops	Rs. 50,000/-
– Cattle heads (Cow/Buffalo/Camel/Horse/Mule Donkey)	Rs. Rs. 10,000/-
– Goat/Sheep	Rs. 3,000/-

(iv) **Balochistan:**

A proposal for release of Rs. 200 million for payment of compensation to the rain/flood affected people is under process.

(v) **Northern Areas:**

Compensation @ Rs.100,000/- per casualty is being paid out of Chief Executive Special Relief Fund for 19 death cases of rain/flood. Payment to families of 07 deceased has since been made and remaining payment is in progress.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ضمنی سوال حمید اللہ آفریدی صاحب----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ آفریدی صاحب۔ پری گل صاحبہ کچھ کہنا چاہ رہی ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل: نیچے زمینداروں کی زمینیں ہیں اوپر پہاڑی علاقہ ہے۔ وہ تو ان کے حق میں آ جاتی ہیں۔ حکومت تو ان کو دے ہی نہیں سکتی۔ اگر حکومت کی کوئی ایسی تجویز ہے کہ نیچے زمیندار کی زمینیں ہیں اور اوپر حکومت کی تو وہ زمیندار کے حق میں ہوتی ہے۔ اگر حکومت کی اس طرح کی کوئی تجویز ہے تو میں اس کی پرزور مذمت کرتی ہوں۔ یہ بہت غلط ہے۔ ٹھیک ہے باقی علاقوں میں کیا گیاہے لیکن بلوچستان میں یہ نہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں کیا ہے۔ پھر میں تفصیلات لے کر عبدالرحیم خان کو بتا دوں گا۔ جی حمید اللہ صاحب۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی: جناب والا! میرا ضمنی سوال، سوال نمبر ۴۴ کے بارے میں ہے۔ سوال میں واضح طور پر پوچھا جا رہا ہے کہ the details of losses and lives and properties in the country جواب کی طرف اگر توجہ دیں تو اس میں پنجاب، سندھ، بلوچستان، سرحد اور ناردرن ایریاہے جس کا ابھی تک status میرے خیال سے clear بھی نہیں ہے۔ وہ بھی لازماً درمیان میں ہوتا ہے لیکن فاٹا کا ذکر نہیں ہوتا ہے۔ پہلے بھی یہ چیز بار بار یہاں raise ہو چکی ہے یا تو یہ clearly country سے نکال دیا جائے تاکہ پتا چلے کہ یہ country میں نہیں آتا neighbour country میں ہے اور اگر country کا حصہ ہے تو جواب میں بڑا clearly country میں لکھا ہے تو اس میں FATA include ہونا چاہیے۔ گزشتہ سال بھی جو

اپنے فنڈ سے deduction کرائی تھی affected areas کے لیے، rains کے لیے، اس میں فاٹا میں بھی ہم نے request کی تھی کہ وہاں بھی affected لوگ ہیں، لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس compensation میں فاٹا کو کوئی حصہ نہیں دیا گیا تھا۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ لانا چاہ رہا ہوں اور حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہ رہا ہوں کہ یہ فاٹا اسی ملک کا حصہ ہے لہٰذا، کوئی بھی جواب دیتے وقت ان کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اس territory کا ذکر بھی اس میں ہو۔

جناب چیئرمین: بات آپ کی صحیح ہے اس کو Cabinet سے ہم take up کرلیں گے۔ جی گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جس سوال کا وزیر موصوف کو جواب نہیں آتا اس پر وقت نہ ضائع کیا جائے۔ میرے آج دو بڑے ضروری points of order ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ سوالات ختم کرکے ان پر آئیں۔ ہمیں موقع ہی نہیں ملتا۔ جب سے یہ سیشن شروع ہوا ہے ہماری کوئی بات بھی نہیں سنی جاتی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: ان کے points of order ضروری ہوں گے لیکن یہ کہنا کہ سوال کا جواب نہیں آتا---

(مداخلت)

Mr. Chairman: Ministers have to answer.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: انہوں نے یہ مناسب بات نہیں کہی ہے I object to it what she has said. آتا ہے یا نہیں آتا she must know نہیں آتا یا آتا ہے، یہ ان کو کیسے پتا ہے؟

Mr. Chairman:Minister is bound to answer. We recognize it.

(Interruption)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ اپنی بات کریں۔ اپنے points of order اپنے پاس رکھیں۔

جناب چیئرمین: جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب چیئرمین! یہ جو two flood affected areas کے بارے میں سوال ہے۔ بلوچستان سے متعلق جو حصہ ہے

a proposal for release of 200 million for payment of compensation to the rain flood affected people is under process.

یہ کب سے under process ہے اور کب mature ہوگی؟ پیسے صرف بیس کروڑ روپے ہیں اور یہ اب تک process میں چل رہے ہیں۔ خزانہ سرکار میں سے اربوں روپے human development پر خرچ ہو رہے ہیں۔ کیا بلوچستان کے یہ flood affected لوگ بھی human being definition میں آتے ہیں یا نہیں آتے؟

جناب چیئرمین: جی نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب والا! بالکل آتے ہیں، human being ہیں، ہمارے بھائی ہیں اور بلوچستان والے بھی ہمارے پاکستانی ہیں۔ ان کے لیے جلد سے جلد ہم کچھ کریں گے، جو ان کی تقسیم بنتی ہے، جو متاثرین ہیں ان کو پیسے فوری دیے جائیں گے۔ یہ پیسے تو ان کو جا چکے ہیں۔ تقسیم ہی باقی ہے they should do as early as possible.

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یقیناً یہ لکھا ہوا ہے دیکھ لیں۔ پڑھ لیں---

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جناب! اسی سوال پر میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Under process with the province.

ان کے پاس پیسے ہیں لیکن اس کے باوجود they have returned back کہ ابھی ہم processing میں ہیں، we will distribute and than we will tell the Federal Government. میں صحیح کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، کہہ رہے ہیں کہ follow کرلیں گے۔ جی خالد صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، جناب چیئرمین! صوبہ سندھ کے متاثرین کو بھی کچھ نہیں ملا۔اس حوالے سے آپ ذرا وزیر صاحب سے فرمائیں کہ وہ وضاحت کریں۔

جناب چیئرمین، جیسے بلوچستان کا under process ہے' یہ کہہ رہے ہیں کہ سندھ کا بھی under process ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، صوبہ سندھ کو بھی بالکل کچھ نہیں ملا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، صحیح ہے۔

Mr. Chairman: Next question No. 35. Dr. Muhammad Ismail Buledi. Q. No. 35

35. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the number of sanctioned posts in the overseas branches of the National Bank of Pakistan with province-wise break-up; and

(b) the number of persons working in those branches with province-wise break-up?

Mr. Omar Ayub Khan: (a) There are no sanctioned posts in overseas branches of National Bank of Pakistan. The postings in these branches are made according to business requirements and conditions imposed by local regulators, which differ from country to country and time to tims.

(b) The number of persons working in overseas branches with province-wise break-up is as under:

Punjab	NWFP	Sindh	Balochistan	Fata	Total
19	14	6	1	1	41

Mr. Chairman: Any supplementary. Dr. Muhammad Ismail Buledi.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب! فاٹا کا ذکر کریں۔

جناب چیئرمین ، نہیں وہ take up کریں گے ' Cabinet Division کو بتائیں گے اور ہم بھی لکھیں گے۔

Dr . Sher Afgan Khan Niazi: FATA should have been included

اب اگر اس میں Northern Area included ہے تو فاٹا بھی include ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین : ہونا چاہیے ' بالکل take up in the Cabinet Division آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔

سینیٹر آغا پری گل ، جناب چیئرمین ! میں منسٹر صاحب سے ایک سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے لیے 200 million زیر غور ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، Distribution زیر غور ہے' 200 نہیں ہے' وہ تو دے دیا گیا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل ، میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ پچھلے دنوں چمن اور لورالائی وغیرہ میں اتنی بارشیں ہوئیں' وہاں اتنے سارے لوگ بھی مرے اور گھر تباہ ہوئے مگر یہ ابھی تک زیرغور ہے۔ یہ آپ پڑھیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman, the Balochistan Government is considering to give it, it is not the Federal Government

میں بی بی صاحبہ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ the money has been delivered to the Balochistan Government, they are processing it to distribute the money.

وہ کر رہے ہیں' ہمارا کیا ہے' ہم نے تو دے دیا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، کس کو دے دیا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، بلوچستان گورنمنٹ کو اور کس کو دے دیا۔

سینیٹر آغا پری گل: وہ تو کہتے ہیں ہمارے پاس ابھی تک ایک پیسہ بھی نہیں آیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: آپ کو کیسے پتا چل گیا؟

سینیٹر آغا پری گل: کیوں نہیں میں بلوچستان کی نہیں ہوں، میں انڈیا سے آئی ہوں۔

Mr. Chairman: I think, no cross talk.

ایسے جو provincial معاملات ہیں you will take in my office, we will take it up there.

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب کو چاہیے کہ سوالوں کے جوابات صحیح دیں، یہ تو لڑنے کو اتر آتے ہیں۔ مجھے کہتے ہیں کہ آپ بلوچستان کی نہیں ہو، میں انڈیا سے آئی ہوں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: She is not a lady teacher to teach me at this hour. She is not a teacher.

سینیٹر آغا پری گل: جناب چیئرمین صاحب بہت افسوس کی بات ہے۔

جناب چیئرمین: آپ دونوں تشریف رکھیے، میں آپ کو بتاتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ "زیر غور ہے"، اگر بلوچستان گورنمنٹ کے زیر غور ہے تو میرا دفتر اسے check کر کے we will get you the information بجائے یہاں اور time ضائع کریں ہم باقی سوالات cover کر لیں۔ We will get you the information کہ بھئی اگر ہے تو کیوں distribute نہیں ہوا اور اگر نہیں آیا تو کیوں نہیں ہے۔ جی اسمعیل بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب! میں نے سوال پوچھا تھا کہ بیرون ملک قائم کی گئی نیشنل بنک کی شاخوں میں منظور شدہ اسامیوں کی صوبہ وار تعداد بیان کی جائے۔ منسٹر صاحب نے جو figures دیئے ہیں وہ total 41 ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ کونسا سوال ہے؟ 35 نمبر ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جی ہاں سوال نمبر 35 ہے۔ اس میں total 41 ہیں اور بلوچستان کا only one ، پنجاب کے 19 ہیں، صوبہ سرحد کے 14 ہیں، سندھ کے 6 ہیں۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ ہر جگہ ہر محکمے میں بلوچستان کو کیوں نظرانداز کیا جا رہا ہے۔ بیرون ملک service postingکے لیے source اور سفارش چلتی ہے، جو زور آور لوگ ہوتے ہیں وہ وہاں پر -----

جناب چیئرمین: انہوں نے بتایا ہے کہ کوئی کوٹا نہیں ہے اور سب merit پر کرتے ہیں، ان کا criterion ضرور ہو گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! اگر کوٹا نہیں ہے تو Balochistan is part of Pakistan. پاکستان کا حصہ تو ہے۔

Mr. Chairman: Undoubtedly, undoubtedly.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: 41 لوگوں میں سے تین بندے بلوچستان سے نہیں آتے ہیں، اگر یہ زیادتی ہے تو یہ اس کو کب پورا کریں گے؟ یہ نوجوان اور the youngest Minister ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس کا یہ ازالہ کریں، اس کے مطابق بلوچستان والوں کو باہر posting میں بھیج دیں۔

Mr. Chairman: I think,

ہر ادارے کا ایک criterion ہوتا ہے، اس حساب سے transfers کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں تشریف رکھیں، ایسی بات نہ کریں۔ تشریف رکھیے، عمر ایوب صاحب کو سن لیں۔ جی عمر ایوب صاحب۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین صاحب! میں گزارش کر رہا تھا----------

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب! ان کا جواب سن لیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: 41 services میں سے ایک بلوچستان کا ہے، زمین کے لئے یہ ہے کہ اس کی اٹھارہ لاکھ زمین ہے۔

جناب چیئرمین: جی عمر ایوب صاحب۔

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, we are reading into the Question Hour.

جناب! میں گزارش کر دوں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: ان کی ability یہی ہے کہ وہ straight forward--- میں بالکل appreciate کرتا ہوں، آپ دل کی بات کریں، باقی چھپاتے ہیں۔ واقعی بلوچستان والوں کو--- آپ صحیح کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، ایسی بات نہیں ہے، آپ Minister صاحب کو سنیں۔

جناب عمر ایوب خان: جناب! اگر اجازت ہو تو میں جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! بیٹھیں عمر ایوب صاحب کا جواب سن لیں۔

جناب عمر ایوب خان: جناب! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں جواب دے دوں۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا تعلق چھوٹے صوبے سے ہے اور آپ کا تعلق صوبہ سندھ سے ہے، چھوٹے صوبے سے ہے۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ National Bank working اس پورے House میں آپ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا۔ ایک بات یہ ہے۔ جناب! دوسری بات کہ یہاں پر جو 41 positions--- بیرون ملک آپ America لے لیں، آپ UK لے لیں، آپ کوئی بھی جگہ لے لیں جو criterion وہاں پر fix کیا جاتا ہے، وہاں پر آپ product knowledge اور banking knowledge ایک criterion ہے، no provincial quotas - جناب! دوسری چیز یہ دیکھیں کہ پاکستان کے banking sector کی تقریباً concentration سندھ میں ہے، کراچی میں ہے، یہ پاکستان کا بہت بڑا banking centre ہے۔ آپ جو لوگ دیکھتے ہیں، ان میں کئی Frontier کے بھی ہیں جنہوں نے expertise حاصل کی ہیں اور باہر گئے ہیں اور جناب! جو 41 positions ہیں، یہ پاکستان سے جو officers گئے ہیں، یہ ان کا شمار ہے۔ تقریباً 302 لوگ ہیں اور I will be more than happy to give this information on the floor of this House میں table کر دوں گا۔

27 ملکوں میں ہیں' تقریباً National Bank کی بیرون ملک 27 branches ہیں' Total 302 positions

ملکوں میں ہیں' اس پر 41 پاکستان سے لوگ بھیجے جاتے ہیں اور 261 local emloyees ان branches میں پاکستانی یا باقی لوگ جو وہاں کے ہیں' وہ وہاں سے رکھے جاتے ہیں جن کی ایک specialization ہے۔ جناب! فرض کریں آپ France چلے جائیں' France میں بھی انہوں نے کئی وہاں سے local رکھے ہوئے ہیں جن میں French speaking ability ہے۔ آپ وہاں پر ایک آدمی کو بھیجیں جس کو نہ French آتی ہو' نہ انگریزی آتی ہو' وہ وہاں پر کیا کرے گا جس کو French banking system کا پتا نہ ہو' وہ وہاں پر کیا کرے گا۔ جناب! آپ Russia چلے جائیں' وہاں پر banking system کا knowledge نہ ہو' وہ آدمی وہاں پر کیا کرے گا تو انہوں نے زیادہ تر لوگ وہاں پر local رکھے ہوئے ہیں۔ اس پر کوئی provincialism کوئی ایسی چیز نہیں ہے' یہ directly product related knowledge اور expertise پر لوگ باہر بھیجے ہوئے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ وہاں بیرون ملک میں banking system میں ایک cheque میں transaction میں بھی غلطی کرتے ہیں تو صرف bank کی بدنامی نہیں ہے' directly اس ملک کے جو banking institutions ہیں' آپ securities exchange commissions یا جس کو وہ answerable ہوتے ہیں' وہ آ کر آپ پر ایک دم چھاپہ مارتے ہیں اور liable ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ اور اس کے ساتھ آپ کو یہ information دیتا ہوں۔ جناب! میں ایک گزارش کر لوں' بلیدی صاحب! ایک second اس کے بعد آپ بات کریں۔ Sir, I would like to table this on the floor of the House as well as on this Senate table. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جو سرحد کے لوگ ہیں' وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ آیا بلوچستان کے ایسے قابل لوگ نہیں ہیں جو اس procedure پر پورا اتریں' میں challenge کرتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگوں کو دانستہ طور پر باہر کی جو America, UK میں posting ہے کیونکہ وہاں پر allowances ملتے ہیں' اچھی salary ہے' ان کو دانستہ طور پر

نہیں بھیجا جا رہا ہے۔ یہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے، وہ تو لمبی چوڑی تقریر کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین :بلیدی صاحب میں عرض کروں، نیشنل بنک سے میں بھی منسلک رہا ہوں۔ جیسے میں نے بتایا کہ ایک تو product knowledge جو اس مارکیٹ میں ہے plus performance جو رہی ہے اس کا ایک scoring system ہے اس کے حساب سے کیا جاتا ہے اور اس میں جو interested بھی ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : Performance کی آپ بات کرتے ہیں وہ بھی اچھی performance دے رہے تھے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک : جناب چیئرمین صاحب ! جو Minister Sahib statement دے رہے ہیں، میں عرض کروں کہ اس ملک میں merit ہوتا ہی نہیں۔ یہ merit کو اتنا بڑھا چڑھا کے وزیر صاحب پیش کر رہے ہیں کہ پاکستان میں merit ہے اور merit کے سوا کچھ بھی نہیں ہے جبکہ یہاں nepotism ہے، بالکل merit نہیں ہے۔ بلوچستان کے لوگ جہاں qualify کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ quota نہیں ہے۔ جہاں ہمارے لوگ زیادہ ہوں گے تو یہ کہتے ہیں quota کم ہے۔

جناب چیئرمین: اس میں کسی کا بھی quota نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک : میں جناب general بات کر رہا ہوں کہ آپ جناب کہاں پر ایسے remarks دے رہے ہیں کہ یہاں واقعی merit ہے پاکستان میں اور merit کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہاں تو judges سفارش کے ہوتے ہیں۔ National Bank کے ایک معمولی افسر کی کیا بات ہے؟

جناب چیئرمین : میرے خیال سے It is relevant to what we are saying. جی بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I would like to ask the honourable Minister.....

جناب چیئرمین:ضرور سنائیں جو ایک حد تک ممکن ہو گا ضرور اس کو دیکھیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! بلوچستان کا نام لکھا ہوا تھا۔ ادھر صرف بلوچستان ہی ہے بس۔

جناب عمر ایوب خان: جس طرح میں نے اس question کے شروع میں answer دیتے ہوئے کہا کہ اس ہاؤس میں جتنا آپ کے پاس National Bank کا knowledge ہے کسی کے پاس نہیں ہے کیونکہ you headed this institution yourself. یہاں میں پھر دہراؤں گا کہ ان positions کے لیے کوئی quota نہیں ہے۔ ان positions کے لیے بیرون ملک ایک میں ہی criteria merit ہے، آپ کا scoring system, آپ کا product knowledge ہی نہیں کر سکتا کیونکہ ملک یا financial institution afford کہ بہترین لوگ وہاں پر نہ لیں۔

جناب چیئرمین: وہاں permit نہیں دیں گے اگر آپ qualified نہیں ہیں۔ جی بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman! I would like to ask the honourable Minister that Karachi is the financial hub of all banking activities in the country. National Bank of Pakistan has its head office in Karachi and the biggest number of employees of National Bank are in the Province of Sindh. I would like to ask the honourable Minister why Sindh is at No.6 being the financial hub not that I am against NWFP or Punjab but Sindh

کے خالی چھ لوگ کیوں ہیں؟

جناب چیئرمین: نہیں یہ overseas کی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر محمد انور بیگ: جی میں overseas کی بات کر رہا ہوں کیونکہ sir جتنے زیادہ officers ہیں you know, you have been heading the National Bank of Pakistan. جتنی بڑی نفری National Bank employees کی سندھ میں ہے which is

throughout the country, why only six ہے نہیں کہیں اور basically in Karachi

from Sindh? اس کی کیا وجہ ہے؟ I mean sir کیا criteria ہے جو انہوں نے استعمال کیا in selection of these employees for their international branches. I would like to know from the honourable Minister sir.

جناب چیئرمین، نہیں اس میں جو international کا ہے-----

(مداخلت)

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, can the honourable Minister answer? I will appreciate that sir. Sir, I know you would satisfy me.

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین! thank you very much. Sir, basic

چیز یہ ہے کہ ان positions کے لیے no provincial quota is followed. آپ کا

scoring system یا Frontier سے جو officers ایک level پر آ رہے ہیں

and they qualify. They are on merit. They will go. If they are from Balochistan, they will go. If they are from Punjab, they will go. No critieria as such

کہ آپ کا کیا ہونا چاہیے except merit. سندھ کا جہاں تک تعلق ہے وہاں پر جو officers

qualify نہیں کر پا رہے

they will not be sent. As I said we cannot afford to send people who are not qualified or do not fit that category at various levels. If you are interested sir, I can even give you a break up

اس session کے بعد tomorrow or whenever کہ ان branches میں کس کس

category میں کون لگا ہوا ہے

and what the job description is? It is not a hidden secret. It is open for

public information. No problem whatsoever sir.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, tomorrow can I have it?

Mr. Omar Ayub Khan: Certainly sir.

Senator Muhammad Enver Baig: Thank you.

جناب چیئرمین:۔جی سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you, Mr. Chairman. I will just make an observation. It is not a question but I would not like the Minister to take it as a criticism but I would like....

Mr. Chairman: It should be related to the question.

Senator Saadia Abbasi: Sir, it is related to that. I am not going to deviate but I would like them to take it in the spirit in which I am saying that there should be a fair opportunity given to the people of all provinces and for that you need capacity building. You can have a programme for young professionals, where you take entry level' the fresh graduates and you train them. When you train them then they can be posted overseas, then they can be posted anywhere but that opportunity has to be given. That is the basic issue which is worrying the members from the smaller provinces that if there is no level playing field then there is bound to be inequity. So, for that it is time that in the banking sector and even in the private sector, there should be a programme for young professionals where you take them, you recruit them but then you start training them and in all aspects, whether it is a banking sector, whether it is something else and then they will grow into it.

Mr. Chairman: Let us keep it brief but I am sure they recruit and there is good training system there.

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, the point is taken. It is a valid point. It is a very good and valid point.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب مجھے اجازت دیں گے ۔ Question نہیں ہے ایک نام بار بار misprint ہو رہا ہے ۔

جناب چیئرمین: کون سا؟

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین میں وفاق کے ایک مظلوم اور بے نام صوبے کی ترجمانی کرتے ہوئے آپ کی وساطت سے وفاق کی تمام وزارتوں سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ آج کے بعد جب بھی میرے صوبے کا نام آئے تو کم از کم اسے Frontier ، سرحد یا NWFP کا نام نہ دیا جائے ، بلکہ میرے صوبے کی حکومت نے اس کا سرکاری نام پختونستان رکھا ہے تو میں یہ گزارش کرتا ہوں ، بلکہ ذرائع ابلاغ کے ذریعے بھی یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وفاق میں اپنے صوبے کی ترجمانی کرتے ہوئے ، اس بے نام صوبے کا نام اب پختونستان ہے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین: I think, accepted nomenclature جو ہے اسی پر چلیں گے ۔ Officially وہی رہے گا۔

جناب عمر ایوب خان: جناب چیئرمین اس پر میں صرف ایک گزارش کروں گا۔

With due respect to all Senators Sahib, he is from the same division what was Hazara division. I myself is Pakhtoon but I represent Haripur district in the National Assembly of Pakistan. I represent more than eight hundred thousand people in that Lower House. Sir, Frontier

میں آپ D.I. Khan کو لیں، آپ ہزارہ کو لیں۔ آپ کوہستان کو لیں، وہاں پر سارے پشتو speaking نہیں ہیں۔ We do not agree with this name. Thank you very much

Mr. Chairman: We will go on to Question No. 36, Dr. Khalid Mehmood Soomro.

36. ***Dr. Khalid Mehmood Soomro:** (Notice received on 26-01-2007 at 12:05:p.m)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to State the amount of taxes collected by the Government during the last five years with year-wise and province-wise break-up?

Mr. Omar Ayub Khan: Province-wise break-up is annexed as table-I.

2. It is explained that the bulk of country's import duties, import stage sales tax and import stage income tax is collected in the province of Sindh, because bulk of clearances is done at the ports of Karachi and Port Qasim, although a lot of such imports are meant for other provinces.

3. So far as all other income tax and sales tax collection is concerned, the same is mostly paid with returns filed by taxpapers at the place where the head office of such taxpayer is located. Thus large amounts are deposited in the province of Sindh as the bulk of head officers of major taxpayers are locatd at Karachi, although a lot of their income is earned in other provinces and a lot of consumption takes palce in other provinces.

Table - I

PROVINCE-WISE COLLECTION DURING 2001-02 TO 2005-06

(Rs. in million)

Province	Direct Taxes	Customs Duty	Federal Excise	Sales Tax	Total Taxes
1	2	3	4	5	6
			FY 2001-02		
N.W.F.P.	3,563	2,252	7,374	6,111	19,300
PUNJAB	69,147	150	23,498	57,104	149,899
SINDH	67,688	44,016	13,652	99,939	225,295
BALOCHISTAN	2,107	1,400	2,662	3,407	9,576
TOTAL	142,505	47,818	47,186	166,561	404,070

FY 2002-03					
N.W.F.P.	3,883	1,811	7,960	5,355	19,009
PUNJAB	74,931	5,100	21,648	68,350	170,029
SINDH	70,884	60,845	12,931	118,524	263,184
BALOCHISTAN	2,200	1,080	2,215	2,910	8,405
TOTAL	151,898	68,836	44,754	195,139	460,627
FY 2003-04					
N.W.F.P.	4,625	2,307	7,879	5,326	20,137
PUNJAB	80,447	10,159	21,949	77,797	190,352
SINDH	77,228	77,067	13,749	132,296	300,340
BALOCHISTAN	2,779	1,512	1,975	3,748	10,014
TOTAL	165,079	91,045	45,552	219,167	520,843
FY 2004-05					
N.W.F.P.	7,910	1,788	9,258	3,815	22,771
PUNJAB	82,872	17,294	24,755	91,660	216,581
SINDH	90,773	95,154	16,888	139,809	342,624
BALOCHISTAN	1,817	1,138	2,203	3,253	8,411
TOTAL	183,372	115,374	53,104	238,537	590,387
FY 2005-06					
N.W.F.P.	8,083	1,967	5,806	3,036	18,892
PUNJAB	107,186	27,589	27,307	114,594	276,676
SINDH	107,665	108,313	21,084	173,796	410,858
BALOCHISTAN	2,054	515	1,075	3,372	7,016
TOTAL	224,988	138,384	55,272	294,798	713,442

Mr. Chairman: Any supplementary question?

(*Interruption*)

جناب چیئرمین: جی خالد صاحب۔ رضا صاحب تشریف رکھیے۔ ہم Question No.36 پر ہیں۔ آپ کے ایک ساتھی کا سوال چل رہا ہے۔ اس کو سنیں۔ بولیے ڈاکٹر صاحب۔ رضا صاحب تشریف رکھیے۔ آپ کا ایک ساتھی بول رہا ہے' House کے system کا decorum کا خیال رکھیے۔ تشریف رکھیں۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں نے یہ پوچھا تھا کہ وفاق کو صوبوں سے taxes کی مد میں کتنا ملتا ہے ۔ صوبہ وار تفصیل بتائی جائے ۔ جو یہاں بتایا گیا ہے' اگر آپ اس پر نظر ڈالیں گے تو ۲۰۰۱ء اور ۲۰۰۲ء میں چار سو چار ملین میں سے بلوچستان سے تقریبا نو ملین' سرحد سے

انیس، پنجاب سے ایک سو انچاس اور سندھ سے دو سو پچیس ملین وصول کیے گئے ۔ آدھے سے زیادہ رقم صوبہ سندھ نے دی ۔ ۲۰۰۲ء اور ۲۰۰۳ء میں total چار سو ساٹھ ملین وفاق نے وصول کیے۔ بلوچستان سے آٹھ ملین، سرحد سے انیس ، پنجاب سے ایک سو ستر اور صرف صوبہ سندھ سے دو سو تریسٹھ ملین وصول کیے گئے۔ یہ بھی رقم آدھے سے زیادہ بنتی ہے۔ ۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء میں پانچ سو بیس ملین تقریبا۔ بلوچستان سے دس ملین، سرحد سے بیس، پنجاب سے ایک سو نوے، اور صرف صوبہ سندھ سے تین سو ملین وصول کیے گئے۔ یہ رقم بھی آدھے سے زیادہ بنتی ہے۔ ۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۵ء میں 713 million کی وصولی ہوئی پانچ سو نوے ملین۔ بلوچستان سے آٹھ ملین، سرحد سے بائیس، پنجاب سے دو سو سولہ اور سندھ سے تین سو بیالیس ملین وصول کیے گئے ۔ یہ رقم بھی آدھے سے زیادہ بنتی ہے صوبہ سندھ سے جو وصول کی گئی ۔ اسی طرح ۲۰۰۵ء اور ۲۰۰۶ء میں سات سو تیرہ ملین کی وصولی ہوئی۔ بلوچستان سے سات ملین، سرحد سے اٹھارہ، پنجاب سے دو سو چھہتر اور صرف صوبہ سندھ سے چار سو دس ملین وصول کیے گئے ۔ جو صوبہ اتنا زیادہ حصہ وفاق کو دے رہا ہے ، کیا اس صوبے کو اس کے بدلے میں اس کے مطابق کچھ مل بھی رہا ہے ؟ NFC Award کے حوالے سے ہم نے بہت ساری فریادیں کیں لیکن اس وقت بھی نہیں سنا گیا۔ یہ انصاف کے تقاضے نہیں ہیں کہ جس صوبے سے زیادہ وصول کیا جائے اس کو اس کے مطابق کچھ نہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: عمر ایوب صاحب۔

جناب عمر ایوب خان : جناب چیئرمین ! سومرو صاحب نے figures quote کیں مگر سوال کا جو 3rd paragraph ہے وہ بھی پڑھ لیتے۔ جناب! اس کے بارے میں مختصراً آپ کی وساطت سے House کو بتانا چاہتا ہوں۔ جناب! پہلی چیز یہ ہے کہ جہاں پر آپ tax collection یا reporting کر رہے ہیں، سیلز ٹیکس کی مد میں یا کسٹم ڈیوٹی کی مد میں۔ جناب! فرض کریں کہ کسی فیکٹری کا manufacturing set up لاہور، پشاور یا یہاں پر located ہے، کافی ساری فیکٹریوں کے head offices سندھ یا کراچی میں located ہوتے ہیں، جس وقت وہ bill of entry file کرتے ہیں وہ اسی وقت وہاں پر file کر لیتے ہیں۔ ان کی collection وہاں پر report ہوتی ہے اسی لیے آپ کی جو amount of reporting ہے وہ سندھ کی زیادہ

ہے حالانکہ manufacturing units باقی جگہوں پر ہیں۔

(اس موقع پر مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین! آپ کی اجازت کے ساتھ میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ جناب! data جو ہوتا ہے ان حقائق پر مبنی ہوکر ایک طرف skew ہو جاتا ہے۔ جناب! جہاں تک NFC کے حوالے سے بات ہے تو صدرمملکت صاحب نے چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور وزرائے خزانہ کی موجودگی میں ان کو اختیار دیا تھا اور اس کے بعد amended NFC announce ہوا تھا، جس کے تحت اس سال سے جو ہمارا total divisible pool بنتا ہے اس کا ۴۵ فیصد حصہ صوبوں کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد اگلے پانچ سالوں میں ہر سال یہ increase ہوتا ہوا پانچ سال بعد ۵۰ فیصد ہو جائے گا۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ resource sharing صوبوں اور مرکزی حکومت کے درمیان ۵۰، ۵۰ فیصد ہوگی جوکہ میں سمجھتا ہوں ایک تاریخی فیصلہ تھا۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: The Question Hour is over, remaining answers have been tabled and considered as read. We will now adjourn for *Maghrib* prayers and *Inshaallah* reconvene at 6.30 p.m.

[The Question Hour is over remaining question and Answers were taken as read and placed on the table of the House.]

37. *Mr. Nisar Ahmad Memon: (Notice received on 26-01-2007 at 12:06: p.m.).

Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number of women working in federal government offices; and

(b) the number of women working in provinces with province-wise break-up?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) According to 13th triennial Census of Federal Government Civil Servants with reference date 01 July, 2003, the total number of female civil servants working in the Federal Government Offices and on deputation to provinces with province-wise break-up is as under:—

Female Civil Servants

BPS 17—22	:	1552
BPS 01—16	:	9406
Total	:	10958

Female Civil Servants working on deputation in Provincial Governments

Punjab	:	11
Sindh	:	06
NWFP	:	02
Balochistan	:	—
AJ & K	:	—
Total	:	19

(b) Information relating to part (b) of the question has to be collected from the Provincial Governments. It is being collected and shall be placed on the table of the House soon after receipt.

38. *Mr. Nisar Ahmad Memon: (Notice received on 26-01-2007 at 12.06 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the names, educational qualifications, place of domicile and tenure of members of

Board of Directors of National Bank of Pakistan indicating also the criteria adopted for their selection/appointment?

Mr. Omar Ayub Khan: At present there are two directors are on the Board of Directors of National Bank of Pakistan:—

	Name	Qualification	Domicile	Tenure
1.	Dr. Waqar Masood Khan	Ph.D. Economics	Sindh	Representing Finance Division.
2.	Mr. Azam Faruque	MBA	NWFP	19-08-2005 to 18-08-2008.

Nomination for the vacant positions are being considered.

According to the benchmarks fixed by State Bank of Pakistan, the members of Board of Directors of a bank/DFI must have:—

- 5 years business/management experience at senior levei;
- knowledge of or be familiar with banking field;
- graduation (minimum required qualification);
- reputable integrity and honesty;
- sound solvency & financial integrity.

Besides, as per Banks (Nationalization) Act, 1974, no person shall be eligible for appointment as member of the Board if:—

(b) he is or has at any time been, adjudged an insolvent or has suspended payment or has compounded with his creditors; or

(c) he is a minor or is found a lunatic or of unsound mind; or

(d) he is not citizen of Pakistan; or

(e) he was dismissed from the service of Federal Government; or

(f) he is a person against whom any action has been taken or any proceedings are pending under Companies Ordinance, 1984 or Banking Companies Ordinance 1962; or

(g) he is or has been, convicted for tax evasion under any law for the time being in force; or

(h) he is a member of the Senate, National Assembly, any Provincial Assembly or an elected Member of a local council; or

(i) he is holding an office in a political party.

39. ***Mr. Shuja-ul-Mulk:** (Notice received on 26-01-2007 at 12.09 p.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that payments have not been made to some policy holders of state life Insurance Corporation of Pakistan, Rawalpindi Region, whoose policies matured during 15th to 30th October, 2005, if so, its reasons; and

(b) the time by which payments will be made to those policy holders?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) Detail reply of the question is given below:—

There were about 740 polices due for maturity in October 2005, out of which 523 policies have been settled by payment of maturity claims. The rest of 217 polices are still outstanding on account of certain prereqisites which are to be fulfilled by the policyholders essentially prior to settlement of claims of maturity.

In most of the cases policyholders have changed their addresses without any intimnation to SLIC.

(b) State Life Insurance Corporation is mobilizing all its resources to know whereabouts of the policyholders for expeditious disposal of maturity claims within a three months time.

40. ***Mr. Abdul Raziq:** (Notice received on 31-01-2007 at 14.25 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to devalue Pak. currency during 2006-2007?

Mr. Omar Ayub Khan: No. There is no proposal under consideration of the Government to devalue Pak. currency during FY. 2006-2007.

41. ***Col (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 03-02-2007 at 10.40 a.m.)

*Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state the names of under graduate persons appointed on the posts of Managers and Directors in the **Zari Taraqiati Bank Ltd.** during 2005-2006 with province-wise break-up?*

Mr. Omar Ayub Khan: The Bank has not made any such appointment of Managers/Directors during the year 2005-2006.

42. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 06-02-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Commece be pleased to state:

(a) the quantities and the value of ginger and garlic imported by Pakistan during 01-07-2005 and 30-06-2006 and from 01-07-2006 to 31-12-2006 separately indicating also the names of the countries from which these commodities were imported;

(b) the average price at which ginger and garlic were imported in Pakistan during 2005-2006 and the first half of 2006-2007; and

(c) the estimated quantity and value of ginger and garlic to be imported during the second half of 2006-2007?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) The qunatities and the value of ginger and garlic imported during 2005-2006 and July-August of 2006-2007 is annexed. The import data for the above items beyond August, 2006 is not yet available in Ministry of Commerce.

(b) The average price of ginger was Rs. 31.56 per Kg. in 2005-2006 and Rs. 30.13 per Kg. in July-August, 2006-2007.

The average price of garlic eas Rs. 32.52 per Kg. in 2005-2006 and Rs. 32.03 per Kg. in July-August, 2006-2007.

(c) Ginger and garlic is imported by private parties according to their assessment of domestic demand and supply position. Government does not estimate their imports.

Annexure

Imports of Garlic and Ginger

(Value in Thousand Rupees)
(Quantity in Kilograms)

Item/Country	2005-2006		2006-2007 (July-August) *	
	Quantity	Value	Quantity	Value
GARLIC				
Afghanistan	57,140	1,786	--	--
Australia	--	--	--	--
China	44,431,514	1,469,714	14,788,757	473,653
Dubai	--	--	--	--
India	3,979,885	106,503	--	--
Iran (Islamic R.)	30,169	585	--	--
Macao.China	24,000	571	--	--
Myanmar	--	--	--	--
Singapore	28,000	994	--	--
Somalia	56,000	2,087	--	--
Sri Lanka	--	--	--	--
Thailand	131,998	4,473	--	--
United Arab Emirates	--	--	--	--
TOTAL	48,788,706	1,586,713	14,788,757	473,653
GINGER				
China	35,130,078	1,142,263	6,811,311	205,487
Ethiopia	130,000	6,979	--	--
Hong Kong S.A.Re.Chi	26,530	2,089	--	--
India	310,487	8,441	--	--
Indonesia	--	--	33,255	755
Iran (Islamic R.)	--	--	--	--
Myanmar	--	--	--	--
Nigeria	--	--	--	--
Philippines	294,000	8,811	--	--
Singapore	74,700	1,937	--	--
Thailand	12,282,873	352,297	--	--
United Arab Emirates	--	--	--	--
TOTAL	48,248,668	1,522,817	6,844,566	206,242

Source: Federal Bureau of Statistics

* Import data for garlic and ginger is available upto August, 2007 only.

43. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 06-02-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the Bank lending rates of Japan, China and Indonesia for a loan of one million, ten million and one hundred million per annum; and

(b) the lending rates of National Bank, Habib Bank, United Bank and Sunehri Bank in Pakistan for the same amounts?

Mr. Omar Ayub Khan: The information given by SBP.

(a) the lending rates of China, Indonesia and Japan as per International Financial Statistics (December, 2006 Eddition) of IMF are as under:—

Lending Rates (Percent Per annum)

China	Indonesia	Japan
6.12	15.82	1.682

(b) The weighted averages, rates of advances as compiled by SBP are as under:—

Weighted Average Rate of Advances as on end June 2006

Percent per annum

Size	Habib Bank	National Bank	Sonehri Bank	United Bank
One Million	7.03	7.92	9.94	13.33
Ten Millions	8.84	9.75	10.88	9.60
Hundred Millions	7.04	10.60	10.88	7.92

44. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 06-02-2007 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact taht trade deficit of Pakistan has reached 6.450 million during the first half of the current fiscal year, if not, the actual trade deficit by 31st December, 2006; and

(b) the reasons for the said deficit and the steps being taken by the Government to reduce it?

Mr. Humayun Akhtar Khan: (a) Actual trade deficit of Pakistan stood at 6.460 billion dollars on 31st December, 2006.

(b) Reasons for the trade deficit and the steps being taken by the Governemnt to reduce it are as under:

(i) Pakistan's imports mainly pertain to food group, machinery group, petroleum products and raw material for industrial consumption. Hence, they are inelastic in nature.

(ii) These imports are essential for sustaining economic activities and stabilization of prices by augmenting supply position.

(iii) The petroleum prices in the world market have increased resulting in higher import bill on account of petroleum products which reached to US$ 3.711 billion during the 1st half of the current fiscal year ascompared to US$3.046 billion in the corresponding period last year.

(iv) Pakistan's economy has been growing at an average rate of almost 7% per annum during the last four years. With increase in disposable income, demand for imports also increases resulting in widening of trade deficit.

(v) Pakistan is following a liberal trade regime in line with the WTO system. Restricting imports is neither feasible nor beneficial for the economic health of the country.

Steps taken to reduce trade deficit by increasing exports are as under:—

(a) Research & Development (R & D) support @ 6% on export of readymade garment and knitwear since 12-4-2005.

(b) R & D support @ 6% for footwear w.e.f 17-4-2006.

(c) R & D for dyed /printed home textiles @ 5% and dyed/printed fabrics and white home textile @ 3% w.e.f 1-7-2006.

(d) Subsidised participation of Pakistani exporters in foreign fairs/ exhibitions.

(e) 25% freight subsidy for certain products to certain destinations.

(f) Holding of Expo Pakistan since last 2 years with the view to attract foreign buyers to import Pakistani products. Hence the purpose of the Expos is to increase exports. We have two Expo Centres one at Karachi and other at Lahore. Further we have also decided to establish three more Expo Centres at Islamabad, Quetta and Peshawar. The ones in Quetta and Peshawar particularly will have modern warehouse facilities and will play an important part in promoting exports to Iran, Afghanistan and the Central Asian States.

(g) Trade Development Authority of Pakistan has replaced the Export Promotion Bureau. TDAP will be equipped with the necessary resources and autonomy so that it can effectively exploit opportunities for increasing Pakistan's prosperity through enhanced trade. TDAP will be supervised by a Policy Board chaired by the Commerce Minister and its members will represent both the public and private sectors. It is expected that this state of the art trade promotion organization will be effective in ensuring a quantum jump in our exports.

4. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 26-01-2007 at 12:06 p.m.)

Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the names of Institutions, Authorities and Departments under the administrative control of Cabinet Division indicating also the names and place of domicile of Chiefs and members of boards of directors of the relevant organizations?

Minister Incharge of the Cabinet Division: The names of Institutions, Authorities and Departments under the administrative control of Cabinet Division indicating also the names and place of domicile of Chiefs and members of boards of directors of the relevant organizations are at Annexure-A.

Annexure-A

SHAIKH ZAYED POSTGRADUATE MEDICAL INSTITUTE, LAHROE

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Federal Minister for Health	Chairman	------
2.	Cabinet Secretary	Member	------
3.	Secretary, Ministry of Health	Member	------
4.	Secretary, Ministry of Finance	Member	------
5.	Secretary, Health Department, Government of Punjab	Member	------
6.	Chairman, SZPGMI, Lahore	Member/Secretary	-------
7.	Dr. Syed Adnan Ali Shah, Associate Professor, De-Montmorency College of Dentistry, Lahore	Member(As representative of Medical Community)	Lahore (Punjab)
8.	Dr. Nighat Agha, 9-Bridge Colony, Abid Majeed Raod, Lahore	Member(As Representative of Civil Society)	Lahore (Punjab)

DEPARTMENT OF COMMUNICATION SECUIRTY

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Brig. Riaz Arshad	Additional Director General	Lahore

DEPARTMENT OF STATIONERY & FORMS

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Mr. Muhammad Riazuddin	Controller	Sindh(Urban)

NATIONAL DOCUMENTATION CENTRE

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Nil	Nil	Nil

NATIONAL LANGUAGE AUTHORITY

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Dr. Anwar Nasim	Non-Member Official	Islamabad
2.	Dr. Anwaar Ahmad	Non-Member Official	Punjab
3.	Dr. Khalid Aftab	Non-Member Official	Punjab
4.	Ms. Kishwar Naheed	Non-Member Official	Punjab
5.	Dr. Muhammad Ali Saddiqui	Non-Member Official	Sind
6.	Dr. Nabi Bakush Baloch	Non-Member Official	Sind
7.	Dr. Zahoor Ahmed Awan	Non-Member Official	NWFP
8.	Professor Dr. Ayub Sabir	Non-Member Official	NWFP
9.	Dr. Abdul Razzaq Sabir	Non-Member Official	Baluchistan
10.	Mr. Tahir Muhammad Khan	Non-Member Official	Baluchistan
11.	Prof. Fateh Muhammad Malik	Official Member	Punjab
12.	A representative from the Cabinet Division	Official Member	
13.	A representative from the M/o Finance	Official Member	
14.	A representative from the M/o Education	Official Member	
15.	Mr. Akhtar Munir	Secretary/ Official Member	NWFP

PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN (PRIVATE) LIMITED

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Syed Tanvir Abbas Jafri	Managing Director/Chief	Punjab
2.	Mr. Kamran Rasool	Cabinet Secretary/ Chairman	Punjab
3.	Mr. Muhammad Azam Rathore	Additional Secretary(IPC)/ Vice Chairman	Punjab
4.	Mr. Abdul Ghani Sameen	Financial Adviser(Cabinet)/Director	Punajb
5.	Mr. Fazal-ur-Rehman	Acting Chief Cost Accounts Officer/Director	Punjab
6.	Mr. Maqbool Mehmood Bajwa	Joint Secretary/Director	Punjab
7.	Mr. Raizuddin	Controller/Director	Sindh
8.	Syed Tahir Abbas Jafri	Managing Director/Director	Punjab
9.	Abdul Waheed Khan	Director Finance/Director	Punjab

NATIONAL ARCHIVES OF PAKISTAN

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Prince Abbas Khan	Director General	Northern Area

FEDERAL LAND COMMISSION

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Maj. Gen® Inayat Ollah Khan Niazi	Chairman with the status of a Federal Minister	Punjab
2.	Mr. Muhammad Sharif	Senior Member (Head of Department)	Sindh
3.	Mr. A. Waheed Bhatti	Member	Punjab
4.	Mr. Faridullah Khan	M ember	NWFP

BOARD OF TRUSTEES
ABANDONED PROPERTIES ORGANIZATION

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Mr. Muhammad Azam Rathore	Additional Secretary/ Chairman/Chief	Punjab

OIL AND GAS REGULATORY AUTHORITY

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Mr. Munir Ahmad	Chairman/Chief	Punjab
2.	Mr. Rashid Farooq	Member(Oil)	Punjab
3.	Mr. M. H. Asif	Member(Finance)	Sindh

PAKISTAN TELECOMMUNICATION AUTHORITY

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Maj. Gen (R) Shahzada Alam Malik	Chief	Punjab (Rawalpindi)
2.	S. Nasr-ul-Karim A. Ghaznavi	Member(Finance)	Punjab
3.	Dr. Muhammad Yasin	Member(Technical)	Sindh

FREQUENCY ALLOCATION BOARD

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Executive Director/Vice Chairman(Vacant)	-	-

NAITONAL ELECTIRC POWER REGULATORY AUTHORITY

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Lt. Gen ® Saeed-uz-Zafar	Chief	Punjab
2.	Mr. Nasiruddin Ahmed	Member	Balochistan
3.	Mr. Abdul Rahim Khan	Member	NWFP
4.	Mr. Zafar Ali Khan	Member	Punjab

PAKISTAN ELECTRONIC MEDIA REGULATORY AUTHORITY

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Mr. Iftikhar Rashid	Chief	Punjab
2.	Mr. Shahid Humayun	Executive Member	Punjab
3.	Mr. Umar Aziz	Member	Punjab
4.	Mr. Asad Jahangir Khan	Member	Sindh
5.	Ms. Samar Minallah	Member	N.W.F.P.

6.	Dr. Mrs. Seemi Naghmana Tahir	Member	Balochistan
7.	Professor Dr. Najma Najam	Member	ICT
8.	Syed Kamal Shah	Member	Punjab
9.	Mr. Shahid Rafi	Member	Punjab
10.	Maj. Gen. (Retd) Shahzada Alam Malik	Member	Punjab

NATIONAL COMMISSION FOR HUMAN DEVELOPMENT

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Dr. Nasim Ashraf	Chief	NWFP
2.	Begum Shahnaz Wazir Ali	Executive Director	Punjab
3.	Dr. Mushtaq A. Khan	Chief	NWFP
4.	Dr. Abdul Hafeez Shaikh	Ex-Federal Minister for Privatisation & Investment	Sindh
5.	Mrs. Roshan Khurshid Bharucha	Former Senator	Balochistan
6.	Representative of Finance Division Mr. Tanwir Ali Agha	Secretary, Finance Division	Punjab

INTELLECTUAL PROPERTY ORGANIZATION OF PAKISTAN

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Mr. Wasim Haqqie	Chairman	Sindh
2.	Engr. Dr. Muhammad Akram Sheikh	Vice Chairman	Punjab
3.	Syed Asif Shah	Secretary, M/o Commerce (Member of the Board)	NWFP
4.	Mr. Shahab Khawaja	Secretary, M/o Industries, Production (Member of the Board)	Punjab
5.	Syed Kamal Shah	Secretary, M/o Interior (Member of the Board)	NWFP
6.	Mr. Parvez Butt	Secretary, M/o Science and Technology (Member of the Board)	Punjab
7.	Syed Anwar Mahmood	Secretary, M/o Health (Member of the Board)	Sindh
8.	Justice ® Mr. Mansoor Ahmed	Secretary, M/o Law, Justice and Human Rights (Member of the Board)	Punjab
9.	Mr. Salman Burney	Managing Director M/s Glaxo Smith Line (Pvt) Ltd. Karachi (Member of the Board)	Sindh
10.	Dr. Khalid Javid Chowdhry	Chairman, M/s Medipak Pharma (Member of the Board)	Punjab

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
11.	Mr. Athar Minallah	M/s Afridi, Shah and Minallah, (Member of the Board)	NWFP
12.	Mr. Mohammad Aslam Khaliq	Chairman, Pakistan Tobacco Company (Member of the Board)	Sindh
13.	Mr. Salman Burney	President, Overseas Investors Chamber of Commerce and Industry (Member of the Board)	Sindh
14.	Mr. Iqbal Bengali	President, American Business Council (Member of the Board)	Sindh
15.	Mrs. Ameena Saiyid,	OBE Managing Director, Oxford University Press, Karachi (Member of the Board)	Sindh
16.	Mr. Tahir Hameed	Managing Director, Wilson's Pharmaceuticals, Islamabad (Member of the Board)	Punjab
17.	Mr. Najam Aziz Sethi	Editor, Friday Times, Lahore (Member of the Board)	Punjab
18.	Mr. Muhammad Yasin Tahir	Director General, IPO-Pakistan, Secretary to the Policy Board (Member of the Board)	Punjab

PUBLIC PROCUREMENT REGULATORY AUTHORITY

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Mr. Tanwir Ali Agha	Secretary, Finance Division(Chairman) Official Member	Punjab
2.	Mr. Shahab Anwar Khawaja	Secretary, M/o Industries & Production Official Member	Punjab
3.	Lt. Gen ® Shahid Siddiq Tirmizey	Secretary, Defence Production Division Official Member	Punjab
4.	Mr. Ashfaq Mahmood	Secretary, M/o Water and Power Official Member	Punjab
5.	Mr. Abdur Rauf Chaudhry	Secretary, M/o Housing and Works Official Member	Punjab

6.	Mr. Tariq Mahmud	Secretary, M/o Communications Official Member	Punjab
7.	Mr. Javed Hussain	Private Member	Sindh(U)
8.	Syed Nizam Ahmed Shah	Private Member	Sindh(U)
9.	Mr. Munnawar Hamid	Private Member	Sindh(U)
10.	Mr. Muhammad Khalid Javed	Member/Secretary	Punjab

NATIONAL ACCOUNTABILITY BUREAU

Sr. No.	Name	Designation	Domicile
1.	Lt. Gen (Retd) Shahid Aziz	Chairman	Islamabad

5. **Mr. Abdul Raziq:** (Notice received on 31-01-2007 at 14:25 p.m.)

Will the Minister for Finance and Revenue be pleased to state:

(a) the inter bank rate of rupee since 1st July, 2006 indicating also the estimated rate on 30th June, 2007; and

(b) the rate of US dollar and Euro in Pak. rupee since 1st July, 2006?

Reply not received.

[The House then adjourned for Maghrib prayers]

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس دوبارہ زیرصدارت جناب چیئرمین جناب محمد میاں سومرو شروع ہوا۔)

جناب چیئرمین: السلام علیکم۔ Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: سید دلاور عباس صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ ۱۶ اور ۱۹ فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سردار محمود خان ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۶ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ سبینہ رؤف ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۶ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد اسحاق ڈار نے ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب شجاع الملک نے ناسازی طبع کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر خالد محمود سومرو ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۶ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد طلحہ محمود ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۹ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر کوثر فردوس نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۹ اور ۲۰ فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ایس ایم ظفر ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۶ فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب سکندر حیات بوسن نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں اس لیے مورخہ ۲۱ فروری تک اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

سردار یار محمد رند نے اطلاع دی ہے کہ وہ بلوچستان کے سرکاری دورے پر ہیں۔ اس لیے حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

جناب ظفر اقبال وڑائچ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ناسازی طبیعت کی بنا پر آج مورخہ ۲۰ فروری کو اجلاس میں شرکت -------- کررہے ہیں --

We will continue. Item No. 3 is not being laid today. So, we will take up the discussion on the economic and financial situation.

(مداخلت)

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Sir, I shall just take two or three minutes, not more than that.

جناب چیئرمین: جی۔

POINTS OF ORDER

RE: DETERIORATING LAW AND ORDER SITUATION IN THE COUNTRY

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I think, I will like to first start of by saying that may be it appears that the ides of March have set-in in the month of February.

جناب چیئرمین! پچھلے دو ہفتوں میں 6 سے زائد خودکش بم حملے ملک میں مختلف مقامات پر ہوئے ہیں اور آج نہایت افسوس کے ساتھ مجھے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ ہم متحدہ اپوزیشن اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں کہ گوجرانوالہ میں ایک sitting Minister کو کھلی کچہری میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اگر law and order کا یہ حال ہے کہ Ministers بھی محفوظ نہیں ہیں تو حکومت کی writ کس حد تک ہے اور کہاں ہے وہ ایک سوالیہ نشان ضرور بنتا ہے۔ ابھی ہم اسی چیز کو bemoan کر رہے تھے کہ ٹیلیویژن پر پھر خبر آئی کہ وفاقی وزیر جناب یار محمد رند صاحب کے قافلے پر حملہ ہوا ہے لیکن شاید اللہ کی مہربانی سے کسی کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ ایک دن میں government functionaries اور sitting Ministers پر اتنے واقعات اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ حکومت totally collapse ہو گئی ہے اور اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین! شیخ صاحب یہاں پر موجود ہیں، میں نے سنا تھا آج انہوں نے نیشنل اسمبلی میں بڑا تفصیلی بیان دیا ہے۔ ایک بات تو ریکارڈ پر کل بھی ہم لائے تھے اور آج بھی ہم لاتے ہیں کہ جو act of terrorism سمجھوتہ ایکسپریس کے ساتھ ہوا، اس کی ہم متحدہ اپوزیشن سختی کے ساتھ مذمت کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ sentiment across the divide ہے، یہ صرف اپوزیشن کا sentiment نہیں ہے۔ یہاں پر یہ بھی بات بڑی واضح ہے کہ یہ انڈین حکومت کی responsibility تھی کہ وہ security provide کریں اور security کو look after کریں لیکن بدقسمتی سے وہ نہیں کر سکے۔ جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ساتھ ایک اور بات جو واضح ہوتی ہے وہ یہ کہ جو متضاد بیانات حکومت کی طرف سے آئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ

صاحب نے بالکل درست بات فرمائی کہ حکومت ہندوستان کی طرف سے مکمل تعاون نہیں تھا اور رات کو telephones بند کر دیئے گئے اور وہ ان سے communicate نہیں کر پائے۔ دوسرا یہ کہ اسی floor پر تھوڑی دیر کے بعد وزیرمملکت for Foreign Affairs آئے اور انہوں نے ایک ایسی picture paint کی کہ جی بہت تعاون ہو رہا ہے اور حکومت ہندوستان out of the way جا کر اس مسئلے پر تعاون کر رہی ہے۔ شیخ صاحب اور Leader of the House یہاں پر موجود ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو actual صورتحال ہے وہ پاکستان کے عوام کے سامنے آنی چاہیے کہ کتنا تعاون ہو رہا ہے اور بات ابھی کہاں تک پہنچی ہے۔

یہاں پر یہ بھی بات ٹیلیویژن کے ذرائع سے ابھی سامنے آئی ہے کہ حکومت ہندوستان نے اس کی responsibility شاید کسی Islamist تنظیم پر رکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ واقعہ انہوں نے کیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے پہلے حکومت ہندوستان کو چاہیے کہ وہ پاکستان کے ساتھ تمام information share کرے تاکہ یہ بات substantiate ہو کہ یہ واقعہ کس نے کیا ہے؟ کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہندوستان کے اندر بھی بہت سے ایسے انتہاپسند موجود ہیں جو کہ peace process کو اور پاکستان کے ساتھ normalization کے process کو آگے بڑھتا ہوا نہیں دیکھ سکتے اور انہوں نے مختلف اوقات میں اس process کو condemn بھی کیا ہے۔ لہذا، میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کو اتنی جلدی ایسے conclusions پر نہیں آنا کہ وہ پاکستان کو ان تمام informations سے آگاہ کرے تاکہ یہ بات سامنے آئے کہ درحقیقت یہ واقعہ کس نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! اب آخر میں، میں آپ کی توجہ چاہوں گا کل جو بیانات دیے گئے اور کہا گیا جو ہمارا ایک ongoing مسئلہ ہے، میں اس میں صرف ایک منٹ لوں گا، آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ پھر بحث نے آگے بڑھنا ہے۔ جناب چیئرمین! کل بہت سی باتیں کی گئیں، 77 کے انتخابات کی بھی بات کی گئی، میں اس میں نہیں جانا چاہتا، اگر 77 کے انتخابات ہیں تو mother of all دھاندلی local bodies elections بھی تھے جس پر اس حکومت نے preside کیا۔ اس بات کو ایک side پر رکھتے ہوئے میں facts کی طرف آتا ہوں۔ یہ کہا گیا کہ MNA عذرا پلیجو صاحبہ نے اس دن 10 تاریخ کو کوئی written complaint

SHO کو نہیں دی اور وہ Session Court میں چلی گئیں۔ لہذا' SHO بے چارہ کچھ کر نہیں سکا۔
جناب چیئرمین صاحب! یہاں پر میرے پاس وہ miscellaneous application ہے جو MNA عذرا پیچو صاحبہ نے اس دن 10 تاریخ کو in the Court of Session Judge جامشورو جمع کروائی اور انہوں نے SHO کو party بنایا اور accused کو mention کیا۔ انہوں نے پورے واقعات اس application میں دیے' میں صرف آپ کو paragraph 4 جو دو لائنوں پر مبنی ہے' وہ پڑھ دیتا ہوں "that I approached the concerned SHO opponent in this application for lodging FIR regarding the said incident but he avoided to register the FIR". جب SHO نے FIR درج کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے بعد ان کے پاس کوئی اور راستہ نہیں تھا کیونکہ اگر وہ اس وقت Session Court میں اپنی درخواست جمع نہ کرواتی تو پھر ہمیں یہ کہا جاتا کہ جی SHO سچا ہوتا اور Parliamentarian جھوٹا ہوتا اور کہا یہ جاتا کہ آپ نے کہیں پر بھی کوئی attempt نہیں کی۔ لہذا' ہمارے پاس جو دوسرا راستہ available تھا' ہم نے وہ کیا اور وہاں پر بجائے اس کے کہ Session Judge direction کرتا' اس نے inquiry order کر دی اور آج دن تک وہ FIR lodge نہیں ہوئی۔ DPO کی طرف سے یہ messages بھیجے جا رہے ہیں کہ جو ایک صوبائی وزیر اس میں named ہے' اگر آپ اس صوبائی وزیر کے نام کو اس FIR سے حذف کر دیتے ہیں تو ہم FIR lodge کرنے کے لیے تیار ہیں ورنہ یہ matter as it is چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں دوسری بات آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں' یہ بھی کہا گیا کہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے' میں نے پہلے دن بھی کہا تھا کہ I will be the last person to mislead this House, تین اور FIRs ہیں جو میرے پاس یہاں پر موجود ہیں۔ ایک Police Station کوٹری کی ہے اور دو Police Station چھاچھرو کی ہیں۔ ایک جو کوٹری Police Station کی ہے' وہاں پر ہمارا جو PS-71 کا candidate تھا' اس نے بھاگ کے اپنی pre-arrest bail High Court سے کروائی۔ باقی لوگ جو اس FIR میں nominated ہیں' وہ absconding ہیں' دوسری FIR کے اندر بھی یہی صورت حال ہے' وہ لوگ ابھی police کے ہاتھ نہیں آئے ہیں' ان کے لواحقین کو اٹھا کر لے گئے ہیں اور ان کے لواحقین کو حبس

سے جا میں مختلف تھانوں میں رکھا ہوا ہے۔ میں نے یہ بات floor of the House پر پہلے دن کہی تھی، مشاہد حسین سید صاحب نے فرمایا تھا اور Minister of State for Parliamentary Affairs, اس وقت موجود نہیں ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ we will get back to you after the week end لیکن شاید وہ بھی بے بس ہیں۔ They have not gotten back to us because normally both of these gentlemen are very accommodating and they try and put things right. لیکن چونکہ ابھی تک انہوں نے کوئی contact نہیں کیا، کوئی مثبت پیش رفت اس سلسلے میں نہیں ہوئی ہے لہٰذا میں مجبور ہوں کہ جو ہماری stated position تھی اس کو میں maintain رکھوں اور پاکستان پیپلز پارٹی (پارلیمینٹیرنز) کے جو ممبران ہیں وہ آج کی جو مزید کارروائی میں حصہ لینے سے قاصر ہیں and we walk out from the House. Thank you.

(اس موقع پر کچھ ارکان واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Chairman: If the Ministers have some statement?

جی گلشن سعید صاحبہ۔

RE: HEINOUS ACT OF TERRORISM IN SAMJHOTA EXPRESS.

سینیٹر گلشن سعید: یہ جو کل حادثہ ہوا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ حکومت پاکستان، Foreign Office نے بڑا mild سا جواب دیا ہے۔ جو لوگ انڈیا سے پاکستان یا پاکستان سے انڈیا جاتے ہیں ہماری حکومتوں کا یہ فرض بنتا ہے ان کی حفاظت کریں۔ جو لوگ گئے ہوئے تھے وہاں پر وہ سارے پاکستانی تھے اور کچھ انڈین بھی تھے جو کہ سارے مسلمان تھے جو ادھر آنا چاہ رہے تھے۔ ان کو جس طریقے سے بند کر کے انہوں نے آگ لگائی ہے یہ ایک بہت ہی، میرا خیال ہے دل خراش اور بہت ہی خوفناک قسم کا حادثہ ہوا ہے کل جس کو ساری قوم نے ٹی وی پر دیکھا۔ اس کے بعد اس پر حکومت ہندوستان نے کسی قسم کا cooperation نہیں کیا حالانکہ یہ ان کا فرض بنتا تھا۔ لوگوں کو بوگیوں میں بند کر کے اس طرح جلانا یہ بڑا ایک غلط message آیا ہے۔ ٹھیک ہے ہم ان کے ساتھ confidence building measures کر رہے ہیں لیکن

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک ہو۔ ہمارے لوگ اور کھلاڑی بھی ادھر جاتے ہیں businessmen بھی جاتے ہیں۔ لوگ سیر و تفریح کے لیے بھی جاتے ہیں۔ اپنے مقدس مقامات پر بھی جاتے ہیں۔ وہ بھی ادھر آتے ہیں۔ ابھی دو سو یاتری یہاں کل کہار پرسوں ترسوں آئے ہوئے تھے۔ ہم لوگ خود بھی وہاں پر گئے ہیں اور ان کو بڑی عزت سے بٹھایا ہے۔ ان کو look after کیا ہے، ان کو ٹھہرایا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کو ہم easy نہیں لے سکتے۔ تعلقات اپنی جگہ پر مگر لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا انڈیا کا فرض ہے جو یہاں سے وہاں جائے اور جو وہاں سے یہاں آئے وہ حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ جی یہاں دہشت گردی ہے۔ اب وہاں پر دہشت گردی ہوئی اس کا بھی الزام ہم پر لگایا جاتا ہے۔

جناب والا! میں سمجھتی ہوں کہ اس پر بڑا strong قسم کا message انڈیا کو جانا چاہیے کیونکہ اب تک تین سال میں میرے خیال میں، یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے، کوئی اختلاف کرے تو کرے اس سے، مگر میں سمجھتی ہوں کہ سیاچین سے لے کر بگلیہار ڈیم تک ہم ان کے ساتھ کچھ بھی settle نہیں کر پائے ہیں۔ سب سے پہلے جو مسئلہ ہمارا ہے اس پر بات ہو جائے، پہلے کشمیر پر بات ہو پھر اس کے بعد آنا جانا شروع ہو۔ بے گناہ لوگوں اس طرح جلا دینا یا مارنا میرا خیال ہے modern دنیا کا یہ بدترین واقعہ ہے جو میں نے دیکھا اور سوچا کہ کیا لوگ اتنے ظالم ہو سکتے ہیں کہ لوگوں کو زندہ جلا دیں۔ ان بے چاروں کا کیا قصور تھا؟ وہ اپنے عزیزوں سے ملنے گئے ہوئے تھے اور حکومت ہندوستان کو اس کی پوری ذمہ داری لینی چاہیے جناب والا۔ ان کو ان لوگوں کی جو وہاں جاتے ہیں ان کی پوری ذمہ داری لینی چاہیے۔ یا تو یہ سمجھوتہ ٹرین بند کر دیں، یہ مونا باؤ کھوکھرا پار بھی بند کر دیں تاکہ کوئی آئے اور نہ جائے۔ اگر آتے جاتے ہیں تو جو لوگ وہاں سے آتے ہیں ان کی ذمہ داری ہم پر پڑتی ہے اور جو وہاں جاتے ہیں ان کی ذمہ داری ہندوستان پر پڑتی ہے۔ میں اس میں آپ سے التجا کروں گی کہ اس کو Foreign Affairs Committee میں بھیجا جائے اور ہم لوگ Foreign Office سے پوچھیں، ان کے ساتھ مل بیٹھ کے اس کی تحقیق کی جائے، پتہ کیا جائے کہ کس نے یہ حادثہ کروایا ہے، کس طرح ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے؟

جناب والا! میں اس ہاؤس سے بھی التجا کروں گی کہ اس معاملے میں اپوزیشن کے

لوگ اور Government benches کے لوگ بھی مل بیٹھ کے غور کریں تاکہ اس طرح کے واقعات جو ہوتے ہیں وہ آئندہ نہ ہوں۔ اس پر بھی سارے سوچیں اور اس پر کوئی فیصلہ کریں کہ انڈیا کو سخت message جانا چاہیے کہ اس طرح نہ ہو کہ وہ ہمارے لوگوں کو جلا کے بھجوا دیں جس طرح انہوں نے کیا ہے اور اس پر انہوں نے کوئی cooperation بھی نہیں کیا جیسا کہ وزیر صاحب نے ٹیلی ویژن پر کہا اور چھ گھنٹے انہوں نے train بھی روکے رکھی حالانکہ بار بار یہ کہا جا رہا تھا کہ اس کا وہاں پر رکنا ٹھیک نہیں ہے مگر انہوں نے کوئی cooperation نہیں کیا۔ جناب والا! میری استدعا ہے کہ آپ اس کو Committee میں بھیجیے۔ شکریہ۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب والا ٹرین کے حادثے پر ہم بھی ------

جناب چیئرمین: اس طرح اس پر ایک debate شروع ہو جائے گی۔ Point of order پر اگر آپ سب اس طرح بولیں گے تو پھر کارروائی کیسے چلے گی۔ میرے خیال میں point آ گیا ہے، اب جواب سن لیتے ہیں۔ اپوزیشن کی طرف سے ایک point raise ہو چکا ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی ایک ہو گیا۔

شیخ رشید احمد (وفاقی وزیر ریلوے): جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور رضا ربانی صاحب جو قائد حزب اختلاف ہیں، ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ واقعہ ہوا، پرسوں تو علی الصبح ہمیں اطلاع دی گئی اور ہم نے اسی وقت سے کوشش کی کہ معاملات ٹھیک ہوں اور Prime Minister صاحب President صاحب اور سب لوگوں کو اس صورت حال سے آگاہ کیا ہم اس واقعہ کو condemn کرتے ہیں۔ اس کی security خالصتاً انڈیا کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ خاص طور پر mark ہے سمجھوتہ ایکسپریس اور تھر ایکسپریس۔ وہ لوگ جو تعلقات کو خراب کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے اسے target بنایا ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں انہوں نے ہمیں official اطلاع دی وہ 66 تھے، ایک لڑکا حارث آج دہلی کے ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گیا اور اس میں حکومت کی طرف سے جاں بحق ہونے والوں کے لیے پانچ لاکھ روپیہ ہر فرد کے لیے اور زخمیوں کے لیے ایک لاکھ روپے کا وزیر اعظم صاحب نے اعلان کیا۔ جو اختلاف کی بات کرتے ہیں، اختلاف نہیں ہے۔ State Minister صاحب زیادہ well

informed ہوں گے، کیونکہ Foreign Ministry میں fresh information ہوتی ہے۔ میں اس House میں اور کوئی ایسی statement نہیں دے سکتا جس میں میرے پاس dead bodies confirm نہ ہوں۔ انہوں نے جو بیان دیا ہے، جس پر ابھی ہر طرف شور ہے، انہوں نے 49 کا بیان دیا ہے کہ بائیس پاکستانی ہیں اور 27 Indians identify ہوئے ہیں۔ میرے پاس ابھی بھی وہی تیرہ کی اطلاع ہے کہ تیرہ لوگ identified ہیں اور اس میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ Information کی بات ہے۔ ان کے پاس زیادہ بہتر information ہو گی۔ ریلوے کا ماحول ذرا ایسا ہے کہ information پہنچتے پہنچتے، آپ کو پتا ہے، کہ delay ہو جاتی ہے لیکن Foreign Office کا رابطہ ذرا زیادہ direct ہوتا ہے۔ سو وہی list میں جناب چیئرمین کو بھی دے رہا ہوں، میڈیا کو بھی کیونکہ میں وہ لسٹ دے سکتا ہوں اور اس میں سے بارہ dead bodies ہیں ان کے رشتے دار لے کر آ رہے ہیں۔ ان کا ہم نے بندوبست کیا ہے۔ ہم نے ایک ایکسپریس ٹرین، سلیپر تیار رکھی ہوئی ہے ، C-130 بھی تیار ہے لیکن جو زخمی ہیں ان کی حالت ایسی ہے۔ ڈاکٹرز یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی condition اتنی خراب ہے کہ کم از کم اڑتالیس یا باون گھنٹے تک انہیں move نہ کیا جائے لیکن Embassy کا ڈاکٹر بھی وہاں موجود ہے۔ میں نے پرائم منسٹر صاحب سے کہا کہ آپ فوری High Commissioner کو بھیجیں۔ High Commissioner پانی پت گئے اور وہاں کے لوگوں نے بہت اچھا سلوک کیا۔ میں یہ کہوں گا کہ جالندھر اور پانی پت کے لوگوں نے، مسافروں نے بتایا کہ بہت اچھا سلوک کیا۔ Indians نے واقعی کل اپنے فون off رکھے۔ ہمیں سچی بات کرنی چاہیے اور یہ بات غلط ہے کہ ہم لیٹ تھے۔ کوئی لیٹ ہوئے نہیں تھے۔ ہمیں بالکل صاف بات کرنی چاہیے کہ یہ جو سمجھوتہ ایکسپریس ہے، اٹاری سے کل فاصلہ زیادہ سے زیادہ، پانچ منٹ کا ہے واہگہ بارڈر تک۔ دس منٹ لگالیں۔ ڈیڑھ کلومیٹر، دو یا تین کلومیٹر کیا فاصلہ ہوتا ہے۔ انہوں نے چھ بجے وہاں سے ٹرین relieve کی اور وہ بھی میں نے پرائم منسٹر صاحب نے، من موہن صاحب آپ دیکھیں کہ اتنے highest level پر میں نے کوشش کی ہے کہ پرائم منسٹر نے من موہن سنگھ صاحب سے بات کی اور پھر ریلوے کے چیئرمین خود گئے ہوئے تھے جائے حادثہ کو دیکھنے کے لیے۔ انہوں نے کہا، پھر وہ ٹرین چلی۔ ہم نے رات اپنی سندھ ایکسپریس کو بھی لیٹ کیا۔ تمام لوگوں کو جو کچھ ہماری حیثیت تھی، جو

ریلوے کر سکتا ہے free ان کو ٹکٹ دیئے سب passengers کو اور جو رات رہنا چاہتے تھے' ان کی رہائش کا بندوبست کیا۔ میں خود وہاں پر موجود تھا اور آدھا گھنٹہ میں واہگہ پر خود رہا۔ ان کو لے کر ساتھ آیا اور بعض لوگوں کو شالیمار ایکسپریس سے بھیجا ہے۔ اگر کوئی اطلاع ہمیں ملی تو ہم میڈیا کے ذریعے سے عوام تک پہنچائیں گے' میں Foreign Office کی اطلاع کو بھی درست سمجھتا ہوں' وہ ٹھیک کہتے ہوں گے۔ کیونکہ ہمیں لوگ بہت تنگ کر رہے ہیں جناب چیئرمین! لیکن میں وہی list دے سکتا ہوں جو انڈین ریلوے نے دی یا پاکستانی High Commission سے میں confirm کر کے دے سکتا ہوں' Foreign Office میرا خیال ہے list جاری کر دے گا' 49 لوگوں کی۔ میرے پاس وہی تیرہ آدمی dead ہیں۔ میرے پاس identified آدمی نہیں ہیں تو یہ میں ایوان کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ جذبات یہ ہیں اور میں رضا ربانی صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہمیں تعلقات آگے بڑھانے چاہئیں اور اسے condemn کرنا چاہیے اور یہ تفتیش دونوں ایجنسیوں کو مل کر کرنی چاہیے۔ اس investigation کو انڈین جلد مکمل کریں اور ہمیں بتائیں کہ اس کے محرکات کیا ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس کے محرکات آنے کے بعد Foreign Office اس پر اپنا کوئی بیان جاری کرے گا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جی وڑائچ صاحب۔

چوہدری ظفر اقبال وڑائچ (وزیرمملکت برائے داخلہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں بات کروں گا اس المناک اور افسوسناک واقعہ کی جو آج گوجرانوالہ میں ایک کھلی کچہری کی تقریب میں پیش آیا جس میں ایک صوبائی وزیر محترمہ ظل ہما عثمان کو گولی سے ہلاک کیا گیا۔ وہ مسلم لیگ ہاؤس گوجرانوالہ میں تقریباً سوا بارہ کے قریب ایک تقریب میں پہنچیں تو reception line میں کھڑے ایک مولوی سرور مغل نامی آدمی نے اچانک ان پر فائر کیا جو ان کے سر میں لگا۔ انہیں فوری طور پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے لاہور منتقل کیا گیا اور دوران آپریشن وہ انتقال کر گئیں۔ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔ وہ آدمی موقع پر گرفتار ہو چکا ہے۔ اس کی تفتیش جاری ہے۔ مزید تفصیلات جو آئیں گی اس سے House کو آگاہ رکھا جائے گا۔

دوسری بات جناب چیئرمین! ہماری کوئی ضد نہیں ہے کہ ہم کسی کا مقدمہ درج نہ کریں۔ گو کہ وہ صوبائی معاملہ ہے لیکن ہمارا یہ فرض بنتا ہے آپ کے حکم پر کہ وہاں سے تفصیل لے کر رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ میں دیانتداری سے کہہ رہا ہوں کہ کسی MNA پر فائرنگ ہو اور ہم مقدمہ درج کرنے سے گریز کریں یا اس میں تعاون نہ کریں یہ قطعاً ممکن نہیں۔ میں نے کل بھی اس floor پر یہ کہا تھا کہ ڈاکٹر عذرا نہ صرف ممبر قومی اسمبلی ہیں' ہمارے لیے قابل احترام بہن ہے لیکن یہ ریکارڈ کی بات ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ Leader of the Opposition یہ بات کرکے چلے جاتے ہیں لیکن وہ بات سن کر تو جائیں۔ میں نے کل بھی کہا تھا اور میں آج بھی اس بات پر قائم ہوں۔ آپ قومی اسمبلی سے ریکارڈ منگوا کر دیکھیں کل کی کارروائی کا کہ خود ڈاکٹر عذرا صاحبہ نے وہاں یہ کہا تھا کہ جب میں نے سیشن جج کو درخواست دے دی تو میں پولیس کے پاس کیوں جاتی۔ ذرا آپ یہ ریکارڈ کی بات دیکھیں تاکہ صحافیوں کو بھی علم ہو اور پورے ممبران کو بھی یہ علم ہو کہ انہوں نے پولیس کو کوئی written complaint نہیں کی۔ ہاں وہ ایک دوسرا طریقہ کار جو آپ بھی جانتے ہیں کہ پہلے ہائی کورٹ کے پاس یہ اختیار ہوتا تھا اب سیشن کورٹ کے پاس یہ اختیار ہے کہ سیشن کورٹ کے پاس ایک complaint جاتی ہے یا petition دائر کی جاتی ہے کہ جناب! میرا مقدمہ درج کیا جائے۔ یا تو پھر سیشن جج صاحب حکم فرما دیں لیکن سیشن جج صاحب نے کل تک comments منگوائے تھے۔ میں آج بھی کہتا ہوں کہ وہ ذاتی طور پر جاکر تحریری درخواست دیں یا ان کی طرف سے کوئی اور آدمی دے تو وہ مقدمہ درج ہو جائے گا یا پھر سیشن جج حکم دے دیں۔ رضا ربانی صاحب کی یہ بات اور ایک درخواست دکھانا اور یہ کہنا کہ یہ انہوں نے پولیس افسر کو دی تھی۔ جناب! یہ زیادتی ہے۔ یہ ایسے نہیں ہوا۔ میں کل بھی یہاں کہہ کر گیا ہوں اور میں آج بھی کہتا ہوں کہ اگر وہ تحریری طور پر درخواست دیں تو ان کی FIR ضرور درج ہوگی بلکہ میں نے کہا تھا کہ پولیس کی طرف سے پہلے ایک FIR درج ہے کہ Presiding Officer کے کام میں مداخلت کی گئی ہے اور وہاں گولیاں چلی ہیں۔ وہاں کی حکومت نے تسلیم کیا ہے۔ صرف اس طرح کی بات کرنا اور پھر بائیکاٹ پر جانا اچھی بات نہیں ہے۔ میں اس کا ثبوت دینے کے لیے تیار ہوں اور ان سے قطعاً زیادتی نہیں کی جائے گی۔ جناب چیئرمین! ہوتا یہ ہے' ہم سب سیاسی ورکر ہیں' میں کسی کی وکالت نہیں کرتا' یہ زمینی حقائق ہیں۔ الیکشن والے

دن عجیب حالات ہوتے ہیں۔ دونوں طرف کے ورکرز جذباتی ہوتے ہیں تو اس دوران کچھ واقعات ساری دنیا میں یا اس ملک میں بھی ہر الیکشن میں ہوتے ہیں لیکن اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی MNA پر اگر فائرنگ ہو جائے تو اس کا مقدمہ درج نہ کیا جائے۔ جونہی ان کی written complaint جائے گی یا سیشن جج صاحب کی طرف سے حکم آئے گا تو ان کا مقدمہ ضرور درج کیا جائے گا۔ مہربانی۔

FURTHER DISCUSSION ON BUDGETARY PROPOSAL

Mr. Chairman: We will now take up the discussion on the suggestions for the budget. The first speaker for today will be Mr. Nisar Memon.

سینیٹر نثار احمد میمن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: And I will urge all speakers please to abide by the time limits.

Senator Nisar Ahmed Memon: I shall try Mr. Chairman. The budget of any country is the plan of the government to reflect the expressions of the people to defend the motherland through economic management. When we talk of the defence of the country certainly the first and foremost thing that comes to the mind is freedom through the democracy, freedom of the media and the freedom to defend the weak sections of the society. In addition to all that freedom we must also be able to defend the territorial integrity of the country. *Alhamdulillah*, if we look back in the last eight months of this budget year we find that the Government of Pakistan has been able to defend the territory of Pakistan effectively.

We have also seen that the country is practising democracy, the media is free. There are all instances here and there where there are voices, where media may have been affected but by and large media is free and we have also introduced the laws to defend the women of Pakistan which were hither to under suppression by the various stronger elements of the society. We also have very strong defensive deterrence policy which has kept enemy away from the land of Pakistan.

Mr. Chairman! I want to congratulate this House for taking this very important democratic step to empower itself to discuss the budget because the President Musharraf empowered this House by the amendments that were approved by this very House where the budget was presented simultaneously but now we have empowered ourselves. I must recall that on 14th February, 2006 I wrote to the Chairman of the Finance Committee urging him to start the meeting last year so that we could have a pre-budget session. Subsequently on the 19th October again I reminded him. Sir, I am very pleased that now the House has taken this upon itself which is far more stronger and therefore, I must congratulate the leaders of different parties who have taken this decision.

In the last eight months this country has been threatened continuously, threatened by the international terror. On our north western frontier, we have a very weak country and the government there I rather say ---, and this country is aggressive also on the eastern borders we continue to find causes which are disturbing, although the peace process of negotiation has started and on the western frontiers we have

the country which has been threatened by one of the super powers not the one but that the only super power, America I am referring to Iran.

Mr. Chairman! this is the scenario in which the framers of the budget have to come down on the table and work out a fair budget which responds to these challenges and I must say this Government of President Musharraf under the economic management of the Prime Minister has managed the economy so well that we believe it will take Pakistan to greater height in future also. Pakistan today has a GDP growth of about 7% in the last three years it has been 7.3 percent but it is likely to grow further. We have also seen that this GDP, despite the fact that there was earthquake in 2005 there has been oil prices and there has been consistently inclement weather. Now all of this also resulted in the investment in Pakistan. The foreign direct investment of over 3.5 billion dollar Mr. Chairman is 2.7% of GDP which was in the last year.

This year it is expected that the foreign investment is likely to be 6 billion dollar, this is inspite of the fact that terror continues to attack in various parts of Pakistan even outside the Pakistan, in the Samjhota Train but the will of the Government and the people of Pakistan for the defence of the country and economic management of the country has given the confidence to the investors outside to continue on this. We have also been able to achieve the large fiscal deficit of 7% has been reduced now to 3.5% in the last seven years. I think, all of this must mean translating it for trickle down effect to the people of Pakistan. I think, this is the challenge that the economic managers will face in framing the budget for

the coming year and to bring the quality of life to the people and in an environment which is already a free environment.

Now, the current economic strength gives us the confidence that we will be able to achieve all of these challenges. Now, let me also indicate that the vision of Quaid-i-Azam, the dream of Allama Iqbal has yet to be achieved empowering the poor people and this will be achieved by the will of the people and of all the parliamentarians that are participating in this particular session. I recommend the following five points as guiding principales to be kept in the minds of the framers of the budget of next year.

1. Focus on the common man and I will elaborate on this.
2. Development of all the areas of Pakistan.
3. Strong defence of frontiers and internal security.
4. More steps towards food energy and security for the country.

Lastly, investment in the environmental friendly projects. With the above purposes, let me suggest what is needed in framing the budget of next year. I think, No. 1, in framing the budget is that

غریب لوگوں کو ہمیں روزگار مہیا کرنا پڑے گا۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ پاکستان میں زیادہ تر لوگ غریب ہیں۔ ہمیں وہ ساری سکیمیں جو روز گار مہیا کرتی ہیں ان کو strengthen کرنا ہوگا پچھلے سال آپ نے دیکھا کہ حکومت نے اس مد میں بڑے پیسے رکھے تھے مگر میرا یہ خیال ہے کہ زیادہ کی ضرورت ہے کیونکہ ابھی تک عوام کے مسائل موجود ہیں اور ہم نے حکومت کو دیکھا ہے کہ اس نے جس تیزی سے کام کیا ہے۔ انشاء اللہ ہم یہ چاہیں گے کہ جیسے خوشحالی بنک ہے اس طرح کے پرائیویٹ سیکٹر میں جو بنیک ہیں ان کو دیکھا جائے کہ وہ کس طرح سے بہتر

کام کر رہے ہیں تا کہ حکومت اس کام کو آگے لے جائے۔

عوام سے رابطے میں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اس پاکستان میں ایسے لوگ ہیں جو 4000/ روپے کے جو قانونی minimum wages ہیں وہ نہیں دے رہے ہیں ۔ میرے خیال میں حکومت کو اس نکتے کو یقینی بنانا پڑے گا تاکہ working class کے جو غریب لوگ ہیں ان کی minimum wages ان کو ملیں۔ میں سمجھتا ہوں وہ بھی کم ہے اس کو بڑھانا چاہیے۔ یقیناً 5000/ تک جانا چاہیے کیونکہ ہماری جو inflation accepted ہے اس کے حساب سے بہتر ہوگا jobs کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ technical vocational training کے جو انتظامات حکومت نے کیے ہیں ان کو مزید مستحکم کرنا ہوگا۔ اس وقت حکومت کو چاہیے کہ خود اپنے پروگرامز کو لے کر چلے لیکن جو پرائیویٹ ادارے یہ کام کر رہے ہیں ان کو support کرے اس وقت اس کے لیے پیسے رکھنے ہوں گے تاکہ غریب عوام کو نہ صرف روزگار کے لیے پیسے ہوں بلکہ اگر وہ training حاصل کریں گے تو ان کے لیے بہتر مواقع آئیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولتیں' جو کہ اعلان شدہ ہیں' ان پر نظرثانی کرنی پڑے گی اور لوگوں کو صاف پانی پلانے کے لیے اور ان کی health care کے لیے ،صحت کے لیے ان کی education کے لیے، ہمیں زیادہ پیسے رکھنے پڑیں گے۔ یہ خوشحال پروگرام ترقی کے لیے جو آیا ہے' اس میں ہماری پارلیمنٹ سے بھی کچھ پیسہ گیا ہے اس کو ہمیں بڑھانا پڑے گا اور یقیناً پارلیمنٹرین کے لیے جو فنڈز دیے گئے ہیں اس کو مزید آگے بڑھانا پڑے گا تاکہ وہ directly اس میں حصہ لے سکیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ inflation جو بڑھی ہے اس کی وجہ سے common man کو بھی relief دینا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ food security کے لیے ممکن ہے۔ حکومت یہ سوچے کہ یہ food stamps کا جو concept ہے اگر اس کو consider کریں تو جو بھی prices بڑھی ہیں تو اس کو contain کیا جائے گا۔ غریب آدمی پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔ غریب آدمی کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے ساتھ انصاف ہونا چاہیے۔ آج انصاف نہیں ہو پاتا۔ اس لیے نہیں ہو پاتا کہ ہمارے ہاں judges ہیں' ہمارے ہاں judiciary ہے' magistrates ہیں مگر ناکافی ہیں۔ اگر ہم مقدمات کو دیکھیں تو مجھے یقین ہے کہ سپریم کورٹ ہو' ہائیکورٹ ہو' ان میں بہت سارے مقدمات پڑے ہیں۔ پچھلے سال حکومت نے ان کے expenses بڑھائے ہیں

اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت حکومت نے یہ جو budget call circular ہے اس فروری کے آخر تک انہوں نے expenditures وغیرہ مانگے ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ اگر expenditure آ گئے ہیں تو ان کو دیے جانے چاہییں تاکہ غریب آدمی کے ساتھ انصاف ہو سکے۔ Middle class کو protect کرنے کے لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت نے جو taxes کا نظام رکھا ہے اس کو مزید آگے لے جانا پڑے گا۔ پچھلے سالوں میں بہت اچھی ابتدا ہو چکی ہے، اس کو مزید مستحکم کرنا پڑے گا۔ اس وقت جس آدمی کی ایک لاکھ پچاس ہزار روپے سالانہ آمدنی ہے اس پر 1.2 per cent tax لاگو ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اس کو ہٹا کر zero per cent کرنا پڑے گا تاکہ inflation کا جو اثر غریب middle class پر ہو رہا ہے وہ نہ ہو۔ اس کے ساتھ جو پورا slab ہے یہ میرے پاس ہے میں اس کو اب نہیں لوں گا مگر میں یہ present کر دوں گا تاکہ یہ میری presentation کا حصہ بن جائے۔

یہ بھی ضروری ہے کہ غریب آدمی اب نوکری کہاں کرے گا؟ جب industries مستحکم ہوں گی تو ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کا structure مزید مضبوط ہوگا۔ اس سلسلے میں مجھے کراچی کی بزنس community کی طرف سے سفارشات ملی ہیں جو کہ کافی ساری ہیں اور میں یہ چاہوں گا کہ یہ بھی اپنی تقریر کا حصہ بنا لوں rather than یہ کہ اگر ان کو پڑھتا رہوں تو وقت زیادہ درکار ہوگا تو آپ کی اجازت سے اس کو بھی میں اپنی تقریر کا حصہ بنا لوں گا۔

اب میں development in all areas پر آتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ شمالی علاقہ جات جو اس وقت پاکستان کا غریب ترین علاقہ ہے اس میں مزید سرمایہ کاری کرنی پڑے گی۔ آزاد کشمیر کو بہتر کرنا پڑے گا تاکہ ہم ہندوستان کو بتا سکیں کہ کشمیر کا جو حصہ اس وقت پاکستان کے ساتھ منسلک ہے وہ کشمیر کے اس حصے سے بہتر ہے جس پر وہ قابض ہیں، لہذا کشمیر میں بھی ہمیں بہت زیادہ سرمایہ کاری کرنی پڑے گی۔ اس کے علاوہ قبائلی علاقہ جو صوبہ سرحد کا ہے اور سندھ اور پنجاب کے جو rural areas ہیں ان کو ہمیں ترقی دینی ہو گی۔

جناب والا! میں اس ایوان کو یاد دلانا چاہوں گا کہ اکتوبر 2004 میں صدر پاکستان نے شمالی علاقہ جات کو ایک پیکج دیا تھا، وہ بڑا کامیاب ہوا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ حکومت ایک اور پیکج بنائے جو صدر پاکستان کے نام سے package number 2 ہو تاکہ ہم وہاں کی ترقی میں

نمایاں کردار ادا کر سکیں۔

ہم اگر پاکستان کی development کی بات کرتے ہیں تو پیسہ اس کے لیے کہاں سے آئے گا۔ میں اس چیز کو سمجھتا ہوں اور یہ سوالات اٹھتے ہیں لہذا میں یہ کہوں گا کہ آپ direct taxes کو بڑھائیے کیونکہ indirect taxes سے inflation ہوئی ہے' اپنے net کو بڑھائیے۔ کیا وجہ ہے کہ پاکستان کے ڈاکٹرز جو کروڑوں روپے کماتے ہیں' ان کی طرف سے آپ کو ٹیکس نہیں ملتا ہے؟ جو بڑے بڑے وکلا ہیں جن کی فیسیں لاکھوں' کروڑوں میں چلی جاتی ہیں ان کی مد میں direct tax بڑھائیے۔ آپ انجینیئرز پر بھی ٹیکس بڑھائیے' آپ consultants پر ٹیکس بڑھائیے' یہ سسٹم آپ کو revenue scheme دے گا جو غریب آدمی کے لیے آپ employ کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ NFC Award کا صدر صاحب نے بڑا اچھا قدم لیا تھا کہ 45% تک لے گئے ہیں اور 55% پر لے جائیں گے۔ اس وقت ضروری ہے کہ وہ علاقے جو پاکستان کی ترقی میں revenue contribute کر رہے ہیں' ان کو زیادہ revenue ملنا چاہیے۔ یہ کہنا کہ وہ revenue head office سے ہے' تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا بھی ایک دفعہ تعین ہو جائے کہ کتنا revenue head office کی وجہ سے ملتا ہے اور کتنا direct taxes سے ملتا ہے۔ چونکہ یہ عذر بہت عرصے سے چلا آ رہا ہے اور یہ ناکام بھی ہے' سمجھ میں نہیں آتا ہے اس لیے کہ اب dry ports بھی بن چکی ہیں۔ Dry ports شمالی علاقہ جات سے لے کر لاہور اور پورے پنجاب میں اور سرحد میں موجود ہیں' صرف کراچی کی ہی بندرگاہ نہیں ہے۔ لہذا NFC Award کے لیے یہ 55% divisible pool بڑھایا جائے اور تیزی سے بڑھایا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ کرپشن نے ہماری جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں۔ کرپشن اوپر کے level پر نہیں ہے مگر ہم District level پر جاتے ہیں تو کرپشن ہے۔ ہمیں اس میں سخت ترین سزائیں دینی چاہیئں۔ اس سلسلے میں' میں یہ کہوں گا کہ قانون سازی کی اگر ضرورت ہے اور حکومت سمجھتی ہے تو اس کو قانون سازی ضرور کرنی چاہیے۔ میں یہاں تک کہوں گا کہ جو ہمارے development projects ہیں ان میں بھی کرپشن آئی ہے جس کو ہم نے ذاتی طور پر جا کر روکا ہے۔ یہ واقعات ہیں اگر حکومت چاہتی ہے تو ہم ثبوت دینے کو تیار ہیں۔

جناب والا! شمالی علاقہ جات کی جب بات کرتے ہیں تو وہاں پر gold reserves ہیں unexploited ہیں اور اگر ہم سندھ کی بات کرتے ہیں تو Thar coal کی صورت میں energy موجود ہے مگر آج تک اس میں کامیابی اس حد تک نہیں ہوئی ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ جب ہم Hydel thermal کی بات کرتے ہیں، لاکھوں کروڑوں اس مد میں ہمارے چلے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ کہوں گا کہ Thar coal project کے لیے tariff کا تعین ایسا کیا جائے تاکہ incentive ملے کیونکہ اس incentive سے یہ unexploited reserves جو پڑے ہوئے ہیں پاکستان کی energy میں ان کی contribution مزید بڑھے گی۔

Defence of the Frontier اور internal security کے لیے technical advancement اتنے ہوگئے ہیں کہ ہمیں اپنی فوج کو چاہے وہ آرمی ہو، نیوی ہو یا ائرفورس ہو ان کو اور equip کرنا پڑے گا تاکہ ہمارا دفاع اور بھی موثر ہوسکے۔ Intelligence Agencies کو دفاع کے لئے Internal Security کے لئے، اور کسی مقصد کے لیے میں نہیں کہہ رہا ہوں، اس کو مضبوط کرنے کے لیے ان کو ایسے equipments دیے جانے چاہئیں اور ان کا پھیلاؤ ایسا ہو کہ ہمیں تشدد آنے سے پہلے ہی پتا چل جائے کہ کوئی action ہونے والا ہے کیونکہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہمیں ان کو مضبوط کرنا پڑے گا۔

آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ privatization کا عمل جو حکومت نے شروع کیا ہے اس کو تیزی سے آگے لے جانا چاہیے ورنہ اس کا بوجھ ہمارے خزانے پر ہے۔ جب بوجھ خزانے پر پڑتا ہے تو وہ بوجھ غریب آدمی کی طرف transfer ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو foreign Trade ہے اس میں ہم نے دیکھا جیسا کہ ملائیشیا ہے وہاں پر اگر ہماری 80% exports وہاں سے یہاں ہو رہی ہیں تو ہماری صرف 20% ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اس کو ہمیں balance کرنا چاہیے پاکستان کی Armament Industry اتنی موثر ہے کہ اس سے ہمیں زیادہ export کے لیے کام کرنا چاہیے تاکہ اس مد میں بھی خزانے میں پیسے آئیں تاکہ وہ غریبوں کے لئے استعمال ہوں۔ اس میں private sector کو بھی لانا چاہیے اور incentive کیا ہونے چاہئیں وہ میں اس کے علاوہ بھی بیٹھ کر بات کرسکتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ذرا وقت کا خیال رکھیے۔ "آخر میں" تین، چار دفعہ آپ کہہ چکے ہیں۔

سینیٹر نثار اے میمن: میں اس مد میں آخر میں کہہ رہا تھا۔ اب اگر آپ کہتے ہیں تو میں آخر میں پہنچ ہی چکا ہوں۔

جناب چیئرمین: میں نہیں کہتا جو وقت agreed ہے وہ کہتا ہے۔ اچھی تجاویز دے رہے ہیں۔

سینیٹر نثار اے میمن: شکریہ بہت بہت۔ میں نے ابھی بہت سی تجاویز رکھی ہوئی ہیں وہ آپ اجازت دیں گے تو میں پیش کردوں گا۔ Agriculture is the back bone of our country اور اس سلسلے میں poultry کے لیے کچھ سفارشات آئی ہیں دوستوں کو پھر تشویش ہوتی ہے تو میں یہ رکھ لیتا ہوں اس کو بھی ان کا حصہ بنا لوں گا کہ poultry کو مضبوط کرنے کے لئے اور milk کو جس کے ہم دنیا میں ساتویں producer ہیں اس کو بہتر کرنے کے لیے تجاویز ہیں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا۔ جہاں تک energy کا تعلق ہے میں coal کا ذکر کرچکا ہوں Alternate Energy Board جو کہ Prime Minister Secretariat میں ہے، انہوں نے کافی حد تک اس پر کام کیا ہے مگر ابھی solar energy پر اور wind پر زیادہ پیسے لگانے پڑیں گے تاکہ پاکستان کی energy پوری ہوسکے۔

جہاں تک environment کا تعلق ہے میں نے سینیٹر کی حیثیت سے کراچی کے شہر کی study کی اور خود وہاں پر ہم نے بعد میں ایک کمیٹی بنائی اور سب stake holders کو بلایا تھا اور انہوں نے تجاویز دی ہیں۔ کراچی ایک شہر ہے اگر آپ ان کو پڑھیں گے تو یہ سفارشات سارے پاکستان کے شہروں کے لیے موثر ہیں۔

جناب چیئرمین: جی اب ختم کریں۔

سینیٹر نثار اے میمن: یہ رپورٹ بھی آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ سینیٹر کی حیثیت سے یہ کام کراچی میں میرے سیکرٹریٹ سے ہوا ہے اور وہ ایک model بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے دیکھا ہے کہ Auto Mobile میں ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ وہی چلتا رہے۔ میرے خیال میں ہمیں دیکھنا ہوگا کہ Auto Mobile کی hybrid technology آ

چکی ہے۔ جس میں ایسی گاڑیاں جن میں batteries and power by oil دونوں ہیں کو import کرنے کی اجازت دینی چاہیے تاکہ وہ environment friendly بھی ہوں اور ساتھ ساتھ اس میں ہمارا oil bill بھی کم ہوگا۔ اس کے لیے چاہے وہ کمپنیاں جو آج یہاں کام کر رہی ہیں، ٹویوٹا، ہنڈا، سوزوکی، ان سب کے پاس وہ models موجود ہیں۔ لہذا میں کوئی دوسری کمپنیوں کو آنے کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ انہی کو کہا جا سکتا ہے، انہی کو encourage کیا جائے۔

جناب چیئرمین: میمن صاحب تشریف رکھیے۔

Now, we will call the next speaker.

سینیٹر نثار اے میمن: جناب! اب میں conclude کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، اچھا جلدی کریں۔ بہت زیادہ وقت ہو گیا ہے۔

Senator Nisar A. Memon: I am just concluding. In the conclusion, I will say to the Minister that he did not have to speak on the economy because the economy is well understood, it is in good hands, good shape, what he needs to take up is that out of 36, only 16 recommendations of the Senate were accepted last year. You may like to deliberate why the rest of them could not be accommodated so the people have a good guidance for the coming period. In addition, he should also obviously respond that what are his responses to all the questions raised. The whole objective is to create egalitarian society as enunciated by Quaid-i-Azam and this is what where we need to see that the poor people should duly be given their share. We have 4.5% of the GDP that you are contributing for the social sector. Now, I think there is a need to increase it to 10% and this is a specific one because the quantum jump is

needed to bridge the gap that hither to exists. In the end I will read to you.

Mr. Chairman: Please be seated now because you had enough of time.

Senator Nisar A. Memon: I will leave that. I thank you Mr. Chairman, for your patience and giving me the time. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Maulana Gul Naseeb Khan.

Mr. Omar Ayub Khan: Sir, for the benefit of the House,

ہماری Ministry of Finance کے Additional Secretary and Deputy Secretary ادھر بیٹھے ہوئے ہیں to take notes. It is just for the information of the House. Thank you.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! میں درخواست کرتا ہوں، مجھے شاید آج موقع نہیں ملے گا کیونکہ کل میں جا رہا ہوں۔ میں نے تمام speech کی recommendations کا brief بنایا----

جناب چیئرمین: مولانا گل نصیب کے بعد آپ کو موقع ملے گا کیونکہ آپ نے کہا تھا لیکن تھوڑا سا آپ پہلے notice دے دیا کریں کیونکہ already commitments ہوتی ہیں تو ان کو change کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ but we will accommodate you after him.

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی)

محترم جناب چیئرمین! میں شکرگزار ہوں کہ آپ نے انتہائی اہم موقع پر اور اہم موضوع پر مجھے بات کرنے کی اجازت دی۔ Pre-budget session کی صورت میں ایک اچھی روایت کا آغاز ہوچکا ہے اور اس کے لیے میں حکومتی بنچوں اور Opposition benches کا شکرگزار ہوں کہ بجٹ سے پہلے ہم ایسی تجاویز مرتب کرسکیں جس کے ذریعے آگے ہمارا ملک اور قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو، خوشحالی ہو، چین ہو اور سکون ہو۔

جناب چیئرمین! بجٹ کے حوالے سے technical باتیں تو ماہرین ہی جانتے ہوں گے

اور بجٹ کی تیاری میں وہی لوگ کارآمد ہوں گے۔ ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے ہم ان کمزوریوں کی نشاندہی ضرور کرنا چاہیں گے جو ہمیں درپیش ہیں اور کامیابیوں کے لیے طرف اپنی تجاویز ضرور آپ کے سامنے رکھیں گے۔

جناب چیئرمین! تجاوز پیش کرنے سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی ملک کے وسائل کو منظم نہ کیا جائے اور پھر ان وسائل کے استعمال کی بہتر حکمت عملی کو ترتیب نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ ترقی کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے اس ملک کو قدرتی وسائل سے مالا مال کر دیا ہے۔ سب سے پہلے اگر ہم ان وسائل کو منظم کر سکیں اور اس ملک کے مفاد کے لیے، استعمال کی بہتر حکمت عملی ترتیب دے سکیں تو ہم بجٹ کا اکثر حصہ اپنے ملکے قدرتی وسائل سے پورا کر سکتے ہیں۔جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں قدرتی گیس کا ایک وافر ذخیرہ موجود ہے۔ صوبہ سرحد میں پانی کا بہت وافر ذخیرہ موجود ہے۔ شمالی اضلاع صوبہ سرحد اور بلوچستان میں جنگلات کا ایک وافر حصہ موجود ہے۔ معدنیات وغیرہ وغیرہ۔ جتنے بھی ہمارے قدرتی وسائل ہیں ان کو اگر ہم منظم کریں تو ہمارا بجٹ انہی وسائل سے پورا ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ ہزارہ ڈویژن اور مالاکنڈ ڈویژن میں اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمیں پاک و شفاف پانی کے دریا دیئے ہیں ان پر اگر ہم چھوٹے ڈیم بنا دیں، ان وسائل کو ہم منظم کر سکیں تو ملک کی بجلی اور انرجی کے اکثر مسائل حل ہو جائیں گے۔ اسی طریقے سے مالاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن میں، ملک کے دیگر حصوں میں، جنگلات کی وافر مقدار موجود ہے لیکن اس کے تحفظ کے لئے کماحقہ انتظام نہیں ہے۔ ایک معمولی حساب کے مطابق دیر، سوات، چترال اور ہزارہ ڈویژن میں ماہانہ گیارہ کروڑ روپے کی قیمتی لکڑی آگ جلانے کے لیے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ ہمیں ان وسائل کو، جنگلات کو محفوظ بنانا چاہیے۔ آپ حیران رہ جائیں گے کہ جنگلات کی کٹائی پر پابندی ہونے کے باوجود پورے ملک میں لکڑی سپلائی ہو رہی ہے پتا نہیں وہ کس راستے اور کس طریقے سے لوگوں تک پہنچتی ہے۔

معدنیات کے حوالے سے بھی ہمارا ملک مالا مال ہے۔ بلوچستان میں سوئی گیس ہے، ماربل ہے۔ صوبہ سرحد میں سوئی گیس پٹرول اور دیگر معدنیات نکل آئی ہیں اس سے بھی ہم اپنے ملک کے بجٹ کا کافی حصہ پورا کر سکتے ہیں لیکن ان چیزوں کی حفاظت کا اور ان کے وسائل

کو منظم کرنے کا، ان کے صحیح استعمال کا اگر ہم طریقہ ڈھونڈیں تو ملک و قوم کے لیے بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین! کراچی کا سمندر، گوادر پورٹ یہ بھی ہمارے وسائل کا ایک انتہائی اہم حصہ ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے قدرتی وسائل ہیں، یہ ملک 45% زراعت پر مبنی ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہاں کی کپاس، چاول ہم دنیا میں برآمد کرتے ہیں۔ اگر ہم سمال ڈیم بنائیں اور پورے ملک کے اندر زراعت کے لیے فنڈ مختص کریں تاکہ غیر آباد زمینوں کو ہم آباد کر سکیں تو یہاں سے بھی ہمارے وسائل میں انتہائی اضافہ ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس حقیقت سے بھی انکار نہیں ہے کہ اب تک ملک میں شرح خواندگی اس سطح پر ہم نہ لا سکے جس سطح پر ہمارے پڑوسی ملکوں نے ترقی کی ہے لہذا میری گزارش ہے کہ سب سے پہلے، اس ملک میں طبقاتی نظام تعلیم کا خاتمہ کیا جائے۔ طبقاتی نظام تعلیم کے خاتمے کے بعد، ملک کے مجموعی بجٹ کا 20% حصہ تعلیم کے لیے مختص کیا جائے اور ہمارے وہ بچے جو ہوٹلوں، بازاروں اور مختلف فیکٹریوں میں تعلیم کے بغیر دن بھر مزدوری کرکے اپنی مشکلات پر قابو پاتے ہیں، انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے۔ تعلیم ایک ایسا حق ہے جو مذہب، رنگ، نسل اور علاقے کے علاوہ سب انسانوں کا حق ہے اور اگر ہم یہاں کا نظام تعلیم ایسا بنا سکیں جو ہماری قومی امنگوں کا ترجمان ہو، جس میں مذہب بھی ہو، سائنس اور ٹیکنالوجی بھی ہو تو ہم بہت ہی قلیل مدت میں انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ لہذا طبقاتی نظام تعلیم کو ختم کیا جائے اور ملک کے مجموعی بجٹ سے 20% بجٹ کو تعلیم کے لیے مخصوص کیا جائے۔

جناب چیئرمین! آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اسلامی ملک ہونے کے ناتے یہاں کا اقتصادی اور معاشی نظام قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہیے۔ میری یہ بھی تجویز ہے اور ملک میں اس مسئلے پر کافی پیش رفت بھی ہوئی ہے کہ یہاں کی معیشت کو سود سے پاک قرار دیا جائے اور سود سے پاک معیشت کو پروان چڑھانے کے لیے باقاعدہ بجٹ مختص کیا جائے۔ جناب چیئرمین! یہ بھی آپ کے علم میں ہے کہ جس ملک میں عدل و انصاف نہ ہو، وہاں اس قسم کے حالات یعنی امن و امان۔۔۔ زیادہ فوجیوں، زیادہ پولیس یا

زیادہ ایجنسیاں رکھنے سے امن قائم نہیں ہوگا۔ ملک میں امن ان چیزوں سے قائم نہیں ہوگا۔ ملک میں امن، انصاف دینے سے قائم ہو گا اور جب قوم اور باشندگان وطن کو انصاف میسر ہوگا تو اسی ملک میں امن و امان ہو گا۔ لہذا ضروری ہے کہ انصاف دینے کے لیے عدلیہ کو بااختیار بنایا جائے اور ان کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے۔ ان کو نظریۂ ضرورت کے مطابق بادشاہوں کی طرف سے جو dictation مل رہی ہے، وہ فیصلے کر رہے ہیں اور اس سے عدالتوں پر قوم کا اعتماد کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس قسم کی صورتحال سے عدلیہ کو آزاد قرار دیا جائے عدل و انصاف پر مبنی فیصلوں کا رواج ڈالا جائے اور ان کی ضروریات و مشکلات کے لیے بجٹ میں اضافہ ضروری ہے۔ بہت سی عدالتیں ان مشکلات کا شکار ہیں کہ وہاں کیسوں کی بھرمار ہے لیکن وہاں پر ججوں کی تعداد کم ہے لہذا اس بجٹ میں بھی اضافہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! ایک صحت مند قوم کے لیے صحت کی مدیں بہتر سہولیات اس قوم کی ترقی کی ضامن ہیں۔ صحت کے حوالے سے پورے ملک میں ایک ایسی صورتحال ہے کہ جعلی اور غیر معیاری دوائیاں ملک کی مجموعی صحت کو خراب کر رہی ہیں۔ ان پر پابندی تو پہلے ہی ہے لیکن ان قوانین کو موثر بنایا جائے اور اس کے بعد صحت کے لیے ایک ایسا نظام وضع کیا جائے تاکہ وہ ڈاکٹر جو حقیقت میں ڈاکٹر نہیں ہیں اور لوگوں کا علاج کر رہے ہیں، ان پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ مستند ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کی باقاعدہ نگرانی کی جائے تاکہ قوم ان بیماریوں سے آزاد ہو سکے۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ بھی ہے کہ ہم اپنے resources کو بھی منظم کریں، تعلیم کو بھی زیادہ اہمیت دیں لیکن اگر ہم ملک میں کرپشن کا خاتمہ نہ کرسکے، اقربا پروری کا خاتمہ نہ کرسکے تو جتنے بھی وسائل ہیں وہ ضائع ہوجائیں گے۔ جناب چیئرمین! ہم تقریباً اس ملک کے ستاون سال پورے کرچکے ہیں لیکن اس اژدہے سے ہمیں ابھی تک چھٹکارہ حاصل نہ ہو سکا اور اس وقت یہ صورتحال ہے کہ کرپشن ایک ایسے اژدہے کی صورت اختیار کرچکا ہے کہ بڑے بڑے طاقتور لوگ اپنے مسائل بغیر رشوت کے حل نہیں کر پا رہے ہیں اور وہ رشوت دے کر اپنے مسائل حل کرا رہے ہیں۔ لہذا اس پر غور کیا جائے اور سوچا جائے کہ اس اژدہے سے ہم اپنی قوم کو کیسے چھٹکارا دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم جب بھی باہر ملک کے تشریاتی ادارے سنتے ہیں اور باہر ملکوں کا دورہ کرتے ہیں تو وہاں پر بھی پاکستان میں کرپشن کے قصے سنائے جاتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ایک مسلمان ہونے کے ناتے ہمارے سر شرم سے جھک جاتے ہیں۔ ہم دوبارہ عرض کرتے ہیں کہ کرپشن کے خاتمے کے لیے ایک موثر نظام قائم کریں۔ اگر اس کے لیے بھی بجٹ کی ضرورت ہے تو ہم بجٹ کو زیادہ کریں تاکہ اس میں کامیابی حاصل ہو سکے۔

جناب والا! اکثر و بیشتر بجٹ پیش کرتے وقت یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مہنگائی کو ختم اور کسی چیز پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جائے گا اور نہیں لگایا گیا ہے لیکن دوسرے بجٹ تک کی درمیانی مدت میں جو قیمتوں میں اضافہ کیا جاتا ہے وہ بھی قوم کے لیے ایک ناسور بن گیا ہے۔ قیمتوں میں مسلسل اضافہ بھی قوم کے لیے ناقابل برداشت بنتا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کروں کہ مسلسل قیمتوں میں اضافے کو روکا جائے۔ بجٹ کے دوران بجٹ کو اس انداز سے پیش کریں کہ اس میں کسی قسم کی مہنگائی نہ ہو۔ اس کے بجائے اگر ہم حقیقی اعداد و شمار قوم کو بتائیں اور اپنی مشکلات قوم کو بتائیں تو یقیناً وہ ہمارے لیے سود مند رہے گا ورنہ کہنا کچھ اور کرنا کچھ اور قوم کو مہنگائی کے بوجھ تلے دبائے جا رہے ہیں۔ میں انہی گزارشات کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ سیاسی کارکن ہونے کے ناتے جو بھی تجاویز یہاں دی جا رہی ہیں ان کو آئندہ بجٹ میں جگہ دی جائے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر عبدالمالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: جناب چیئرمین! آپ کی بہت مہربانی کیونکہ میں آج ذہنی طور پر تیار تھا کہ اپنی تقریر کو تحریری شکل میں اس ہاؤس کی پراپرٹی بنا لوں اور میں گزارش کرتا ہوں کہ اس کو ہاؤس کی پراپرٹی بنالیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس کو تقسیم کرادیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ کوشش کروں گا کہ نعرہ بازی کے بجائے وہ حقائق سامنے لاؤں جو ہم بار بار یہاں پر اٹھا رہے ہیں اور مسلسل سرکار کی جانب سے یہ آواز آ رہی ہے کہ بلوچستان میں ترقی ہو رہی ہے اور ہم کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہو رہی ہے اور بلوچستان کو نظرانداز کیا

ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! میں ایک نئی بات آپ کے سامنے لاؤں گا کہ اس وقت ہمارے پاس جو کوسٹل ایریا ہے جو نیا assessment ہوا ہے ' پہلے ساڑھے سات سو کلومیٹر تھا ' اب پاکستان آرمی نے جو نیا data جمع کیا ہے اس کے مطابق گیارہ سو کلومیٹر رکھا ہے ۔ میں ایک سہولت کے لئے آپ سے یہ عرض کروں کہ یہ چیز ہم دیکھیں کہ آیا اس وقت بلوچستان ایک liability ہے یا ایک asset ہے ۔ا گر ہم اس کو liability کے حوالے سے دیکھیں تو بہت سی چیزوں میں واقعی وہ حق بجانب ہیں لیکن اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر بحیثیت ایک بھائی کے آپ وہ تمام حساب کتاب کرلیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے لیے ضروری ہے۔ یہاں میں نے جو figures دیئے ہیں پتا نہیں اس کا کیا procedure ہے۔ اگر یہ وہاں پر تقسیم کرلیں تو شاید میری بہت سی مشکلات آسان ہوں گی۔

جناب چیئرمین! بلوچستان میں جو اس وقت area زیر کاشت ہے وہ 9 million. hectare ہے جو کہ ہماری total land کا 2% ہے۔ جو ہمارے پاس available land ہے وہ کوئی 50 لاکھ hectare ہے لیکن irrigated نہیں ہے۔ میں اس کو مختصر کر رہا ہوں کہ ہمیں جو water supply مل رہی ہے وہ 25% ہے اور اس وقت electrification 39% ہے واپڈا جو بلوچستان میں total contribute کر رہا ہے وہ 2.75% ہے۔ گیس جو ہماری اپنی ہے اس پر میں تفصیلی بات کروں گا۔ اس وقت بلوچستان میں جو gas utilize ہو رہی ہے وہ صرف 1% ہے۔ وہاں پر 1% گیس استعمال ہو رہی ہے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ گیس میں جو ہمارے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں وہ یہ ہیں کہ ہم power میں 207651 پنجاب میں contribute کر رہے ہیں اور بلوچستان میں 9578 ' چونکہ میں نے سب کو تقسیم کر دیا ہے تو اس میں' میں مختصراً یہ کہوں گا کہ ہمارے جو پنجاب کے نمائندے عموماً یہ کہتے ہیں کہ جی ہم ملک کو خوراک دے رہے ہیں' وہ صحیح کہتے ہیں' وہ ہمیں گندم دے رہے ہیں' وہ ہمیں sugar دے رہے ہیں لیکن پہلے وہ اپنی ضروریات پوری کر کے پھر market rate پر ہمیں دیتے ہیں' پھر گورنمنٹ بلوچستان اس کو subsidize کر کے لوگوں میں بیچ دیتی ہے۔

جناب چیئرمین! 55ء میں گیس نکلی اور تمام پاکستان میں اس کو پھیلا دیا گیا اور اس

وقت آپ بلوچستان میں gas 1% دے رہے ہیں، یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اگر میرا یہ data غلط ہے تو یہاں شیر افگن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وسیم سجاد صاحب میرے لیے انتہائی قابل احترام ہیں وہ کہیں کہ یہ data جو ہم نے یہاں پیش کیا ہے یہ سب غلط ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر واقعی آپ اپنی گندم کا حساب رکھتے ہیں تو ہماری gas کا آپ حساب کیوں نہیں رکھتے؛ میں نے یہاں generally عرض کیا کیونکہ میں بہت سی چیزوں میں نہیں جانا چاہتا۔ Services sector میں Sui Southern اور Sui Northern میں position یہ ہے کہ پنجاب 5973، NWFP 1792، سندھ 4044 اور بلوچستان صرف 438 ۔ اب آپ بلوچستان کو گیس بھی نہیں دے رہے جو کہ اس کی اپنی ہے اور اس کی ملازمت کی بھی یہ situation ہے۔ East India Company جس نے کہ اس ملک کو فتح کیا تھا اس نے کم از کم پنجاب کو تو ایک نہری نظام دے دیا، اس نے اس حد تک تو انصاف کیا کہ آپ کے پاس پانی تھا اور اس نے ایک نہری نظام دیا اور اس کی بدولت آج پنجاب، سندھ یا بلوچستان کے بہت سے حصے سرسبز ہیں لیکن بدقسمتی سے بلوچستان کی جو گیس ہے آپ نے اس کو misuse کیا ہے اور آپ ہمیں صرف ایک percent دے رہے ہیں۔

(اس موقع پر کرسی صدارت پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر جناب نعیم حسین چٹھہ صاحب متمکن ہوئے)

اس کے باوجود آپ کہتے ہیں کہ ہم تو آپ پر liability ہیں، بلوچستان تو خسارے کا صوبہ ہے، ہم کیا کریں۔ میری جو recommendations ہیں ان میں، میں نے گزارش کی ہے کہ خدارا آپ ہمارے ساتھ بیٹھ کر حساب کریں۔ اگر ہم آپ کے مقروض ہیں تو ہمیں grant کی ضرورت نہیں ہے، اگر آپ ہمارے مقروض ہیں تو آپ کو بلوچستان کو دینا ہو گا۔ دوسری important بات جو میں کہہ رہا ہوں اور میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ Federal Government نے کہا ہے کہ جو زمین کے نیچے سے نکلتا ہے وہ بھی میرا ہے اور جو زمین کے اوپر ہے وہ بھی میرا ہے۔ گیس اور سونا نکلتا ہے وہ بھی Federal Government کا ہے۔ فرق کو دیکھیں جو پانی ہے، جو میٹھا پانی ہے، وہ صوبوں کا ہے، جو کھارا پانی ہے، وہ صوبوں کا

نہیں ہے' وہ Federal Government کا ہے جب آپ یہ چیزیں کرتے ہیں۔ میں honestly آپ کو کہتا ہوں کہ 1935 کے act میں صوبوں کو زیادہ اختیار تھا' بنسبت آپ کی جو موجود situations ہیں۔

آپ مہربانی کریں' جو آپ gas میں ہمارے ساتھ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں جو minerals ہیں' بلوچستان کی economy کس چیز پر ہے' وہ Agriculture پر ہے' وہ minerals پر ہے' وہ gas پر ہے' وہ fisheries پر ہے' وہ livestock پر ہے۔ Agriculture کا حال یہ ہے کہ بلوچستان کی تقریباً 15.577 million hectare feet پانی ضائع جا رہا ہے اور 50 لاکھ hectares زمین پڑی ہوئی ہے۔اب ہم آپ سے گلہ نہ کریں کہ ساٹھ سالوں میں یہ data دیا ہے' بلوچستان میں 20 سال پہلے جو cultivated land تھی' وہ وہی تھی جو آج 20 سال کے بعد ہے' .no planning آپ مہربانی کریں' آپ کہتے ہیں کہ ہم تو خسارے کے صوبے ہیں' ہمیں Federal Government جو grant دے رہی ہے۔

جناب! دوسری بات جو ایک important بات ہے' میں آپ کے knowledge میں لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت Sandak Project سونا اور copper پیدا کرتا ہے' آپ اس میں ہمیں 2% royalty دے رہے ہیں' یہ ظلم نہیں ہے'قہر نہیں ہے کہ جو gold پیدا کرتے ہیں' copper پیدا کرتے ہیں' جو اس وقت سب سے بڑی مہنگی دھات ہے' آپ اس میں صرف 2% بلوچستان کو دے دیتے ہیں۔ آپ نے پچھلے سال ہمیں صرف بارہ کروڑ روپے دیے' باقی Chinese لے جائیں' Federal Government لے جائے۔ اب record ہے کہ وہ دنیا کا سب سے highest copper deposit ہے' خدارا! ہماری property تو یہی ہے' آپ اس کو China کو دے دیں گے' Chilly کو دے دیں گے' برازیل کو دے دیں گے پھر کہو گے کہ تم لوگ تو nomadise ہو'nomadise ہی رہو۔ اس وقت بلوچستان میں جو معدنیات کے ساتھ ہو رہا ہے۔

اب میں Sandak Project کا ایک المیہ آپ کو بتاؤں کہ انہی Chinese نے اس کی feasibility بنائی' تمام چیزوں کو deploy کیا' ابھی وہ recently ہمیں 2% دے رہے ہیں' ان لوگوں نے 90 million کا ایک estimate بنایا ہے کہ ہم نے اس میں کام کرنا ہے حالانکہ ان لوگوں کی جو guarantee ہے' وہ 20 سال کی ہے۔ سب سے Federal Government کے

پاس جاتے ہیں، وہ China کو ہمارے لیے، بلوچستان کے لیے کیوں ناراض کریں۔ اب ریکوڈک میں یہی ہو رہا ہے اور یہاں پر ہمارے لاکھوں deposits ہیں، چاہے کوئلے کے ہوں یا دوسرے ہوں۔ ان کو اس بےدردی سے لوٹا جا رہا ہے، اس بے دردی سے کہ ہم اگر کہتے ہیں کہ صاحب آپ ہماری exploitation کر رہے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو سرکش لوگ ہیں، یہ قوم پرست ہیں، یہ بڑے سرکش ہیں۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ budget کے لیے میں نے recommendations دی ہیں۔ بہت سی چیزیں ہیں، خاص طور پر، میری تجاویز یہ ہیں کہ NFC کو not only on population basis, there must be some other weightage to area جس میں area ہو، taxation ہو، backwardness ہو۔

No. 2 planning for the cultivation of 5 million hectare of land and prevent losses of the 15 . 577 million hectare feet of warter . No . 3 more concentration on education sector at least one cadet college for each district and one university of international level may be.

میں اس کو تھوڑا سا آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ ہماری تین یونیورسٹیاں ہیں، ہمیں چار یونیورسٹیاں دی گئیں، تین کے Vice Chancellor Brigadiers لگائے گئے ہیں، تین کے تین Brigadiers ہیں۔ آپ بے شک intellectuals لائیں، پنجاب سے لائیں، پشتون خواہ سے لائیں، آپ سندھ سے لائیں۔ خدا کے لیے اب Brigadiers کا پتا نہیں پنجاب یونیورسٹی میں ان کا ریکارڈ کیسا ہے۔ ہمارے ہاں تو ماسوا کمیشن کے وہ کوئی اور کام ہی نہیں کرتے اور ایک وہاں پر ہمیں یونیورسٹی دی گئی۔ آپ چیئرمین صاحب، یقین کریں کہ وہاں اٹھارہ پی ایچ ڈی سکالر شپ تھے اور اس Vice Chancellor نے جس کو میں کہوں گا کہ ظالم وہ پروفیسر ہے، اس نے ایک بھی scholarship بلوچستانیوں کو نہیں دیا۔ اٹھارہ کے اٹھارہ scholarships اس نے اپنے لوگوں کو دے دیئے۔ وہ ان کو وہاں پر لایا، نوکریوں پر لگایا، scholarships دے دیے کہ جاؤ امریکہ میں بلوچستان کے نام پر پڑھو۔ پھر آؤ قائد اعظم یونیورسٹی یا Islamic University میں لگ جاؤ۔ یہ کیا ہے؟ یہ زیادتی نہیں ہے! اس کے ساتھ میری جو fourth recommendation ہے کہ

the re-negotiation on the following issue is also required to increase the gas surcharge and royalty for Balochistan province.

آپ گیس کے مسئلہ پر دیکھیں زیادتی ہے۔ گیس بلوچستان سے نکلتی ہے۔ ہمیں پتا نہیں ہے کہ کتنی نکلتی ہے۔ کم از کم بلوچستان کا ایک آدمی وہاں پر آپ تعینات کریں کہ اس کے discharge کا پتا چل جائے کہ وہاں سے کتنی gas نکل رہی ہے۔ آپ ہمیں پیسے دیتے ہیں کہ یہ لو دو ارب روپیہ بھئی دو ارب روپے کتنی گیس کے ہیں ' discharge کتنا ہے؟ وہاں پر کم از کم سینڈک project پر جو سونا نکل رہا ہے' کاپر نکل رہا ہے nobody knows کم ازکم ہم لوگوں کو پتا نہیں وہ بس Federal Government convey کرتی ہے کہ جی دس کروڑ روپے آپ لوگوں کی royalty ہے۔بھئی کتنے میں سے ہماری یہ royalty ہے' کتنی گیس نکلی ہے؟ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ مجھے time دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ

To increase the trade with Afghanistan, Iran along with your borders. No. 6. To improve all the social indicators specially education, health, road, electrification, gas, drinking water and bring the Balochistan at par with the other provinces.

یہ بات ہم بڑے واضح طور پر ڈاکٹر شیر افگن صاحب کی خدمت میں کہتے ہیں کہ جب تک بلوچستان at par نہیں ہو گا' ہم چیخیں گے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: ٹھیک ہے .Thank you

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: میں اس دن نہیں چیخوں گا جب بلوچستان کے تمام indicators باقی صوبوں کے برابر ہوں گے۔ آپ بلوچستان میں 25% لوگوں کو electrification دے رہے ہیں جبکہ پنجاب میں 77% کو دے رہے ہیں تو میں چیخوں گا' چاہے آپ کو اچھا لگے یا برا لگے۔ یہ میرا right ہے۔ آپ میرے صدیوں کے خزانے کو سینڈک سے کھینچ رہے ہیں اور پھر مجھے آپ چیخنے بھی نہیں دیتے ہیں۔ مال بھی لے جا رہے ہو اور چیخنے بھی نہیں دیتے ہو۔اس کے ساتھ میرا۔۔۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: مہربانی کریں بہت وقت ہو گیا ہے اب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: بہت وقت ہو گیا ہے۔ آپ کی بات صحیح ہے لیکن ' 7th میرا point یہ ہے کہ

planning to promote the fishing and livestock in Balochistan. No. 8, give the share of employment of Balochistan in all federal, autonomous bodies at federal level.

اس کو آپ لوگوں کو برابر کرنا ہوگا چاہے ہمارا 6% آپ لوگوں نے بنایا' اس کے مطابق آپ کو ہمیں ہر autonomous body ہر Federal Division میں برابر کا حصہ دینا ہو گا۔

Mr. Presiding Officer: Thank you.

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک: نہیں میں آخری بات کر رہا ہوں۔

Gwadar Port Contract should be discussed in Senate, Balochistan Assembly and Gwadar district.

میں جناب بس آپ کے، دو منٹ لوں گا۔ بس ختم ہو گیا۔ میں نے گوادر سے election لڑا ہے۔ میں نے 43 thousand ووٹ لیے ہیں اور بابر غوری صاحب کہتے ہیں کہ آپ کیوں بات کرتے ہیں۔ I am representing the Gwadar. 43 thousand votes میں نے لیے ہیں۔ وہ بات اور ہے کہ مجھے پہلے کہا گیا تھا کہ آپ ہار جائیں گے لیکن اس contract کو بلوچستان آسمبلی اور سینیٹ میں بھی آپ کو لے جانا پڑے گا' اگر آپ کو لوگوں کا اعتماد لینا ہے۔ اس کے علاوہ آخری بات جناب کہ وہاں جب تک آپ army action نہیں روکیں گے' وہاں آپ political activists کو رہا نہیں کریں گے اور جو genuine parties کے لوگ ہیں ان سے negotiate نہیں کریں گے تو یہ چیخ و پکار' یہ مشکلات ختم نہیں ہوں گی۔ بڑی مہربانی۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now the next speaker will be Mohtarma Razina Alam Sahiba.

سینیٹر رزینہ عالم خان: بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب کہ

آپ نے آج اس اہم موضوع پر مجھے اظہار خیال کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں چیئرمین صاحب، ڈپٹی چیئرمین اور Leader of the House اور ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتی ہوں، جنہوں نے pre-budget کے انعقاد کا اہتمام کیا اور ہم Senators کو یہ موقع دیا کہ ہماری تجاویز بجٹ کا حصہ بنیں اور وہ وقت دیا، فروری کا مہینہ تاکہ اس عرصے میں ہماری تجاویز incorporate ہو سکیں۔

جناب والا! جہاں تک معیشت کا تعلق ہے، ہم سب جانتے ہیں کہ موجودہ حکومت کے دور میں ماشآء اللہ ہماری معیشت کو استحکام حاصل ہوا اور ہمارا growth rate انشاء اللہ سات فیصد سے زیادہ ہو گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ معیشت اچھی footing پر ہے کیونکہ ماہرین معیشت یہ کہتے ہیں کہ اگر چھ فیصد سے زیادہ growth rate ہوتا ہے کسی بھی معیشت کا، تو وہ ایک مستحکم معیشت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا per capita income میں اضافہ ہوا ہے، غربت کی شرح میں کچھ کمی ہوئی ہے اور بیروزگاری کی شرح میں بھی کمی ہوئی ہے۔ یہ سب عوامل اس چیز کو indicate کرتے ہیں کہ ہماری economy بہتری کی طرف جا رہی ہے لیکن اس میں sustainability کی ضرورت ہے۔ جس طریقے سے یہ بڑھ رہی ہے، وہ قائم رہے اور اس میں مزید اضافہ ہو۔ جناب والا میری تجاویز سات ہیں۔ ان میں سے دو تین procedural ہیں۔

سب سے پہلے میں یہ کہوں گی کہ یہ جو پندرہ دن ہمیں دیے گئے ہیں سینیٹ کو بجٹ میں اپنی سفارشات مرتب کرنے کے لیے، جو ایک ہفتہ دیا گیا ہے، وہ کم ہے، اسے پندرہ دن کیا جائے اور اس کے لیے مجھے پتا ہے کہ Article 73 میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے زیادہ تر ممبران اس چیز سے متفق ہوں گے کہ ایک ہفتے کا وقت بہت کم ہے۔ یہاں میں یہ بھی کہوں گی کہ جو Standing Committees ہیں، ان میں بھی ان کی متعلقہ وزارتوں کے بجٹ آئیں اور ان کو کہا جائے کہ پوری کمیٹی بیٹھ کر اپنی اپنی وزارتوں کے بجٹ کو باقاعدہ دیکھے اور وہ کمیٹی بھی اپنی سفارشات دے۔ اس کے لیے کمیٹی کو تین یا چار دن دیے جائیں تاکہ پندرہ دن میں آرام سے، وقت کے ساتھ بجٹ کی سفارشات مرتب ہوں اور پھر وہ نیشنل اسمبلی میں بھیجی جائیں۔ یہ ایک procedural تجویز ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس پر عملدرآمد ہو گا۔

دوسرا جناب والا جو بجٹ کی allocated رقم دی جاتی ہے، اس میں کچھ دیر ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اکثر projects کو بروقت رقم نہیں ملتی۔ اس کے لیے میری وزارت اور Finance Division سے یہ گزارش ہے کہ اگرچہ ہمارا GDP کا quantum بڑھ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ cheques بہت زیادہ ہوتے ہیں اور CBR کے لیے بڑا مشکل ہے کہ وہ اتنے سارے cheques بروقت issue کرے۔ چنانچہ CBR کا عملہ بڑھایا جائے اور cheques کی بروقت ادائیگی ہو، تاکہ جن projects کا PC-1 بن چکا ہے، ان پر فوری طور پر کام شروع ہو اور ایسا نہ ہو کہ بجٹ کے آخری دنوں میں رقم lapse ہو اور وہ پوری طرح utilize نہ ہو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ درست ہے کہ آپ کی یہ common complaint ہے کہ سارے projects آخری سہ ماہی میں Government haphazardly کرتی ہے تو یہ معیاری نہیں ہوتی، لہذا بروقت اگر شروع کرایا جائے اور اس کی نگرانی کی جائے تو definitely it will be beneficial for the Government and the public too.

سینیٹر رزینہ عالم خان: شکریہ چیئرمین صاحب۔ تیسری میری تجویز ہے کہ جو mid term budget review ہے، وہ Finance Division میں تو ہوتا ہے۔ وزارتوں میں بھی ہوتا ہو گا، چونکہ انہوں نے Finance Division کو اپنی رپورٹ بھیجنی ہے۔ اگر Standing Committees کو بھی یہ کہہ دیا جائے کہ وہ quarterly بجٹ کے expenditure کی رپورٹ اپنی کمیٹی میں منگوائیں تو یہ ایک اور اچھا قدم ہو گا تاکہ وزارتیں زیادہ احتیاط برتیں اور وہ رقم بروقت projects پر استعمال ہو گی۔ میں ایک چیز اور یہاں کہنا چاہتی ہوں جناب والا کہ جو foreign funded projects ہیں، ان کے اخراجات اور آمدنی کے بارے میں بھی report ہوتی ہے اور ہونی چاہیے اور متعلقہ Standing Committees میں بھی آنی چاہیے کہ یہ پتا چلے کہ ان وزارتوں میں جو foreign funded رقوم ہیں وہ کتنی آئیں اور ان کا جو خرچ ہے وہ کس طرح ہوا۔

جناب والا! ہر بجٹ آنے سے پہلے عوام کو ایک امید ہوتی ہے اور خاص طور پر غریب عوام کو کہ اس میں ہمارے لیے ضرور کچھ ہوگا، کوئی اچھی چیز ہوگی جس سے ان کی زندگی کچھ

بہتری کی طرف آئے۔ میری یہ گزارش ہے فنانس ڈویژن سے کہ اس دفعہ بجٹ میں ان کے لیے کچھ نہیں بلکہ بہت کچھ ہونا چاہیے کیونکہ "ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات"۔ جناب والا! مہنگائی ہے، ظاہر ہے ہماری معیشت ترقی پذیر ہے اور ترقی پذیر معیشت میں جب زیادہ سے زیادہ رقم projects میں لگتی ہے اس کا inflationary اثر ہوتا ہے۔ ظاہر ہے inflation ہوتا ہے اور multiply reflect ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مہنگائی کو control کرنے کے لیے میں سمجھتی ہوں کہ جو سرکاری تنخواہوں میں اضافہ کیا جاتا ہے اس میں گریڈ ایک سے اٹھارہ تک اضافہ ۲۵ فیصد ہو اور گریڈ 19 and above کا بے شک ۱۰ فیصد ہو کیونکہ جو گریڈ میں کم ہیں ان کا اضافہ زیادہ ہونا چاہیے تا کہ غریب اور امیر کے درمیان فرق کم ہو۔

جناب والا! اس کے علاوہ یوٹیلٹی سٹورز کی بات ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے کہ ہماری حکومت نے یوٹیلٹی سٹورز میں کم قیمت اشیا فراہم کی ہیں تاکہ عوام وہاں سے حاصل کریں لیکن ان کی تعداد بہت بڑی ہے۔ ۸۰۰ کے قریب یوٹیلٹی سٹورز ہیں اور ۴۰۰ سے زیادہ موبائل یوٹیلٹی یونٹس ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ پھر بھی یہ ملک کے کونے کونے تک نہیں پہنچ سکتے اس لیے ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور یوٹیلٹی سٹورز میں قیمتیں کم ہوں۔ اگر ان میں راشن کارڈ issue ہوں کیونکہ وہ لوگ جو غربت کی line سے نیچے ہیں ان کے لیے قیمتیں بازار سے ۵۰ یا ۶۰ فیصد کم ہوں لیکن ایسا نہ ہو کہ جو دکاندار ہیں وہ وہاں سے سامان خرید کر باہر بیچیں۔ اگر راشن کارڈ ہو جائے اور نادرا چونکہ موجود ہے ان کے پاس شناختی کارڈز ہیں تو راشن کارڈ کے ذریعے ان لوگوں کو وہ چیزیں فراہم کی جائیں جو poverty line سے below ہیں اور ان یوٹیلٹی سٹورز میں صرف ۶، ۷ اشیا رکھی جائیں۔ جس میں آٹا، چینی، گھی، دالیں، چاول، چائے اور مٹی کا تیل شامل ہو۔ ان کے جو موبائل یونٹس ہیں وہ گاؤں میں ہوں اور ان کے جو یوٹیلٹی سٹورز ہیں وہ ہر تحصیل میں ہوں تا کہ سستی اور صحیح چیزیں غریب عوام کو مل سکیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس میں چھوٹے تنخواہ دار ملازمین بھی شامل کر دیں کیونکہ وہ بھی غریب لوگ ہوتے ہیں۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: جی ہاں، ٹھیک ہے۔ دوسرا میں یہ کہوں گی کہ یہ جو چیزیں

ہیں ان کی دستیابی کو ہمارے عوامی نمائندے جاکر دیکھیں کہ آیا وہ قیمتیں صحیح ہیں۔ اس کی مثال ہمارے وزیر اعظم نے اور کچھ وزراء نے قائم کی ہے کہ انہوں نے یوٹیلٹی سٹورز میں جاکر قیمتیں چیک کی ہیں۔ میں یہ کہوں گی کہ تمام عوامی نمائندے سٹورز میں جہاں پر کم قیمتوں کی اشیا ملتی ہیں وہ جاکر چیک کیا کریں کہ آیا وہ قیمتیں صحیح ہیں یا نہیں اور پھر ان کی رپورٹ متعلقہ محکمے کو دی جائے۔

جناب والا! نیشنل سیونگ سکیمز کی شرح منافع میں اضافہ ہونا چاہیے۔ یہ بھی میری ایک تجویز ہے اور اس میں بزرگ حضرات کے لیے خاص قسم کی سکیمیں ہوں جن کی شرح زیادہ ہو تاکہ بزرگ اور senior citizens ہیں وہ ایک باوقار زندگی گزارنے کے قابل ہوں۔

جناب والا! اس کے علاوہ زراعت کے لیے بہت کچھ کہا جا چکا ہے لیکن میں اس کے بارے میں صرف یہ کہوں گی کہ جتنی زراعت میں subsidy دی جاتی ہے اس کا فائدہ غریب کسان کو ہو اور نمبر ۲ یہ ہے کہ قیمتیں اس سے نہ بڑھنی پائیں۔ قیمتوں میں اضافہ نہ ہو۔ بڑے بڑے زمینداروں کو بے شک فائدہ ہو یا نہ ہو لیکن غریب کسان کو ضرور فائدہ ہو۔ یہاں میں ایک بات اور کہنا چاہوں گی کہ جو ہمارے صدر محترم کا water vision ہے اور اس کے لیے جو ڈیم بننے ہیں ان کے لئے رقوم ضرور مختص کی جائیں۔ کیونکہ ہماری total زمین کا 50% حصہ ابھی تک under cultivation نہیں آیا اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پانی کی کمی ہے۔ جو ڈیم بننے ہیں ان کے لیے رقوم ضرور مختص کی جائیں۔ اس کے علاوہ جناب والا! جو ہمارا National Vocational Training Education Commission ہے اس کو مزید فعال بنانے کے لیے صحیح رقم دی جائے اور جو micro credit ہے اس کی شرح میں subsidy ہو جیسا کہ Khushhali Bank کے لیے دی گئی ہے وہ باقی بینکوں کے لئے بھی دی جائے، جس میں First Women Bank بھی آتا ہے۔

کم سے کم اجرت بڑھا کر 4000 کر دی گئی ہے یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جو ہماری موجودہ حکومت نے کیا ہے لیکن میں یہ کہوں گی کہ اس رقم میں inflation کی شرح کے حساب سے اضافہ ہر سال ہوتا رہے تاکہ غریب عوام کو کم سے کم اجرت 4000 سے کچھ زیادہ بھی ملتی رہے اور جیسا کہ میرے ایک honourable colleague نے کہا کہ اس چیز کو بھی

یقینی بنایا جائے کہ کم سے کم اجرت ان کو مل رہی ہے کہ نہیں۔

جناب والا! اب میں کچھ اپنی جو Standing Committee ہے Education, Higher Education and Science & Technology اس کے بارے میں تین تجاویز دینا چاہتی ہوں اور وہ یہ ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے تعلیم کے لیے ایک commitment ظاہر کی ہے اور اس کے لیے رقوم بڑھائی ہیں، لیکن 2.6 فیصد جو GDP کا تعلیم میں خرچ ہوتا ہے وہ کافی نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہمارے صدرصاحب اور وزیر اعظم صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس کو 4% بڑھا دیں گے لیکن اس کو ضرورت کے مطابق بتدریج مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہاں میں Finance Division سے یہ کہنا چاہوں گی کہ پچھلے سال جو رقم demand کی گئی تھی وزارت تعلیم سے، وہ 17 billion تھی لیکن ان کو جو دیے گئے وہ 6.56 billion تھے اور اس میں سے بھی 290 billion کسی اور مدمیں دے دیے گئے۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ دیکھیے کسی اور مد کی رقم تعلیم میں ضرور دی جائے لیکن تعلیم کی مختص کی ہوئی رقم کسی اور مدمیں کبھی نہ دی جائے۔ اس دفعہ انہوں نے 11 ارب کی demand کی ہے، میں یہ گزارش کروں گی کہ وہ ضرور پوری کی جائے۔ Higher Education Commission کے ساتھ بھی پچھلے سال یہی ہوا کہ انہوں نے اپنے ترقیاتی بجٹ کے لیے 17.61 million مانگے تھے اس میں سے ان کو 16.3 million ملے، لیکن ان کے recurring budget میں کمی کر دی گئی اور پھر اس کمی میں انہوں نے اپنے ہی ترقیاتی فنڈز سے رقم ڈالی ۔ کچھ حکومت نے دی لیکن ان کے بہت سے projects ایسے تھے جو نامکمل رہے۔

جناب والا! پھر میری Committee میں انہوں نے کہا کہ ہم ----

Mr. Presiding Officer: Please try to wind up.

سینیٹر رزینہ عالم خان: جی بالکل میرا ایک آخری point رہ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم فیسیں اگر زیادہ کر دیں تو کمی پوری ہو سکتی ہے لیکن ہماری Committee نے agree نہیں کیا، کیونکہ یونیورسٹی کی اچھی تعلیم ہر ایک کا حق ہے چاہے وہ غریب ہو یا امیر۔ جناب والا! انہوں نے جو اس دفعہ demand کی ہے وہ 21 billion اور 24 billion ہے اس کو پورا

کرنے کی کوشش کی جائے اور ایک بہت اہم نکتہ ہے جناب والا! وہ یہ کہ Ministry of Science & Technology نے جو demand کی وہ رقم تو دے دی گئی لیکن انہوں نے جو Special pay scale دیا اس کی Finance Division نے منظوری نہیں دی۔

جناب والا! ہمارے جو سائنسدان ہیں وہ اس pay scale میں نہیں آتے ہیں کیونکہ یہاں پر دوسرے ادارے ہیں' جو private companies ہیں وہ وہاں چلے جاتے ہیں - میری Finance Division سے گزارش ہے کہ جو ان کو pay scale دیے ہیں Special pay scale scientists کا ' میں بتانا چاہتی ہوں کہ 13% technical اسامیاں Ministry of Science & Technology میں خالی پڑی ہیں کیونکہ اس pay scale میں کوئی نہیں آتا ' جو special pay scale ہے وہ منظور کیا جائے کیونکہ Science & Technology کے بغیر ہم ترقی یافتہ ممالک کی صفوں میں نہیں کھڑے ہو سکتے۔ آخر میں' میں ایک چیز کہوں گی جناب والا ' کہ ایک austerity drive فضول خرچی کو کم کرنے کی ایک مہم چلائی جائے اور وہ حکومت کی طرف سے بھی چلے۔اس کو ہم اس طرح لیں کہ جو پیسہ وزارتوں میں زائد اخراجات کے زمرے میں آتا ہے وہ نہ خرچ کیا جائے اور اس سے غریب عوام کے projects کو subsidy دی جائے۔ بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: پروفیسر محمد ابراہیم خان صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - شکریہ جناب چیئرمین - اس وقت ایوان کے اندر ایک نئی روایت کی بنیاد پڑ رہی ہے اس پر میں پورے ایوان کو مبارکباد دیتا ہوں اور خصوصیت کے ساتھ سینیٹر محترم چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب کو جو اس کے محرک بنے - جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہو گا کہ اس دن جناب ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب نے یہ بات فرمائی تھی کہ ہمیں بجٹ کے دوران ایک پلندہ دیا جاتا ہے اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا ہے - ہمارا خیال یہ تھا کہ یہ سیشن ہمارے لیے جو special سیشن ہوگا اور اس میں ہم بہت کچھ سیکھ جائیں گے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے میں کمیٹی کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور کمیٹی کے چیئرمین جناب ایس - ایم۔ظفر صاحب اور تمام ممبران کو کہ انہوں نے بڑا اچھا طریقہ کار پیش کیا

لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ جناب چیئرمین ! اس میں سب سے پہلا نکتہ یہ تھا کہ وہ Minister of State for Economic Affairs or Minister of State for Finance statement دیں گے اور ان کے لیے جن نکات کا تعین کیا گیا تھا وہ نکات انتہائی اہم ہیں ہمیں اگر ان نکات پر تازہ ترین صورت حال معلوم ہو جاتی تو یہ discussion بلا شبہ بہت ہی اچھی ہوتی جس طرح کمیٹی نے کہا ہے یہ اچھا ہی ہوتا وہ نکات میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں۔

1. Rate of growth of the economy.
2. Rate of inflation.
3. Size of budget deficit with reasons.
4. Size of trade deficit with reasons.
5. Difficulties in execution of the current year budgetary proposals.
6. Rate of utilization of development expenditure.
7. Identification of the sectors growing rapidly.
8. Ministries which have achieved targets of development expenditures and those which have not made expenditure targets, reasons for the same.
9. Progress in manipulation during the current fiscal year.
10. Problems of the manipulation if any.
11. Foreign borrowing during the year and the rate of interest thereon.
12. What changes have been made in the budget during the year.

جناب چیئرمین! اگر ان نکات پر ہمارے سامنے بات رکھی جاتی تو یہ ہمارے لیے بہت ہی مفید ہوتا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ rules کا سہارا لیا گیا کہ منسٹر اگر statement دے تو اس پر پھر rules اجازت نہیں دیتے کہ اس پر بحث ہو ' یہ بات درست

نہیں ہے۔جناب چیئرمین! میں اپنی proposal کا آغاز اس نکتے سے کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت قواعد و ضوابط اور آئین کے مطابق مالیاتی نظام اور بجٹ تیار کرے۔ اس میں ہمارا بھلا ہوگا۔جناب چیئرمین! میں آپ کی خدمت میں سب سے پہلے rules کا حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ یہ NFC, National Finance Commission کا رول 138 ہے۔

"The recommendations of the National Finance Commission together with an explanatory memorandum as to the action taken thereon, when received shall be laid on the table. After the report has been laid on the table, the Chairman shall fix a day for discussion under sub rule 2, the Minister for Finance shall move that the report be discussed by the Senate and may make a brief statement explaining the salient features of the report. The Senate may, by a resolution, express its opinion or make any other reservation or recommendation on the report."

جناب چیئرمین! اس بارے میں آئین بھی بالکل واضح ہے ۔آئین کے اندر یہ بات موجود ہے کہ یہ صرف rules نہیں rules آئین ہی کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ یہ آرٹیکل 160 ہے۔

160. (1) Within six months of the commencing day and thereafter at intervals not exceeding five years, the President shall constitute a National Finance Commission consisting of the Minister of Finance of the Federal Government, the Ministers of Finance of the Provincial Governments and such other persons as may be appointed by the President after consultation with the Governor of the Provinces.

جناب چیئرمین! میں مختصر کرتا ہوں، اس میں طریقہ کار بھی دیا گیا ہے لیکن پھر یہ بات ہے اس آرٹیکل کا سب آرٹیکل (۵)

(5) The recommendations of the National Finance Commission,

together with an explanatory memorandum as to the action taken thereon, shall be laid before both Houses and the Provincial Assemblies.

اور اس کے بعد اس کا طریقہ کار ہے لیکن جناب چیئرمین! کیا ہو رہا ہے' یہ میرے ہاتھ میں 2006-2007 کے بجٹ کی تلخیص میزانیہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میری گزارش یہ ہو گی کہ rules and constitution کا حوالہ دینے سے بہتر ہے کہ آپ ایوان کے لیے کوئی مفید تجاویز دیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! میری یہ تجویز ہے کہ یہ rules and constitution خالصتاً بجٹ سے متعلق ہیں اور ان پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے' اس کو violate کیا جا رہا ہے۔اس لیے ہم خسارے میں ہیں۔ میری یہ تجویز ہے کہ rules and constitution follow کیا جائے اور ان کے مطابق ہی financial system کو چلایا جائے۔

جناب چیئرمین! بجٹ کی تلخیص میزانیہ کے صفحہ بیس پر یہ بات ہے کہ این ایف سی ایوارڈ 1997 میں مالیات اور اعانتوں کی تقسیم کے ترمیمی آرڈر مجریہ 2006 کے تحت ترمیم کی گئی ہے جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔جناب والا! آئین تو یہ کہتا ہے کہ پانچ سال کے بعد نیا این ایف سی ہونا چاہیے ۔ 1997 میں اگر این ایف سی تھا تو 2002 میں نیا این ایف سی ہونا چاہیے تھا۔ بجائے اس کے کہ نیا این ایف سی بنایا جاتا 2002 سے 2007 تک adhocism پر کام چل رہا ہے اور اس وقت اس میں ترمیم ہو رہی ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ آئندہ بجٹ کو لانے سے پہلے National Finance Commission reconstitute کیا جائے اور اس کی recommendations کو لیا جائے۔

جناب چیئرمین! آج کے اخبار "The News" کی خبر ہے اور اس نے Advisor to the Prime Minister on Finance Dr. Salman Shah کا حوالہ دیا ہے کہ

the ball is in the court of provinces and if they evolve consensus, the Federal Government can reconstitute the NFC

لیکن اس کے بعد کہتے ہیں کہ این ایف سی کا کوئی role نہیں ہے۔ جناب والا! اس کے اندر یہ

بتایا گیا ہے اور یہاں پر میرے دوسرے دوستوں نے بھی کہا ہے کہ پہلے صوبوں کو جو کچھ ملتا تھا اس کو بڑھا دیا گیا ہے۔ جناب والا! میری یہ تجویز ہے کہ صوبوں کو divisible pool کا پچاس فیصد حصہ لازماً آئندہ بجٹ میں ملنا چاہیئے اور 1997 میں جو ترمیم کرکے صورتحال بنا دی گئی ہے کہ 2006 ,2004 اور 2007 میں % 41.50 ہے اور پھر ایک ایک فیصد بڑھتا جائے گا' جناب والا! اس سے کام نہیں چلے گا اور میری یہ تجویز ہے کہ صوبوں کا حصہ پچاس فیصد کر دیا جائے اور پچاس فیصد سے ہی یہ کام چلایا جائے۔

جناب چیئرمین! بجٹ کا اثر پوری قوم پر پڑتا ہے۔ غریب آدمی پر سب سے زیادہ پڑتا ہے۔ ڈیزل اور پٹرول کی قیمت بڑھانے سے غریب آدمی کا بجٹ غیرمتوازن ہو جاتا ہے اور ہر چیز مہنگی ہو جاتی ہے اور یہاں پر صورتحال یہ ہے کہ جب ڈیزل اور پٹرول کی قیمت بین الاقوامی مارکیٹ میں بڑھ رہی تھی تو قیمتوں کو بڑھایا جا رہا تھا۔ 71 ڈالر فی بیرل تک قیمتیں پہنچ گئیں تو اس حساب سے قیمتیں بڑھائی گئیں لیکن جب وہ واپس 55 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں تو حکومت اس سے انکاری تھی کہ ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں کمی لائے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مہنگائی کم نہیں ہو رہی ہے۔ بہت مشکل سے چھ مہینے بعد ڈیزل کی قیمت میں ایک روپیہ فی لٹر اور پٹرول کی قیمت میں چار روپے فی لٹر کمی کی گئی جو بہت ہی نامناسب ہے۔ لہذا اس بات کی ضرورت ہے کہ ڈیزل اور پٹرول کی قیمتوں میں جو اضافہ کیا گیا ہے '55 ڈالر فی بیرل جب قیمت تھی اس وقت کی قیمتوں پر اس کو دوبارہ لایا جائے اور اس طرح سے مہنگائی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! تعلیم اور علاج کے بارے میں بات ہوئی ہے۔ تعلیم کے بارے میں ' میں محترمہ رزینہ عالم خان صاحبہ کی تجاویز کی تائید کروں گا۔ انہوں نے یہ بات کی ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی 35% اسامیاں خالی پڑی ہیں' لوگ موجودہ تنخواہوں پر نہیں آتے۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ brain drain ہو رہا ہے۔ ہمارے ملک کا جو بہت زرخیز ذہن ہے وہ بیرون ملک منتقل ہو رہا ہے اور اس وقت یہاں کہا جاتا ہے کہ زیادہ تنخواہیں نہیں دی جا سکتیں۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت ملک میں صورتحال یہ ہے کہ ہزاروں روپے تنخواہ لینے والے بلامبالغہ لاکھوں افراد کو مختلف اداروں سے بے روزگار کر دیا جاتا ہے لیکن چند ایک لاکھوں روپے تنخواہ لینے والوں کو وہاں پر contract پر بٹھا دیا جاتا ہے جو بہت ہی ناقص پالیسی ہے۔ اس

بات کی ضرورت ہے کہ اس net کو وسیع کیا جائے۔ ہزاروں روپے لینے والوں کو بے روزگار نہ کیا جائے، ان کو مزید روزگار دیا جائے اور اسی طریقے سے اس بات کی ضرورت ہے کہ بیرون ملک سے لوگوں کو واپس لانے کی کوشش کی جائے۔

جناب چیئرمین! اگر ایک بات کی جائے 'سادگی اور کفایت شعاری کی' مجھے اس سے اتفاق ہے اور اس کا آغاز ہم اپنے گھر سے کریں charity begins at home اگر ہم Parliament کے اندر سے اس بات کو اٹھائیں کہ Parliament کے Members آدھی مراعات سے دست کش ہو رہے ہیں اس خاطر کہ اس ملک کے اندر وسائل کی فراوانی ہوجائے اور اس کے بعد ہم بیرون ملک پاکستانیوں سے اگر یہ کہہ دیں کہ ہم بھی اپنی مراعات سے دست کش ہو رہے ہیں اور آپ انہی تنخواہوں پر ہمارے ساتھ کام کریں گے جو تنخواہ ہم دے سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ پاکستانی، ملک کے اندر آنے کے لیے تیار ہیں لیکن اگر تفاصر اور تفاخر ہو، مقابلہ ہو ایک دوسرے کے ساتھ اور ملک کی دولت کو اس طریقے سے لوٹنے کی کوشش ہو تو پھر پاکستانی ملک میں نہیں آسکتے اور یہ braindrain کا سلسلہ اسی طریقے سے جاری رہے گا۔

جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین چیزیں فلاحی ریاست میں شہریوں کو بالکل مفت ملنی چاہییں۔ تعلیم، علاج اور انصاف۔ اگر ہم کفایت شعاری اور سادگی کا طریقہ اپنائیں تو یہ چیزیں ممکن ہیں۔ ان پر عملدرآمد ہوسکتا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سودی معیشت کا خاتمہ ہونا چاہیے۔ گورنر سٹیٹ بنک کا بیان ہے، انہوں نے Islamic Banks کو یہ تجویز دی ہے کہ وہ گاؤں کے اندر اپنی برانچیں کھولیں۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ صرف Islamic Banks نہیں بلکہ تمام banking system کو Islamize کیا جائے اور سود کا معیشت سے مکمل طور پر خاتمہ کیا جائے۔ جناب چیئرمین! توانائی کے بارے میں جو تجاویز محترم نثار میمن صاحب کی طرف سے آئی ہیں میں ان تمام سے اتفاق کرتا ہوں اور اس میں dams بنانے کی بھی ضرورت ہے، شمسی توانائی wind energy اور ایٹمی توانائی ان سب کو پاکستان کی ترقی کے لئے ہمیں بروئے کار لانا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Wind up کریں جی۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں کوشش کرتا ہوں کہ جلدی سے جلدی اپنی بات مکمل کروں۔ جنرل سیلز ٹیکس اس کی بات پہلے آ گئی ہے کہ direct taxation کو زیادہ کیا جائے اور indirect taxes کو کم کیا جائے۔ جنرل سیلز ٹیکس پندرہ فیصد تک یہ بہت ہی ظالمانہ ہے اس کو پانچ فیصد پر لایا جائے اور حکومت اپنے اخراجات میں کمی کرے اور عوام سے اس کو وصول نہ کیا جائے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you Professor Sahib.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! خوشحال پاکستان پروگرام کے بارے میں آپ کو معلوم ہے۔ مجھے بنیادی طور پر اس فلسفے سے اتفاق نہیں ہے کہ ایوان بالا کے اراکین بھی گلی کوچے اور سڑکیں اور نالی بنانے میں لگے رہیں۔ یہ ہمارا کام نہیں تھا لیکن اگر آپ نے لگا دیا ہے اور عوام ہماری طرف متوجہ ہیں تو 2006-007 کے لیے جو funds تھے، آج فروری 2007 تک ان کا کوئی پتا نہیں ہے اور لوگ ہم سے مطالبہ کرتے ہیں لیکن ہمیں ملتا نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: بہت شکریہ۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! یہ بات کہی جاتی ہے کہ growth rate ہمارا بڑھ رہا ہے لیکن اس کی حقیقت کیا ہے۔ اس وقت ہماری معیشت کی اصل بنیاد، ریڑھ کی ہڈی agriculture and industry ہے۔ اس میں ہم پیچھے ہٹ رہے ہیں اور Banking sector اور services میں بڑھوتری ہو رہی ہے جو کہ ہماری معیشت کی بنیاد نہیں ہیں۔ اس لیے GDP growth rate یہ بالکل artificial, superficial ہے، real نہیں ہے، اس کو real بنانے کے لیے agriculture کو ترقی دی جائے تب یہ ممکن ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: بہت شکریہ۔ وقت ختم ہو گیا ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین! میں بالکل آخری دو باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: دو نہ کریں۔ وقت پہلے ہی زیادہ ہو گیا ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان: آخری سے پہلی بات میری یہ ہے کہ وقت کے حکمران کو تاجر نہیں ہونا چاہیے۔ جو شخص حکومت کے اندر ہے اس کو Mills owner نہیں ہونا چاہیے۔ اگر وزیر Sugar Mill کا مالک ہے تو اس پر کنٹرول ممکن نہیں ہے اور اسی طریقے سے اسی کے ساتھ ہی ذیلی نکتہ ہے کہ اسلام آباد کی Establishment نے پورے پاکستان کی ترقی کو گروی رکھ لیا ہے۔ اسلام آباد کی ترقی کو پورے پاکستان پر پھیلانے کی ضرورت ہے۔ تب ہی یہ کام ممکن ہے کہ پاکستان ترقی کر سکے۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

Mr. Presiding Officer: Now, I invite Dr. Khalid Mehmood Soomro.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: شکریہ جناب چیئرمین۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ایک بہت اچھی روایت قائم ہوئی ہے pre-budget کے حوالے سے۔ میں آپ کو اور پورے ایوان کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: پاکستان کو social welfare state بنانے کے لیے تمام توانائیاں صرف کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے۔ اگر منصوبہ بندی ٹھیک ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔

بنکوں کے ذریعے ہم جو اربوں کے قرضے معاف کر رہے ہیں، اس سلسلے کو ختم ہونا چاہیے۔ پارلیمنٹ کی اجازت کے سوا کوئی کام حکومت کو نہیں کرنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑی زیادتی ہو رہی ہے، اس سلسلے کو ختم ہونا چاہیے۔ اگر قرضہ معاف کرنا ہے تو غریب لوگوں کا معاف کریں، جو چھوٹے چھوٹے کھاتے دار ہیں ان کا قرضہ معاف کیا جائے، اس سے لوگوں کو سہولت ملے گی۔

میں یہ بھی عرض کروں گا کہ بیرونی صنعتکاروں کے لیے جو سہولیات پیدا کی جا رہی ہیں، مجھے ان سے اختلاف نہیں ہے لیکن ضرورت اس چیز کی ہے کہ مقامی صنعتکاروں کو زیادہ

سے زیادہ سہولتیں دی جائیں اور جو چھوٹے چھوٹے صنعتکار ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

پاکستان بنیادی طور پر زرعی ملک ہے اور ہمارا شماریات کا جو محکمہ ہے اس کے اعدادوشمار کے مطابق ہماری labour work force میں 45% لوگ زراعت کے پیشے سے تعلق رکھتے ہیں۔ زراعت کے شعبے کو ترقی دینے کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں۔ اگر ہندوستان میں بعض علاقوں میں اور اس طرح ایران والے اپنے علاقوں میں زراعت پیشہ لوگوں کو بجلی مفت فراہم کر رہے ہیں تو ہمیں بھی یہ اقدام کرنا چاہیے کیونکہ اس کا پھر نتیجہ بہت زیادہ بہتر نکلے گا۔

بجلی کے حوالے سے خاص طور پر جو بڑے بڑے ڈیموں کی باتیں ہو رہی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو اس پر اتفاق نہیں ہو رہا اور چھوٹے صوبوں کو خاص طور پر صوبہ سندھ کو بہت بڑے اعتراضات ہیں۔ تین صوبائی اسمبلیاں reject کرچکی ہیں۔ لہذا بڑے ڈیم بنانے کی بجائے چھوٹے چھوٹے ڈیم بنائے جائیں اور پھر جو alternative energy ہے اس کو استعمال کیا جائے، خاص طور پر wind energy, solar energy اور Thur Coal Project پر کام کو تیز کیا جائے تاکہ ہم متبادل ذرائع سے کچھ حاصل کر سکیں۔

1500 ارب کے بجٹ میں تعلیم پر 18 ارب اور صحت پر 4 ارب رکھے گئے جو بہت کم ہے۔ ان میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے۔ غربت کم نہیں ہو رہی، بڑھ رہی ہے، اس کے لیے کوئی planning کی جائے تاکہ غربت کم ہو۔

پہلے بھی یہاں گزارش کی گئی تھی، اب میں دہراتا ہوں کہ بجٹ کو خفیہ دستاویز نہ بنایا جائے۔ اس کو لوگوں کے سامنے رکھا جائے اور خاص طور پر ہمارے وزیر خزانہ لوگوں سے ملیں، ان سے براہ راست آراء لیں۔ صنعتکاروں سے ملیں، زمینداروں سے ملیں اور پھر عام لوگوں سے ملیں اور اس کی روشنی میں، ان کی تجاویز کو سامنے رکھ کر بجٹ بنایا جائے۔ اس سے فائدہ ہو گا۔

صرف دعویٰ کردینا کہ جی ہم نے غربت کو کم کر دیا۔ صرف دعوے سے کام نہیں چلے گا۔ مہنگائی میں اضافہ ہو رہا ہے، بیروزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے، لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔ لہذا اس صورت میں یہ دعویٰ کرنا کہ جی ہم نے control کر لیا ہے، یہ اس طرح ہے جس طرح امریکہ والے دعوی کر رہے ہیں کہ ہم نے عراق میں، افغانستان میں حقیقی جمہوریت بحال کر دی

ہے۔

بجٹ پیش کرنے اور پاس کرنے کے لیے ہمارے پاس دن بہت کم ہوتے ہیں۔ ان کو بڑھایا جائے۔ ہندوستان میں 75 دن رکھے جاتے ہیں۔ وہ فروری کے آخر میں بجٹ پیش کرتے ہیں اور مئی تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس کو اگر ہم اصول کے طور پر اپنائیں تو خاصا کام ہو گا اور خاصا فائدہ ہو گا۔

چونکہ مرکز کو سب سے زیادہ حصہ سندھ فراہم کرتا ہے چنانچہ آئندہ بجٹ میں سندھ کے لیے زیادہ مراعات کا اعلان کیا جائے۔ بجٹ کے حوالے سے میں عرض کروں گا کہ یہاں پر جو بڑے بڑے ادارے ہیں وہاں پر سندھ کی نمائندگی نہ ہونے کے برابر ہے یا بالکل نہیں ہے۔ نیشنل الیکٹرک ریگولیٹری اتھارٹی، فیڈرل پبلک سروس کمیشن، ہائر ایجوکیشن کمیشن، پلاننگ کمیشن یہ بہت بڑے محکمے ہیں جہاں پر سندھ کی نمائندگی یا تو نہیں ہے یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ کم از کم ان بڑے بڑے اداروں میں چاروں صوبوں کو برابر کی نمائندگی دی جائے۔

غریبوں کے لیے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کی جائیں۔ یوریا، تیل، واپڈا، بجلی ان کے ریٹ کم کیے جائیں تاکہ غریبوں کو سہولت ملے۔ خاص طور پر زراعت پیشہ لوگوں کے لیے ٹریکٹر وغیرہ یا زرعی مشینری second hand ان کو منگوانے کی اجازت دی جائے اور اس کو ٹیکس فری کیا جائے۔ اس سے غریبوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔ پہلے بھی یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ آپ غریبوں کو قرضے پر جانور دیں، گائے بھینس وغیرہ اور ان کا انشورنس ہونا چاہیے۔ اگر وہ بھینس مر جائے تو اس کو حساب ملنا چاہیے۔ اس پر آپ جتنا زیادہ خرچ کریں گے اتنا زیادہ نفع ملے گا۔ یہ سکیم سٹیٹ بنک کے سابقہ گورنر ڈاکٹر عشرت صاحب کے زمانے میں آئی تھی لیکن اس پر عمل نہیں ہو سکا۔ خوردو نوش کی جتنی اشیاء ہیں ان کی قیمتوں پر کنٹرول ہونا چاہیے۔ قیمتیں نہیں بڑھنی چاہییں۔ میں 88 سے مسلسل، تقریباً ہر سال اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے عمرے کے لیے جاتا ہوں۔ وہاں پر جو 88 میں قیمتیں تھیں اب بھی وہی ہیں۔ یہاں پر بہت بڑا فرق ہے اس پر خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

Mr. Presiding Officer: Take care of your time.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: صاف پانی مہیا کرنے کے لیے بارہا وعدے کیے گئے ہیں اور جو موذی مرض ہیں ان کے لیے بجٹ تقریر میں ہمارے وزیرمملکت نے فرمایا تھا کہ وزیر اعظم کے ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کا بنیادی مقصد 2010 تک ہیپاٹائٹس کے مریضوں میں کمی کرنا ہے۔اندھے پن کی روک تھام کے لئے پروگرام کا مقصد بیس لاکھ شہریوں کو اندھے پن سے محفوظ رکھنا ہے۔ 2010 تک بیس لاکھ شہریوں کی بینائی کو بحال کرنا ہے لیکن کمی تو نہیں ہوئی بلکہ لاکھوں کی تعداد میں یہ cases بڑھے ہیں۔ اس وقت صوبہ سندھ میں ہیپاٹائٹس وبائی شکل اختیار کر چکا ہے۔لاکھوں کی تعداد میں، ہمارے علاقے میں ڈیلٹا وائرس آیا ہے جو بہت خطرناک ہے۔ لوگوں کے لیے علاج معالجہ کی سہولت ہونی چاہیے۔غریب لوگ ہیں اور ہیپاٹائٹس کا علاج بہت مہنگا ہے۔ میں التماس کرتا ہوں کہ اس پرخصوصی طور پر توجہ دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ میرا خیال ہے کافی ہو گیا ہے۔ مہربانی۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں مختصر کر رہا ہوں۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ تباہ ہو گیا ہے۔ اس کی طرف آپ کو خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ ہماری ملکی برآمدت کا 68% ٹیکسٹائل پر مشتمل ہے۔ گلوبل مارکیٹ میں ٹیکسٹائل مصنوعات چار سو ارب ڈالر پرمشتمل ہیں۔ پاکستان کا حصہ صرف آٹھ ارب ڈالر ہے جبکہ دنیا میں کپاس کی پیداوار کے حوالے سے، ہمارا ملک چوتھے نمبر پر ہے۔ عالمی منڈی میں ٹیکسٹائل مصنوعات کے حوالے سے ہمارا حصہ صرف دو فیصد ہے۔ آخر ٹیکسٹائل کو کیوں تباہ کیا جا رہا ہے۔ جب اتنی بڑی کپاس کی مقدار ہمارے پاس موجود ہے تو مہربانی کر کے اس شعبے کو ٹھیک کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بہت مہربانی، بہت شکریہ۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: میں بالکل مختصر کرتا ہوں۔ ڈیری کی صنعت کو فروغ دیا جائے، لائیو سٹاک کی طرف مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ٹیکس چوری پر کنٹرول ہونا چاہیے۔ پٹرول پر ٹیکس ختم کر دیا جائے۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ آئندہ بجٹ میں مجموعی پیداوار کا سات فیصد ترقیاتی اخراجات پر، چھ فیصد تعلیم پر، چھ فیصد صحت کے لیے مختص کیا جائے، بظاہر یہ بہت بڑی رقم ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ضروریات ہیں۔ میں گزارش کرتا

ہوں کہ صوبوں کو خودمختاری دی جائے۔ زیادہ سے زیادہ اختیارات صوبوں کے حوالے کئے جائیں۔ حکومت خود کہہ رہی ہے کہ ہم صوبوں کو خودمختاری دینا چاہتے ہیں تو ڈیفنس، Foreign Affairs کرنسی، ٹیلی کمیونیکشن کے سوا باقی تمام شعبے صوبوں کے حوالے کیے جائیں اور یہ بھی کہ تمام محکمہ جات میں فوجیوں کو گھسیڑا جا رہا ہے۔ مہربانی کی جائے کہ سول سروس کے ملازمین کہاں جائیں گے۔ یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے اس چیز پر کنٹرول کیا جانا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ بات بجٹ سے relevance نہیں رکھتی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: تمام محکمہ جات میں، overseas کی ملازمتوں میں سندھ کو اپنا حصہ دیا جائے اور آخری گزارش یہ ہے کہ سندھ کو بندرگار، تیل وگیس کی رائلٹی دی جائے جو ہمارا حق ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اب میں سید طاہر حسین مشہدی صاحب کو دعوت دیتا ہوں اور جناب رحمت اللہ خان کاکڑ صاحب آخری سپیکر ہوں گے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: کافی ہو گیا ہے، میرا خیال ہے کل پر رکھتے ہیں۔ Press کے دوست بھی نہیں ہیں، آپ بے شک بول لیں۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: نہیں میں نے صبح ایک فوتگی میں جانا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر آپ اب بات نہیں کرنا چاہتے تو کل پر رکھ لیتے ہیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: جناب! کل پر رکھ لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مشہدی صاحب! آپ جلدی کرلیں گے۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: No I have to go in the morning to pay condolences for the minister who has been murdered.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، پانچ، دس منٹ دے دیتے ہیں، پانچ منٹ میں کر لیں۔
ذرا جلدی کر لیں۔

Senator Col . (Retd) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Pakistan has indeed paid a heavy price for the fiscal indiscipline of the past and the successive governments must shoulder the responsibility . That physical indiscipline resulted in the small pace of development , hardly , any economic growth , the decline in investment and the rise in poverty but lately , more consistent , transparent and productive micro economic policies , structural reforms and better fiscal discipline has been witnessed . Generally , there is a greatly improved economy in the country . The private sector is more buoyant . Industry exports and imports are growing . Debt burden is declining . Fiscal deficit has reduced to almost half as compared to what it was in the nineties . Foreign Exchange reserves are comfortable and Pakistan is no longer under IMF programme . It has made his way into the international and equity markets . We are enjoying economic growth averaging almost 7% and the tax base has broadened to double over the past 6 years . The strategic design of the fiscal policy is good and deserves praise . We have been able to come on to the right track but in order to ensure its implementation adequate funds and resources pool are needed . They seem to be available on paper at least but we also need institutions and

necessary infrastructure to translate these proposals into realities on the ground, something unfortunately we do not see.

Now having said all that Mr. Chairman. It is a great misfortune of our country that 98% of our people, the poor, the meek, the humble, the suffering, the oppressed and the suppressed are held hostage by 2% of the feudal elite. They are aided by the industrialists. They are aided by the bureaucracy. They are aided by the military heresy and these 2% have ruled this country for last 60 years at their sweet will. They have looted this nation of its wealth and they are still in power and unless the strangle hold of this inept ruling elite is broken, all these good measures which have been taken, all these good measures which are planned to be taken, all the development that has come about and is envisaged to come about will all be useless and wasted as before.

All budgets in the past have always represented this 2% ruling elite and whenever the budgets come out they are feudal, multinational, bankers, big business oriented. This must cease. Facing, the stark realities on the ground even today we find that it is impossible to break from the strangle hold of the powerful ruling elite. The fiscal and economic policies are showing great improvement but they keep on smirking and leaning towards the rich and the mighty so that the relief to the poor, the humble and the meek is again allusive and denied.

Mr. Chairman, we are living in a restless era. There is viloence all around, political murders, there are bomb blasts; there are suicide bombings and the all these factors are disturbing the economic stability

of this nation, they would of any nation in fact, these have to be stopped . In this country whichever school of thought he may subscribes to, whichever political party he represents, they must work together. They must work for the eradication of these suicide bombings because these monsters, these barbarians who murder, who kill innocents, cannot be condoned and they cannot be permitted to carry on with their nefarious regime of murders. What is going on in this country and in the area around us has to be headed. The time has come when the spade must be called a spade and these type of anti state activities must be categorically stated that they are un-Islamic. The killing of one Muslim, one innocent Muslim is the murder of all humanity. Hundreds of humanities are being destroyd with each bomb blast and each suicide killing and this is a very very important cause of concern and it is incumbent upon us as public represntatives to condemn it in the harshest possible words.

Mr. Chairman! the issues which are of utmost concern are disturbing the political well being of the nation. We have scandals galore either in the stock market or in the sugar or in the cement industry. They keep on coming and they keep on going and no action whatsoever is being taken to stop these once for all. Let the Senate, let Parliament show its supremacy and let it start investigating the scandals and bringing the culprits to the book. The hoarders and black marketeers who are actually ruining the economy of Pakistan, need to be punished and they also need to be brought to rightful justice. The price of petroleum is the single factor which is raising the prices of consumer goods. Almsot 43% of the price

of petrol in the country is in the form of government taxes. I suggest, Mr. Chairman! that at least 35% reduction in the taxes of petroleum would go a long way to improve the economy. There has been a marked improvement in our economy but the trickle down effect has not yet reached the masses. Somehow we have to ensure that this period when all these macro measures will show their effect on the economy of Pakistan and the present time when the people are suffering and growning under the misery of rising prices of spiral of prices of consumer goods, this period has to be covered and this requires certain measures which must be taken to improve the pitiable condition of the widows, the workers, the orphans and the poor. Provision of jobs is perhaps the best way that the economic condition of the nation can be improved. The government must put the maximum effort in job creation and then ensuring that the jobs go to the deserving. Menace of ever rising prices has to be curbed. The nation that does not respect its teachers will never reach its rightful place as a greate state. Our teachers are in a pitiable condition, their pay needs to be risen. So, quickly Sir, you have already given me the warning, I will just give these 5-6 measures which I have to suggest:

(1) Increase in the pay and pension of Government servants to provide relief to the hard pressed salaried class.

(2) Announce a 35% reduction in government taxes on petroleum products.

(3) Two percent capital value tax to be extended to include all residential and agricultural property measuring more than 10 kanals.

(4) The income tax to be imposed on income from all agricultural holdings, stock markets, real estate, professionals, so that the tax base is broadened.

(5) Decision to exclude agaricultural income from personal tax be withdrawn.

(6) Salaries of teachers to be enhanced.

(7) Levy of GST to be reduced to 10% from present 15%, because this will provide direct relief to the masses.

(8) Reduce import duty from present 90% to 50% on motorcycles and.

(9) The National Saving Schemes the rate must go.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: بہت شکریہ۔

Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir. As one last thing, I must say that inspire of all this development whatever this nation is going through. Our people will not reap the benefits untill full provincial autonomy is granted. The provinces must be given back their rights, all powers usurped by the centre from the provinces must be returned, that is the fiscal power, the political power, the administrative power. So, that the provinces and the people living in those provinces because they are all patriots, they are all patriotic people, they are very hard working people and they are loyal and they have love for Pakistan but let them unitedly work for the glory of this country. So, that we can have the modern, the progressive, the democratic Pakistan

that was promised and envisaged by Quaid-i-Azam. Thank you sir.

Mr. Presiding Officer: Now with the permission of the all members, we will close today's debate and we will definitely continue with the discussion on the motion again tomorrow at 10.00 a.m. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 21st February, 2007 at 10. 00 a.m.]